U25589, Date 24-12-09

Title - SHIREH INTIKHAB-E-DEEWAN-E-ZAUQ.

Creator - Sheikh Mohd. Ibraheem Zauq.

Publisher - Matba Iftikhar (Delhi).

Date - 1891

Pages - 80

Subjects - Urdu Shayari - Dawaween-o-Kulliyaat.
- Shireh.
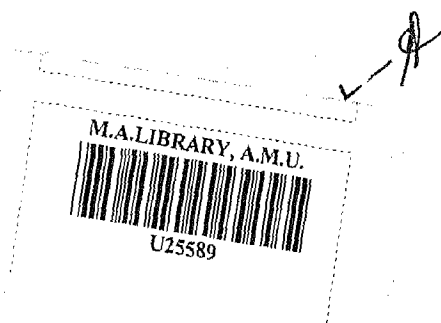
شرح

انتخاب دیوان ذوق

جسکو

...قر حسنین اسسٹنٹ ٹیچر پرائمری اینگلو عربک ہائی سکول

...مترجم و مؤلف تاریخ الحکم و اخلاق جلالی متعلقہ سرمایۂ خرد

...جہانگیری متعلقہ پیرایۂ خرد و گنجینۂ خرد و جغرافیۂ ایشیا

...نے نہایت خوش اسلوبی و شرح و بسط کے ساتھ مرتب کیا

اور بعد لینے حق تالیف کے

...این داس و جنگلی مل تاجر کتب دہلی بازار دریبۂ کلاں نے

درمیان سنہ ۱۸۹۱ء

...مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام...

...قیمت فی جلد ۸ / رجسٹری شد

اعلان

جناب حضرت ظل سبحانی خلد مکانی محمد سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ
خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم مرحوم و مغفور متخلص بہ ذوق کے دیوان
کی شرح کا مجموعہ ہے جن میں مضمون کی دقت یا فارسی ترکیبیں یا
کی اصطلاحیں یا قصد طلب باتیں پائی گئیں ۔ میری دانست میں
کوئی نظم کی کتاب تلاش کی جائے تو دیوان ذوق سے بہتر نہ ملیگی ۔ جہاں
موصوف نے نصیحت و عبرت جیسے دو مصلح اخلاق مضامین کو عشقیہ [illegible]
عروس شعر کو اردو زبان کی خوبیوں اور محاوروں کے لباس سے شوکت
کے زیورات جواہر آگین سے زینت بخشی ہے جس وقت اس دیوان پر نظر ڈالی
زبان کا آئینہ اردو محاوروں کا گنجینہ مصلح اخلاق مضامین کا سفینہ نظم
آبگینہ نظر آتا ہے ۔ میرے ذہن ناقص میں ان خوبیوں کے جمع ہونے کی کئی وجہ
فنون کی دستگاہ دوم بادشاہ وقت کی ملازمت استادی ۔ سوم اس زمانہ
شاعری کی بھرپور جوانی کا وقت تھا ۔ چہارم ابتدائے عالم شعر گوئی میں چند مش[illegible]
[illegible] ہو جانا ۔ پنجم تمام اقسام نظم میں ایک ہی غرض کو رکن اعظم بنا لینا جس نے بلا
زبان بنا دیا ۔ لہذا برائے افادہ طلبا حسب فرمائش نراین داس جنگلی مل تاجر کتب
سید باقر [illegible] ٹیچر پرائمری اینگلو عربک ہائی سکول دہلی نے صرف دیوان ذوق
غزلیات کی [illegible] ترتیب کرنا اور طلبا و کم استعداد کے فائدہ کا بھی لحاظ رکھنا
واضح ہو کہ [illegible] جس میں دیوان ذوق کی غزلیات و رباعیات و اشعار
اور آخر میں [illegible] ی گلزار نسیم کے بھی جو مثنوی [illegible] درجہ کی مثنوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہوا حمدِ خدا میں دل جو مصروفِ رقم میرا	الف الحمد کا سا بن گیا گویا قلم میرا

حمد - تعریف + مصروفِ رقم ہوا - لکھنے میں مشغول ہوا + الحمد - خاص تعریف - قرآن شریف کی سب سے پہلی سورت جس کا نام سورۂ فاتحہ ہے اسی لفظ سے شروع ہوئی ہے اور اسمیں خدا کی تعریف ہے + **مطلب** میرا دل خدا کی تعریف کے لکھنے کی طرف متوجہ ہوا تو میرا قلم الحمد کے الف کی مانند بنگیا - یعنی حمد سے پہلے قلم نے بجائے الف کے کام دیکر حمد کو الحمد کے لگ بھگ پہنچا دیا + قلم کا الف کی ہمشکل ہونا اور لکھتے وقت ہر ایک لفظ سے پہلے کاغذ پر اسکا واقع ہونا ظاہر ہی ہے - اور جب حمد سے پہلے الف آگیا تو الحمد کے قریب قریب ہی صورت بن جاتی ہے - صرف لام کی کمی رہجاتی ہے - مذکورۂ بالا کیفیتوں کو شاعر نے عمدہ نازک خیالی اور خوشنما بندش و ترتیب الفاظ سے ظاہر کیا ہے - کیونکہ حمد سے پہلے ہوا کا الف خوب واقع ہوا ہے جس کے سبب ایک لفظ اَحمدُ بھی پڑھا جا سکتا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ میں تعریف کرتا ہوں - دوسرے احمد جو حضرت رسولِ خدا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام ہے وہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور حمد کی اضافت مرتبہ قربِ الٰہی پر بھی خوب اشارہ کرتی ہے - ایک اور شاعر نے لفظ احمد ہی سے اس خیال کو پورا کیا ہے ؎ الٰہی پھیل جائے روشنائی میرے نامے کی + بڑھا معلوم ہو لفظِ احد میں میم احمد کا + رقم - الف - قلم باہم مناسبت رکھتے ہیں اسلئے یہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے - حمد کی رعایت سے الحمد کا لفظ خوب آیا ہے جس میں سے حمد کا لفظ نکلتا ہے - گویا کا لفظ دوسرے معنی ناطق اور بولنے والے کے لحاظ سے صنعتِ توریہ مرشح ہے +

صراطِ عشق پر از بسکہ ہے ثابت قدم میرا	دمِ شمشیرِ قاتل پر بھی خوں جاتا ہے جم میرا

صراط - راستہ - دوزخ کا پل جو بال سے باریک تر اور تلوار سے تیز تر ہے قیامت کے دن تمام مخلوقات کو اُسپر سے گزرنا پڑیگا - گنہگار بندے کٹ کٹ کر دوزخ میں جا پڑینگے - اور بیگناہ سلامتی سے گزر کر داخل بہشت ہو جائینگے + دمِ شمشیر تلوار کی دھار + قاتل - قتل کرنیوالا - کنایۃً معشوق + **مطلب** میں عشق میں ایسا پورا یا عشق کے راستے میں ایسا ثابت قدم ہوں کہ اُسکی تاثیر میرے خون میں بھی اپنا رنگ دکھا رہی ہے کہ قتل ہوتے وقت میرا خون ...تا کے مارے معشوق کی تلوار سے لپٹ جاتا ہے + قتل کے بعد کچھ نہ کچھ خون تلوار کو ضرور لگا رہجاتا ہے - اسکی ...نا کو ثابت قدمی کی علت قرار دیکر شعر میں صنعت حسن تعلیل پیدا کی ہے + صراط - قدم - شمشیر صنعت مراعاۃ النظیر ہے + دم - شمشیر قاتل - خون - صنعت مراعاۃ النظیر ہے - خون کی رعایت سے دم کا لفظ خوب واقع ہوا ہے ... کہ عربی میں دم خون کو کہتے ہیں - دم کی رعایت سے قدم بھی دم رکھنے کا دم بھر رہا ہے +

کہ آیا پانچوں آغشتہ ہو کر لب پہ دم میرا	ہوا یہ سینہ یکسر خارزار دشتِ غم میرا

یکسر - بالکل + خارزار - کانٹوں بھرا جنگل - کٹیلا بن + دشتِ غم - غم کا میدان - غم + پانچوں آغشتہ خون میں پاؤں بھرا ہوا شخص - وہ آدمی جسکے پاؤں لہولہان ہو رہے ہوں + لب پہ دم آیا - قریب مرگ ہو گیا - جانکنی کی حالت آپہنچی + **مطلب** میرا سینہ غم کی وجہ سے کانٹوں بھرا جنگل ہو رہا ہے اور یہی سبب ہے جو میرا دم پاؤں سے لہولہان ہو کر لبوں پر آگیا ہے یعنے نکلنے ہی کو ہے + چونکہ دم کے معنی خون - سانس - روح کے ہیں اور روح خون ہی کا بخار ہے جو دل کی حرارت سے پیدا ہوتا ہے اسلئے دم کو پانچوں آغشتہ کہنا اور لب پہ آنے کا دعوے کرنا خالی از لطف نہیں - کیونکہ سانس ناک سے یا منہ سے آمد و رفت رکھتا ہے + خار - دشت - پا - خون - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + اور سینہ - پا - خون - لب - دم - تلازمہ شخصی اور صنعت مراعاۃ النظیر ہے - دم کی رعایت سے ہوا کا لفظ بھی خوب آیا ہے جو ہوا کا تجنیس محرف ہے + دم میں خون کی رعایت نکلتی ہے + سینہ اور پا وغیرہ کی رعایت سے یکسر کا لفظ بھی ایک بڑا رکن ہے جس میں سے سر نکلتا ہے - اور دشت بھی بیکار نہیں کہ وہ دست بمعنی ہاتھ کا تجنیس تصحیف ہے - سینہ اور یکسر کے الفاظ ایک اور خوبی ظاہر کر رہے ہیں کہ اُنسے سی بمعنی تیس اور نہ بمعنی نو اور یک بمعنی ایک نکلتے ہیں اور یہ صنعت سیاق الاعداد کہلاتی ہے - خار کا لفظ بھی چار کا تجنیس التصحیف ہو کر حصہ لے رہا ہے - اور پانچوں بھی پانچوں سواروں میں شامل ہونے کا دم مار رہا ہے + آغشتہ میں ستہ بھی بطریق مذکورہ بالا جھلک دکھا رہا ہے کہ اُن پانچوں کے بعد چھٹا میں بھی ہوں +

کہ ہیں گھیرے ہوئے روئے زمیں کو پیچ و خم میرا	وہ ہوں میں گیسوئے موجِ محیطِ اعظم وحشت

گیسو - زلف + موج - لہر + محیط اعظم - وہ سب سے بڑا سمندر جو کرۂ زمین کو گھیرے ہوئے ہے + وحشت - دیوانگی - جنون + روئے زمین - کل دنیا کی زمین - کرۂ ارضی + اس شعر میں وحشت کو محیط اعظم سے تشبیہ دی ہے کیونکہ دونوں میں کبھی جوش و خروش کبھی سکوت پایا جاتا ہے - اور دونوں کی وسعت غیر محدود ہے جس طرح محیط اعظم کرۂ ارضی کو گھیرے ہوئے ہے - اسی طرح وحشت حواسوں اور خیالات پر قابض ہوتی ہے + موج کو گیسو قرار دیا ہے کیونکہ دونوں دراز اور خمدار ہیں جس طرح موج اپنے سمندری پیارے مسافروں کو تباہ کرتی ہے اسی طرح گیسو بھی عاشقوں کے دلوں کو بیقرار کر کے موت کے گھاٹ اُتار دیتے ہیں + خیالات کو پیچ و خم کہا ہے کیونکہ وہ بھی پیچ در پیچ ہوتے ہیں + **مطلب** میں وحشت کے سمندر کی موج کا ایسا گیسو ہوں کہ میرے پیچ اور خم تمام دنیا پر چھائے ہوئے ہیں یعنی میں ایسا وحشی ہوں کہ میرے خیالات تمام عالم پر معمور کئے ہوئے ہیں + محیط اعظم - روئے زمین صنعت تضاد ہے - گیسو پیچ و خم - صنعت مراعاۃ النظیر ہے

موج ۔ محیطِ اعظم صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے ۔ مین کی رعایت سے زمین میں مین موجود ہے + گیسو کی رعایت سے روئے زمین میں سے رُو یعنی چہرہ نمایاں ہے +

نشانِ بے رواجی گر دکھائے زور مٹ جائے	جھپک سے دیدۂ صراف کی نقشِ درم میرا

نشانِ بے رواجی ۔ رواج نہ پانے کی علامت ۔ رواج نہ پانے والی حالت ۔ عالمِ بیقدری + زور دکھائے اثر دکھائے ۔ طاقت ظاہر کرے ۔ رنگ لائے + جھپک ۔ پلک مارنا ۔ آنکھ بند کرتے ہی کھول دینا + دیدۂ صراف روپیہ پرکھنے والے کی آنکھ + نقشِ درم ۔ روپے کے حرف ۔ درم کے سکّے کئے ہوئے نشان + **مطلب** میں ایسا بے قدر ہو رہا ہوں کہ اگر میری بیقدری اپنا اثر دکھائے تو میرے روپے کے حرف پرکھتے وقت صرّاف کی آنکھ کی جھپک سے مٹ جائیں ۔ اور اس طرح سے میرا روپیہ بھی کھوٹا ہو کر بے قدر ہو جائے اور نہ چل سکے اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے ۔ مگر نقشِ درم مٹنے کا ثبوت جھپک سے یہ ہے کہ جسقدر دیر تک آنکھ بند رہتی ہے اُتنی دیر کے لئے حروف نگاہوں سے معدوم ہو جاتے ہیں + نشان ۔ نقش ۔ مترادف الفاظ ہیں + بے رواجی ۔ صرّاف ۔ نقش ۔ درم ۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + اِس شعر میں تجنیسِ مرفو سے دو کھانے کی چیزوں کے اور دو شرابوں کے نام بھی نکلتے ہیں ۔ بیرواجی میں سے بیر اور روا جو سُوجی کی ایک قسم ہے اور انکے لئے دکھائے میں کھائے کا لفظ بھی اچھے مذاق سے نکلتا ہے ۔ پہلے مصرع میں بیر اور دوسرے میں رم موجود ہیں + اور بیر اور رم کی رعایت سے نشان میں نشا[1] بھی ہے +

وہ ہوں میں رہ نوردِ شوق میرے ساتھ جاتا ہے	برنگِ سایۂ مرغِ ہوا نقشِ قدم میرا

رہ نوردِ شوق ۔ شوق کے راستے کو طے کرنیوالا + مشتاق ۔ آرزومند + برنگِ سایۂ مرغِ ہوا ہوا پر اُڑنے والے پرندے کی پرچھائیں کی مانند + نقشِ قدم ۔ پاؤں کا نشان جو زمین پر بن جاتا ہے + **مطلب** میں اِسقدر شوق میں بھرا ہوا جا رہا ہوں کہ میرے ساتھ میرے شوق کی تاثیر سے میرے پاؤں کا نشان بھی میرے ساتھ اس طرح چلا جا رہا ہے جس طرح پرندہ کے ساتھ اُسکی پرچھائیں + اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے ۔ اور نقشِ قدم کے ساتھ جانے کا ثبوت بھی ہے کہ ہر قدم پر یکساں ہی نشان ہیگا گویا وہی نشان جو ابتدا میں تھا ہر جگہ قدم کے ساتھ ساتھ ہے + رہ نورد ۔ شوق ۔ ساتھ جانا ۔ سایہ ۔ ہوا ۔ نقشِ قدم سفری تلازمہ اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + قدم کے دم کی رعایت سے نقش بھی تجنیسِ تصحیف میں نفس ہونے کا دم خوب بھر رہا ہے ۔ رنگ کی رعایت سے نورد بیکار نہیں ۔ کیونکہ اُسمیں سے ورد یعنی گلاب کی بو آ رہی ہے ۔ سایہ کی رعایت سے نورد میں سے نور اپنی روشنی دکھا رہا ہے جو سایہ کے ساتھ صنعتِ تضاد رکھتا

[1] نظم میں ضرورت قافیہ کے لحاظ سے نشہ بصورتِ نشا بھی آجاتا ہے +

ہو بے وقر کیونکر ترک سجدہ ابلیس سے آدم	عدو کی سرکشی سے ذوق کب رتبہ ہو کم میرا

بے وقر۔ بے عزت۔ حقیر + ترک سجدہ۔ سجدہ نہ کرنا۔ ماتھا ٹیکنے سے انکار کرنا + ابلیس۔ شیطان۔ بدی کا فرشتہ۔ یہ فرشتہ سب فرشتوں سے زیادہ ممتاز تھا۔ جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا پتلہ بنایا اور تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ اسے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے جس کا نام عزازیل تھا سجدہ کرنے سے انکار کیا کہ آدم خاک کا پتلا ہے اور ہم نوری ہیں۔ اِس نافرمانی میں وہ شیطان کے لقب سے ملقب کیا گیا۔ اور فرشتوں کے زمرہ سے الگ اور وہ درگاہِ الٰہی سے دور ہوا + عدو دشمن۔ مخالف + ذوق۔ اے ذوق۔ بطور منادی واقع ہوا ہے۔ یہ تخلص ہے اور اس شاعر کا نام محمد ابراہیم ہے۔ یہ اُردو زبان کا ایک بہت بڑا مستند شاعر ہو گزرا اسیوجہ سے وہ خاندانِ مغلیہ کے آخری بادشاہ سراج الدین محمد ابوظفر بہادر شاہ کا اُستاد ہوا۔ اِس بادشاہ کا سن جلوس اور سن وفات ذیل کے قطعہ سے معلوم ہوتا ہے **قطعہ**

سراج دیں بوظفر مسافر وہ سوئے جنت ہوا روانہ + کہ جسکے باعث سے خوشی سے چھلکتے تھا ایاغ دہلی
چراغ دہلی جلوس کا سال ہے سو اب بھی مطابق اسکے + سروش غیبی نے سال رحلت کہا بجھا ہے چراغ دہلی

(مطلب) شیطان کے سجدہ نکرنے سے جب حضرت آدمؑ کی عزت میں فرق نہ آیا تو دشمن کی سرکشی یعنی مخالفت سے میرا مرتبہ نہیں گھٹ سکتا + اِس شعر میں شاعر نے اپنے آپ کو حضرت آدم کی جگہ پر بیان کر کے تعلی کی ہے اور اپنے دشمنوں کو شیطان کے درجہ پر بیان کر کے چوٹ کی ہے + ذوق کو مخاطب بنا کر کلام کرنا صنعت تجرید ہے + سجدہ۔ ابلیس۔ آدم۔ عدو۔ سرکشی وغیرہ الفاظ قصۂ مذکورۂ بالا کی رعایت سے باہم مناسبت رکھتے ہیں + سرکشی کے سر کی رعایت سے ترک بھی خوب آیا ہے جسکے معنی خود اور آہنی ٹوپی کے بھی ہیں + اِس غزل کی بحر کا نام ہزج مثمن سالم اور وزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ہے + پہلے مصرع کی تقطیع۔ ہوا حمدِ مفاعیلن۔ خدا میں دل مفاعیلن۔ جو مصروفِ مفاعیلن۔ رقم میرا مفاعیلن ہے۔

غزل دیگر

اے صنم کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا	دل نہ اٹکائے کہیں اللہ بے مقدور کا

صنم۔ بت۔ معشوق + رنجور۔ بیمار۔ غمگین۔ عاشق + دل نہ اٹکائے۔ کسی کا عاشق نہ بنا لے۔ کہیں دل نہ پھنسا لے + بے مقدور۔ مفلس + (مطلب) اے معشوق تو میرا یعنی اپنے عاشق کا حال کیا پوچھتا ہے۔ میں عشق کی مصیبت میں مبتلا ہوں اور یہ مصیبت ایسی سخت ہے کہ خدا کسی کو کسی پر عاشق نہ کرے + صنم۔ اللہ صنعت تضاد ہے۔ صنم کی رعایت سے رنجور میں جور یعنی ظلم بھی خوب آیا ہے +

لطف جاناں سے سرودِ نالۂ پرشور کا +	خون دل پیتا ہے یہ کھانا ہے سینہ ور کا

لطف جاتا ہے - مزا کرکرا ہوتا ہے - مزا خراب ہوتا ہے + سرودِ نالۂ پُرشور - نالۂ پُرشور کا راگ - چیخ کر رونے کی دردناک آواز - نالۂ پُرشور کو سرود قرار دیا ہے کیونکہ جس طرح اور آدمیوں کی طبیعت راگ سے بہلتی ہے اسی طرح عاشق کا دل فریاد سے بہلتا ہے + خونِ دل پینا رنج کو ضبط کرنا - گھٹ گھٹ کر غم کرنا + سیندور - ایک قسم کی زردی مائل سرخ چیز ہے - ہندو لوگ پوجا پاٹ کے وقت اسکے ٹیکے لگاتے ہیں - اور صدقہ کی چیزوں پر بھی چھڑکتے ہیں - اسکا خواص ہے کہ کھا لینے سے آواز بیٹھ جاتی ہے - بعض دفعہ خوش گلو گویوں کو انکے دشمن پان وغیرہ میں دھوکے سے کھلا دیتے ہیں جس سے گلا خراب ہو جاتا ہے اور پھر وہ شخص گانے کے قابل نہیں رہتا + (مطلب) رنج کو دل میں ضبط کرنا ایسا ہے گویا سیندور کھا لیا - کیونکہ چیخ کر فریاد کرنے کا مزا ہا تا رہتا ہے + قاعدہ ہے کہ آواز سے یعنے دل کھولکر رونے سے طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے اور ضبط کرنے سے دل پر زیادہ صدمہ گزرتا ہے + پینا کھانا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + خون سیندور سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے باہم رعایت رکھتے ہیں - کھانے کی رعایت سے شور کا لفظ بھی خوب آیا ہے کیونکہ اُسکے معنی نمک کے بھی ہوتے ہیں - پینے کی رعایت سے نالہ - سرود میں رود (بمعنی ندی) بھی خوب نکلتا ہے - دل کی رعایت سے سرود میں سر - رو کے الفاظ بھی داخل ہیں + سرود میں رود اور سیندور میں دور دو لفظ تجنیس حرفو مقلوب کے متعلق بھی خوب نکلتے ہیں +

	اک غبارِ ناتواں ہے کاروانِ مور کا		تیرے کوچہ میں تنِ لاغر ترے رنجور کا	

تنِ لاغر - دُبلا بدن - تنکا سے ہاتھ پاؤں والے شخص کا جسم + غبارِ ناتواں - ہلکا سا غبار - وہ خفیف سی اُڑتی ہوئی گرد جو قافلہ کے گزر جانے کے بعد کم ہوتے ہوتے بہت ہلکی رہ جاتی ہے + کاروانِ مور - چیونٹیوں کا قافلہ - چیونٹی دَل - کیڑی نال + (مطلب) اے معشوق تیری گلی میں تیرا عاشق پڑا پڑا ایسا دُبلا ہو گیا ہے کہ وہ کیڑی نال کے گزرنے کا ہلکا سا غبار معلوم ہوتا ہے + لاغری کو اس ناممکن اور نامعلوم شے کی صورت میں بیان کرنا صنعتِ غلو ہے + تنِ لاغر - رنجور - ناتواں صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - کارواں غبار صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - کارواں کی رعایت سے کوچہ میں کوچ اور غبار میں بار (بمعنی بوجھ) داخل ہیں مور کا لفظ بھی خالی از لطف نہیں بلکہ داخل صنعتِ توریہ مرشح ہے کیونکہ وہ ایک صحرائی قوم کا نام ہے جو اس جگہ ٹھیک بیٹھ سکتے ہیں +

	ہو زمینِ شعر میں عالم زمینِ شور کا		باندھوں میں مضموں جو اپنی شور بختی کا کوئی	

مضمون باندھوں - مضمون کو شعر میں لاؤں - مضمون کو نظم کروں + شور بختی - کم نصیبی - بد اقبالی + زمینِ شعر - کسی شعر کی بحر مع اسکی ردیف اور قافیہ کے اُس شعر کی زمین کہلاتا ہے - عالم - حالت

جہان + زمینِ شور - بنجر زمین - وہ زمین جس میں زراعت اور گھاس تک نہو - وہ زمین جسمیں رہ گئی ہوئی (مطلب) میرا نصیب ایسا بُرا ہے کہ اگر میں کسی شعر میں اسکا کچھ ذکر کردوں تو پھر اُس شعر کی زمین بھی ایسی بُری ہوجائے کہ اُس میں کوئی شعر اور کوئی مطلب موزوں نہو سکے + مضمون - زمین - شعر - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - شور زمین - عالم - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - زمین شعر اور زمین شور میں زمین اور شور بختی اور زمین شور میں شور تجنیس تام رکھتے ہیں +

اِس نزاکت پہ نظر کرنا کہ وہ رشکِ پری		بال بھی باندھے جو مستی پہ تو زلفِ حور کا	

نزاکت - مزاج کی لطافت سبکائی + رشکِ پری - پری کو شرما دینے والا معشوق + مسّہ - سیاہ رنگ کا دانہ جو سیاہ مرچ کی شکل آدمی کے چہرہ یا کسی اور عضو پر نکل آتا ہے اور بدنما معلوم ہوتا ہے - اُسکے کاٹنے کی اکثر ترکیب یہ ہے کہ اُسکی جڑ میں خوب کس کر بال باندھ دیتے ہیں - اور اس بال کو ہر روز زیادہ کستے جاتے ہیں یہانتک کہ وہ مسّہ بغیر خون اور تکلیف دیئے الگ ہوجاتا ہے + حور - بہشتی عورتیں جو خوبصورتی میں اعلیٰ درجہ کی ہیں - (مطلب) میرے معشوق کے مزاج کی لطافت اِسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ مسّے جیسی بدنما چیز کے الگ کرنے کے واسطے بھی حور کی زلف کے بال سے کام لیا جاتا ہے + نزاکت - زلف - پری - حور - باہم رعایت اور مناسبت رکھتے ہیں - بال کو زلف اور مسّہ سے مناسبت ہے - پری کی رعایت سے دوسرے مصرع میں پری بھی اپنے آپ کو خوب لے اُڑا ہے - بال باندھنے کی رعایت سے زلف میں لفظ بھی لپٹنا بھی خوب لپٹواں آیا ہے +

حق تو یہ ہے کہ اِنانیت عجب غمّاز ہے +		قصہ پہنچایا زبانِ دار پر منصور کا	

حق - سچی بات + انانیت - مائی منی - یہ دعویٰ کرنا کہ میں بھی کچھ چیز ہوں - اپنی ہستی کا دم مارنا + غمّاز - چغلخور + زبانِ دار پر قصہ پہنچایا - سولی تک نوبت پہنچا دی - سولی پر چڑھوا دیا + منصور - ایک بڑی عارف اور صوفی کا نام ہے جس نے انا الحق یعنے میں حق ہوں کہنے سے بحکم شرع سولی پائی - لکھا ہے کہ بوقتِ قتل جو قطرہ خون گرتا تھا اُس سے بھی لفظِ انا الحق بن جاتا تھا + (مطلب) سچی بات تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو کچھ چیز سمجھنا ہی بڑا چغلی کھانیوالا فعل ہے جس نے منصور کو دار پر چڑھوا دیا ہے یعنے غرور کرنا انسان کو ہلاک اور برباد کر دیتا ہے + انانیت - حق - دار - منصور - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - زبان کا لفظ قصہ کی رعایت کا دم بھر رہا ہے - پہنچا جسکے معنی کلائی کے بھی ہوتے ہیں اور منصور میں من یعنی دل اسمِ عضو ہونے کی رعایت سے زبان کے ساتھ ہیں - انانیت کی رعایت سے عجب کا لفظ بھی عجیب ہی آیا ہے جو عُجب بمعنی غرور کا تجنیس محرّف ہے + انانیت میں انا کی رعایت سے منصور میں

میں متراد ف لفظ نکلتا ہے +

عشق کے مکتب میں ہو فرہاد سے تیز ذہن	تین دن چاٹے اگر تعویذ میری گور کا

عشق کا مکتب - وہ جگہ جہاں عشق کی تعلیم ہوتی ہو یعشوق کی محفل یا گلی - محض عشق سے مراد ہے + فرہاد ایک مشہور عاشق کا نام ہے جو کسی بادشاہ کی بیٹی شیریں نامی پر عاشق ہوا تھا - بادشاہ نے بخیال بدنامی وزرا سے مشورہ طلب کیا کہ کیا تدبیر کرنی چاہیئے کہ نہ بدنامی ہو نہ کوئی عیب آئے - اسلیئے وزرا نے کہا کہ اس سے وعدہ کرنا چاہیئے کہ اگر ایک پہاڑ کاٹ کر نہر نکال لائیگا تو شیریں سے شادی کر دی جائیگی - چونکہ یہ کام طاقت بشری سے باہر ہے وہ پورا نہ کر سکیگا اور وعدہ خلافی کی شرمندگی سے خود ہی کہیں چلا جائیگا اور پھر شیریں کا نام نہ لیگا - مگر اس ذہن کے پورے نے ہمت کے کام شروع کیا اور اپنی شرط اختتام کو پہنچا دی جب یہ صورت پیش آئی تو شیریں کے دوسرے عاشق خسرو نے فرہاد کو کہلا بھیجا کہ تو کس کے لئے یہ کوشش کر رہا ہے - شیریں تو مر گئی - فرہاد یہ سنتے ہی اپنے سر میں تیشہ مار کر مر رہا + تیز ذہن - وہ شخص جسکی سمجھ تیز ہو - بات کو تاڑ جانیوالا + تعویذ - کاغذ کا وہ پرزہ جسپر کوئی نقش یا کلام الٰہی وغیرہ لکھکر مختلف طور سے رفع حاجات کے لئے استعمال کرتے ہیں چنانچہ ذہن بڑھانے کے لئے جو تعویذ مقرر ہے اسے کاغذ پر لکھکر چٹایا کرتے ہیں - قبر کے اوپر بطور نشان قبر جو پتھر رکھا جاتا ہے اسے بھی تعویذ کہتے ہیں + (مطلب) میرا عشق ایسا زبردست اور پُر تاثیر ہے کہ اگر میری قبر کے پتھر کو بھی فرہاد تین دن چاٹ لے تو اس کا ذہن عشق کے باب میں بہت ہی زیادہ تیز ہو جائے - یعنے جس طرح کاغذ کے تعویذ کے چاٹنے سے ذہن ترقی پاتا ہے اسی طرح عشق کے امر میں میرا تعویذ قبر ذہن بڑھاتا ہے + مکتب - ذہن - تعویذ - چاٹنے میں باہم مناسبتیں ہیں + پتھر کے خیال سے فرہاد اور تعویذ گور میں رعایت موجود ہے - پہلے مصرع کے اندر دست اور ذہن یعنی تجنیس تصحیف کے طاق میں دست اور ذہن چاٹنے کے آلے بھی خوب رکھے ہوئے ہیں +

زخم میرا ہے وہ ایذا دوست خوں رونے لگے	منہ سے گر جراح کے سن پائے نام انگور کا

ایذا دوست - وہ شخص جو تکلیف اٹھانے کا عادی ہو - رنج و غم سے مانوس ہو جانیوالا + خون رونا بہت رونا - دل سے رونا - خون کے آنسوؤں سے رونا + جراح - زخموں کا علاج کرنیوالا طبیب + انگور - ایک مشہور اور بہت لذیذ میوہ ہے - زخم کی رو بصحت اور بھرائی ہوئی حالت - جب زخم میں پیپ اور لہو کا لگاؤ نہیں رہتا اور زخم کی جگہ گوشت بھر کر صرف کھال کے بچنے ہونے کی کسر باقی ہوتی ہے تو اس حالت کی نسبت بولا کرتے ہیں کہ زخم کا انگور بند ھ گیا + (مطلب) میں تکلیف

اُٹھاتے اُٹھاتے اُس سے اِسقدر مانوس ہوگیا ہوں کہ اُسکا اثر میرے زخم پر اسقدر پڑ گیا ہے کہ
زخم اچھا ہونے کا نام بھی سُننا نہیں چاہتا۔ یہانتک کہ اگر جراح کے مُنہ سے انگور کا نام بھی نکل جائے
خواہ وہ میوہ ہی کا نام کیوں نہو تو بھی صورتِ صحت یابی کے خیال سے زخم خود بخود چھوٹ بھی ؛ اِس شعر
میں صنعتِ غلو ہے ؛ زخم۔ ایذا۔ خون۔ جراح۔ انگور۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ زخم کے لئے خون رونے
کا محاورہ خون کی رعایت کے ساتھ خوب موزوں آیا ہے۔ مُنہ کی رعایت سے رونے میں رو خوب
مُنہ دکھا رہا ہے اور سِن پالئے ہیں یا بھی پاؤں پھیلا رہا ہے۔ اور انگور میں انگ جو جسم کی ہندی ہے
اپنی شخصیت جتا رہا ہے یہ ہر سہ الفاظ داخل تلازمۂ جسمی ہیں۔ پہلا مصرعہ اگر "زخم میرا ہے وہ ایذا۔ دوست
خوں رونے لگے" پڑھا جائے تو کچھ اور معنی بھی ظاہر کرنے لگتا ہے اِسلئے یہ مصرع صنعتِ اوباج سے
علاقہ رکھتا ہے ؛ انگور میں صنعتِ تو ریہ مرشح ہے۔ اور اُسکی رعایت سے مُنہ کا لفظ بھی بیکار نہیں کھانے
کا آلہ ہے اور ایذا میں سے بقاعدۂ تجنیس تصحیف هر فو ید یعنے ہاتھ بھی نکلتا ہے ؛

بل بہ وحشت اب تلک بھی شاخِ آہو کی طرح	پیچ کھاتا ہے دھواں میرے چراغ گور کا

بل بہ کلمۂ تعجب ؛ شاخ آہو ہرن کا سینگ جو عموماً پیچدار اور بل کھائے ہوئے ہوتے ہیں ؛ پیچ
کھاتا ہے۔ بل کھاتا ہوا اُٹھتا ہے ؛ چراغ گور۔ قبر کا چراغ۔ وہ چراغ جو قبر پر روشنی رکھنے کی غرض
سے جلایا جاتا ہے۔ عموماً چراغ کی لَو کا دُھواں۔ یا گُل ہونے کے بعد کا دُھواں بھی ہَوا سے بل کھاتا
ہوا اُٹھتا ہے۔ اور اسکی ہیئت اور ہرن کے سینگ کی صورت ایک ہی سی ہوتی ہے ؛ (مطلب)
مرنے کے بعد بھی وحشت کا یہ زور ہے کہ چراغ قبر کے دُھویں سے بھی اسکا ظہور ہو رہا ہے کہ وہ وحشی ہرن
کی تقلید میں اسکے سینگوں کی مانند بل کھاتا ہوا اُٹھتا ہے ؛ اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے
اور دُھویں کے کھانے کو یا اُس کی پریشانی کی حالت کو وجہ وحشت قرار دینا صنعت حسن تعلل ہے
وحشت۔ آہو صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ دُھواں۔ چراغ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ گور دوسرے
معنی گورخر یعنی جنگلی گدھے کے لحاظ سے آہو سے مناسبت رکھتا ہے اور اِسلئے صنعت ایہام ہے ؛
پیچ کھاتا ہے کی رعایت سے بل بہ میں بل بھی بل کی لے رہا ہے۔ دھواں کی رعایت سے آہو میں آہ
شعلہ زن ہے اور شاخ کے دوسرے معنی ٹہنی کی رعایت سے چراغ میں راغ یعنے بن اپنا بناؤ دکھا رہا ہے
آہو اور گور کی رعایت سے چراغ میں چرا یعنے چراگاہ اور راغ یعنے بن یا جنگل اچھے پہلوؤں سے نکلتے
ہیں ؛ اِس بحر کا نام مدید مثمن سالم ہے۔ وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ہے۔ پہلے مصرع
کی تقطیع اے صنم کیا فاعلاتن پوچھتا ہے فاعلاتن حال اِس رن فاعلاتن جور کا فاعلن ؛

دیگر

بیمار ترا صورتِ تصویرِ نہالی | کیا اُٹھے بسترِ غم اُٹھ نہیں سکتا

تیرا بیمار - تیرا عاشق - تیری جُدائی یا محبت کا بیمار + صورتِ تصویرِ نہالی - پودے کی تصویر کی طرح + سرِ بسترِ غم - بیماری کے بچھونے پر + اُٹھنا - بیمار کا اُٹھکر بیٹھنا - درخت کا بڑھنا + مطلب اے معشوق تیرا مریض محبت بچھونے پر بھی اُٹھکر نہیں بیٹھ سکتا جس طرح تصویر والا پودا نہیں اُٹھ سکتا ویسی ہی کیفیت ہے یعنے ظاہری ہیئت کے سوا جان باقی نہیں رہی + بیمار - بستر غم صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - بستر کی رعایت سے نہالی کا لفظ بھی ٹھنڈی گرمیاں دکھا رہا ہے - کیونکہ ہندی میں لحاف کو کہتے ہیں - اِس شعر میں بیمار کو تصویرِ نہالی سے تشبیہ دی ہے +

ہر داغِ معاصی مرا اس دامنِ تر سے | جوں حرف سرِ کاغذِ نم اُٹھ نہیں سکتا

داغِ معاصی - گناہ کا دھبّہ - خطا کا الزام + دامنِ تر - بھیگا ہوا پلّہ - وہ دامن جو گناہ سے آلودہ حالتِ گنہگاری سے مراد ہے + حرف سرِ کاغذِ نم - گیلے کاغذ پر لکھا ہوا حرف - وہ حرف جو گیلے کاغذ پر لکھا ہوا ہو - قاعدہ ہے کہ بھیگے کاغذ کا حرف اُٹھا لینے یعنے چھیلنے سے نہیں چھل سکتا +

مطلب - گیلے کاغذ کے حرفوں کی طرح میری گنہگار حالت یا ذات سے بھی گناہوں کے داغ یعنے الزام رفع نہیں ہو سکتے + اِس شعر میں داغ کو حرف سے اور دامنِ تر کو کاغذِ نم سے تشبیہ دی ہے + داغِ معاصی - دامنِ تر باہم رعایت رکھتے ہیں - حرف اور کاغذ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - تر اور نم ہم معنی ہیں - جُوں اپنے دوسرے معنے کے لحاظ سے سر سے مناسبت رکھتا ہے کیونکہ جُوں وہ جاندار چیز ہے جو بے احتیاطی کے سبب سے سروں کے بالوں میں پڑ جاتی ہیں اور جسکی قسمیں دھیرہ - لیکھ - ڈھک وغیرہ ہیں - یہ مناسبت صنعتِ ایہام ہے - دامن کے مَن اور نم میں تجنیس مقلوب ہے + اِس بحر کا نام ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف اور بروزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ہے +

تیرہ روزی نے مری مہرِ جہانتاب کا نور | دیا جسوقت اُڑا کرمکِ شب تاب بنا

تیرہ روزی - سیاہ دن ہونا - کم نصیبی - بدبختی + مہرِ جہانتاب - جہان کا روشن کرنیوالا آفتاب + اُڑا دیا ہٹا دیا - کھو دیا + کرمکِ شب تاب - رات کو چمکنے والا کیڑا - جگنو - پٹ بیجنہ +

مطلب - میری تیرہ روزی نے اپنی تاریکی کا زور باندھکر سورج کی روشنی کو اسقدر مغلوب کر دیا کہ اُسکی حقیقت جگنو کیڑے کی برابر رہگئی جو رات کے وقت بہت ہی خفیف روشنی یعنی چمک دکھانے کے سوا کوئی کام نہیں دیسکتا ہے - دوسرے معنی یہ ہیں کہ میری تیرہ روزی نے سورج کے نور پر غلبہ کر کے اُسے معدوم کر دیا - تب جگنو کیڑا پیدا کیا گیا کہ رات کے وقت وہی کچھ تلافی کر سکے + تیسرے معنی یہ ہیں

کہ سورج کی روشنی کو جب میری تیرہ روزی نے مٹا دیا تو سورج مغلوب ہو کر کرمکِ شب تاب بن گیا یعنے رات کے وقت جگنو کیڑے کی صورت میں نکلنے لگا۔ اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے + کثرتِ تیرگی سے دن کو شب اور آفتاب کو کرمکِ شب تاب بنایا ہے + مہر۔ نور۔ تاب۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے ۔ تیرہ روزی میں تیرہ شب کی رعایت ہے ۔ روز اور شب صنعتِ تضاد ہے + شب کی رعایت سے لفظ دیا میں دوسری روشنی چراغ کی بھی چمک دکھا رہی ہے +

آیتِ سجدہ ہے حق میں مرے ہر جوہرِ تیغ	ہے خمِ تیغ فقط کیا خمِ محراب بنا

آیتِ سجدہ قرآن شریف کی وہ آیت جسے پڑھکر سجدہ کرنا واجب ہے + جوہرِ تیغ ۔ تلوار کا جوہر ان باریک نشانات کو جو چیونٹیوں کے پاؤں کی نشانوں کی مانند تلوار وغیرہ کے لوہے میں ہوتے ہیں جوہر کہتے ہیں + خمِ تیغ ۔ تلوار کا جھکاؤ + خمِ محراب ۔ ڈاٹ دار دروازے کی گولائی کو خواہ وہ گول یا بیضوی یا کٹاؤ دار ہو محراب کہتے ہیں اور محراب کے جھکاؤ کو خمِ محراب لکھا ہے + اکثر مساجد کے دروازے اور خاصکر وہ جگہ جسکے سامنے امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے ۔ محراب دار ہوتی ہے +

مطلب ۔ میرے حق میں تیری تلوار کا خم مسجد کی محراب کا خم ہے ۔ اور تیری تلوار کی جوہر آیتِ سجدہ ہے یعنے جس طرح آیتِ سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کرتا ہوں اِسی طرح تیرے جوہرِ تیغ دیکھکر سر جھکاتا یعنے سر کٹانے کی خواہش رکھتا ہوں ۔ اور جس طرح سجدہ کے وقت محراب سامنے ہوتی ہے اِسی طرح سر کٹانے کے وقت تیری تلوار موجود ہے ۔ اِس شعر میں معشوق کے ہاتھ سے شوقِ شہادت کا اظہار ہے اور اسکو واجباتِ الٰہی کے ہموزن ٹھیرایا ہے ۔ تلوار کو محراب سے اور جوہر کو آیتِ سجدہ سے اور قتل کے لئے سر جھکانے کو سجدہ کرنے سے تشبیہ دی ہے + آیت ۔ سجدہ ۔ خم ۔ محراب صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے ۔ جوہر ۔ تیغ ۔ خم صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے ۔ حق معنیٰ دوم اللہ کے لحاظ سے سجدہ کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے ۔ اور یہ صنعتِ ایہام ہے + تیغ کی رعایت سے فقط میں قط یعنے کاٹنا بھی خوب کاٹ کر رہا ہے + اِس بحر کا نام رمل مثمن مخبون مقصور اور وزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ہے ۔ پہلے مصرعہ کی تقطیع تیرہ روزی فاعلاتن ۔ نے مری مہ فعلاتن ۔ رجہاں تا فعلاتن بِ کا نور فعلات + واضح ہو کہ اس بحر میں اول جز فاعلاتن کی جگہ فعلاتن اور آخر جز فعلن کی جگہ فعلات بھی آجاتا ہے +

رہا ٹیڑھا مثالِ نیشِ گزدم	کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

ٹیڑھا رہا ۔ بدمزاج رہا ۔ کھنچا رہا ۔ راستی پر نہ آیا + مثالِ نیشِ گزدم ۔ بچھو کے ڈنک کی مانند + گزدم کے لفظی معنی ٹیڑھی دُم والا ہیں ۔ اگرچہ کتے کی دُم بھی ٹیڑھی ہوتی ہے مگر یہ لفظ خاص بچھو کے واسطے قرار پا گیا کیونکہ بچھو کی دُم بھی جسمیں ڈنک ہوتا ہے ٹیڑھی ہوتی ہے + کج فہم ۔ اوندھی کھوپری والا شخص ۔

اُلٹی سمجھ والا - ناقص العقل + سیدھا نہ پایا - راستی پر نہ پایا - دانائی کی بات کو مانتے نہ دیکھا +

مطلب - کج فہم آدمی کبھی راہ راست پر نہیں آتا وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی کی لیتا رہتا ہے - یعنے ایذا رسانی اور خرابی ہی کے کام کرتا رہتا ہے + ٹیڑھا - سیدھا - صنعت تضاد ہے - ٹیڑھا رہنے کا محاورہ گزدم اور کج فہم کی رعایت سے نہایت موزوں آیا ہے - گزدم میں گز اور کج فہم میں کج ہم معنی الفاظ لائے ہیں گزدم کو کج فہم آدمی سے تشبیہ دی ہے + نیش - گزدم صنعت مراعاة النظیر ہے + پایا میں پا یعنے پاؤں کی رعایت سے سیدھا نہ میں بقاعدہ تجنیس تصحیف [illegible] کا اشارہ بھی پایا جاتا ہے - اس بحر کا نام ہزج مسدس محذوف ہے - اور وزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن ہے +

نام یوں پستی میں بالاتر ہمارا ہوگیا		جس طرح پانی کنوئیں کی تہ میں تارا گیا	

نام بالاتر ہوگیا - مشہور ہوگیا - بڑے اونچے درجہ میں شمار ہونے لگا + پستی - نشیب - گڑھا - بیقدری - بے مقدوری + تارا - کوئیں کی تہ میں بہت ہی نیچے ہونے کے سبب سے جو پانی حباب نظر نہیں آتا اور صرف جھلکی مارتا دکھائی دیتا ہے اسے تارا بولتے ہیں + آسمان کے ستارے کو بھی تارا کہتے ہیں + (مطلب) جس طرح پانی کنوئیں کی تہ کے اندر پہنچکر یعنے پستی میں ہوکر تارا کہلانے لگتا ہے - اور آسمانی تارے کے ہمنام ہونے کے سبب سے ایک قسم کے مرتبۂ اعلےٰ کا خیال پیدا کرتا ہے اسی طرح ہم پستی میں پڑکر ایسے مشہور ہوگئے کہ جس طرح بڑے اونچے درجہ والے لوگ مشہور ہوا کرتے ہیں + پستی - پانی - کنوئیں - تہ - تارا صنعت مراعاة النظیر ہے + پانی کی رعایت سے بالاتر میں تر بھی خوب ترتراتا ہوا لفظ نکلتا ہے +

ذکرِ دنیا نفسِ مُردہ کو ہوا ماءالحیات		مرکے یہ سیماب پھر زندہ دوبارا ہوگیا	

ذکرِ دنیا - دنیا کی باتیں - دنیا کی مشغولیت کے جھگڑے + نفسِ مردہ - مری ہوئی طبیعت - افسردہ دلی - وہ طبیعت جو دنیا کی غمی اور خوشی سے علاقہ نہ رکھتی ہو + ماءالحیات - ایک قسم کی مرکب دوا ہوتی ہے اُسکی خاصیت ہے کہ پارہ کے کشتہ کو جلاکر اصلی پارہ کی حالت پر لے آتی ہے - چنانچہ کسی نے کہا ہے ۵ شہد سُہاگہ گھی + موئی دھات کا جی + سیماب کا مرنا - کسی دھات کے یا بوٹی کے ذریعہ سے پارہ کا کشتہ بنجانا + سیماب کا زندہ ہونا - پارہ کے کشتہ کا اصلی پارہ کی حالت پر آجانا + (مطلب) مری ہوئی طبیعت کے حق میں دنیا کی محبت ماءالحیات بنگئی کیونکہ جس طرح پارہ کا کشتہ ماءالحیات سے زندہ ہوجاتا ہے اسی طرح طبیعت بھی مرنے کے بعد پھر جی اُٹھی یعنی دنیاوی تعلقات میں مشغول ہوگئی + اس شعر میں ذکر دنیا کو ماءالحیات اور نفس مُردہ کو سیماب مُردہ سے تشبیہ دی ہے + مُردہ - زندہ - صنعت تضاد ہے + مُردہ - زندہ - ماءالحیات - سیماب - صنعت مراعاة النظیر

ذکر۔ نفس کی رعایت سے بقاعدہٗ تجنیس محرف مرفو۔ مُردہ میں مُرد اور زندہ میں زن خالی از مذاق نہیں۔ سیماب میں سی یعنی تیس۔ زندہ میں دہ یعنی دس۔ دوبارہ میں دو۔ بارہ صنعتِ سیاق الاعداد دکھا رہے ہیں + سیماب کی رعایت سے دوبارہ میں بقاعدہٗ تجنیس تصحیف پارہ نکلتا ہے +

رشک سے اُس زلف کے کیا مشک ہی یکسر ہے خوں ۔۔۔ بلکہ جلکر سوختہ عنبر بھی سارا ہوگیا

رشک۔ حسد۔ جلاپا + مشک۔ سیاہ رنگ کی ایک خوشبو کا نام ہے جو تاتار اور تبت کے علاقہ میں ایک خاص قسم کی ہرن کی ناف میں سے جمی ہوئے خون کا برآمد ہوتا ہے۔ شاعر زلف کو مشک سے بوجہ اسکی خوشبو اور سیاہ رنگت کے تشبیہ دیتے ہیں + خون ہوجانا۔ رشک سے ہلاک ہونا۔ حسد کے مارے اپنا خون کر ڈالنا + سوختہ ہونا۔ جل جانا + عنبر ایک خوشبو کا نام ہے جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے اُسے بھی خوشبو کے لحاظ سے زلف کی تعریف میں لاتے ہیں + سارا۔ تمام۔ سب۔ خالص۔ یہ لفظ عنبر کے ساتھ بطور صفت خالص بولا جاتا ہے + (مطلب) ۔ معشوق کی زلف اِسقدر سیاہ اور خوشبودار ہے کہ اُسکے حسد سے مشک نے اپنا خون کر ڈالا ہے یا ہمہ تن خون ہی ہوگیا ہے۔ اور سارے عنبر نے اسی حسد کی آگ سے اپنے آپ کو جلاکر سوختہ کرلیا ہے + مشک کے خون ہونے اور عنبر کے جلنے کو رشک زلف کی وجہ قرار دینا صنعتِ حسن تعلیل ہے۔ مشک کے لئے خون ہونے کا محاورہ اور عنبر کے لئے سوختہ ہونے کا محاورہ خون اور سوختہ کی رعایت رکھتے ہیں + سارا دوسرے معنی خالص کے لحاظ سے عنبر کی رعایت ہے۔ اِسلئے صنعتِ ایہام ہے + زلف۔ مشک۔ عنبر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ زلف کی رعایت سے یکسر میں سر بھی خوب نکلتا ہے۔ اور اُسکے لئے خون کی جوں بھی پڑی ہوئی ہے۔ یکسر میں یک۔ سوختہ میں ستو بھی اپنی گنتی گنا رہے ہیں +

ظلمتِ عصیاں سے میری بنگیا شبِ روزِ حشر ۔۔۔ آفتاب اک نیزہ پر دُمدار تارا ہوگیا

ظلمتِ عصیاں۔ گناہوں کی تاریکی + روزِ حشر۔ مُردوں کے اُٹھنے کا دن۔ وہ دن جبکہ تمام مردے حساب دینے کے لئے قبروں سے اُٹھینگے + آفتاب کا ایک نیزہ پر ہونا۔ حشر کے دن سورج اِسقدر نیچا ہوجائیگا کہ سروں سے ایک نیزہ کی بلندی ہوگی + دُمدار تارا۔ وہ ستارہ جسکے ساتھ بہت سے چھوٹے چھوٹے ستاروں کی قطار ہوتی ہے۔ اور وہ قطار سفید نورانی دُم سی نظر آیا کرتی ہے + (مطلب) ۔ حشر کے دن حساب دیتے وقت میرے گناہوں کی تاریکی اِسقدر پھیلی کہ سورج ماند ہوکر دُمدار تارہ سا نظر آنے لگا + دُم ایک نیزہ کے فاصلہ سے مراد لی ہے یا ماند ماند شعاعوں سے + ظلمت۔ شب۔ دُمدار تارا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + عصیاں۔ روزِ حشر۔ آفتاب اک نیزہ پر۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ شب اور روز صنعتِ تضاد ہے۔ ظلمت کی رعایت سے تا! میں تار

یعنے تاریک اور تیرہ کی رعایت سے بنگیا میں بن واقع ہے +

جس جگہ پر جالگی وہ ہی کنارا ہوگیا	ذوق اِس بحرِ جہاں میں کشتیٔ عمرِ رواں

بحرِ جہاں - جہان کا سمندر - جہان کو سمندر سے تشبیہ دیکر بیان کیا ہے - کشتیٔ عمرِ رواں گزرتی ہوئی عمر کی کشتی - عمر کو کشتی کہا ہے کیونکہ جس طرح کشتی میں مسافر ہوتے ہیں اِسی طرح عمر نیکی اور بدی کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہوتی ہے + جالگی پہنچ گئی + کنارا - سرا - حد + (مطلب) اے ذوق اس جہان کا کنارا وہی ہے جہاں تک عمر پہنچکر ختم ہو جائے یعنے جب زندگی تمام ہوکر موت آجائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اُسکے لئے دنیا کی وہی حد ہے + بحر - کشتی - رواں - کنارا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + جہان کا لفظ دوسرے معنی کے لحاظ سے جس جگہ کا مترادف ہے - رواں دوسری معنی جان کے لحاظ سے عمر سے تناسب رکھتا ہے اور داخل صنعتِ ایہام ہے - جگہ کی رعایت سے جالگی میں جا مترادف لفظ نکلتا ہے +

آسودہ یہ دل زیرِ زمین ہو ہی چکا تھا	ہوتا جو نہ پیوندِ زمیں تیری گلی میں

پیوندِ زمیں ہوتا - دفن ہوتا - خاک میں نہ ملتا + آسودہ ہو ہی چکا تھا - آرام پا چکا تھا - یہ فقرہ بطریق طنز آیا ہے - مطلب یہ ہے کہ کبھی آرام نہ پاتا + **مطلب** اے معشوق میں تیری گلی میں دفن ہوا یہی اچھا ہوا - ورنہ اور کہیں دفن ہوتا تو مجھے کبھی کل نہ پڑتی + پیوند زمین اور زیرِ زمین اور گلی میں باہم رعایتیں ہیں +

مکتوب سرِ لوحِ جبیں ہو ہی چکا تھا	جو خط میں لکھا اُس نے وہ اس لکھنے سے پہلے

مکتوب ہو ہی چکا تھا - لکھا جا چکا تھا - تحریر میں آچکا تھا + سرِ لوحِ جبیں پیشانی کی تختی پر یا تختے پر - تقدیر میں + (مطلب) جو کچھ معشوق نے مجھے لکھکر بھیجا ہے وہ میری قسمت میں پہلے ہی سے درج ہو چکا تھا کہ معشوق کی طرف سے ایسا لکھا ہوا آئیگا + ناکامی کا مضمون ہے + خط - مکتوب - لوح - لکھنا - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - جبیں کی رعایت سے سر کا لفظ بھی خوب آیا ہے +

میں سردِ تہِ خنجرِ کیں ہو ہی چکا تھا	کیا گرمِ تپش ہوتا تڑپ کر ترے آگے

گرمِ تپش ہوتا - سرگرمی دکھاتا - گرمجوشی ظاہر کرتا + سرد ہو ہی چکا تھا - ٹھنڈا پڑ گیا تھا - بیجان ہو چکا تھا تہِ خنجرِ کیں - کینہ کی تلوار کی نیچے - تلوار کا وار کھاکر + **مطلب** میں تیرے سامنے تڑپ کر کیا گرمجوشی دکھاتا میں تو تلوار کا وار کھاتے ہی ٹھنڈا پڑ گیا تھا یعنے بیجان ہو چکا تھا + گرم - سرد - صنعتِ تضاد ہے تڑپنا - سرد ہونا - خنجرِ کیں تلازمہ قتل اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

ہو سکا جب نہ مداوا ترے بیماروں کا	چرخ پر بیٹھ رہا جان بچاکر عیسےٰ

چرخ - آسمان + جان بچاکر بیٹھ رہا - جی چُراکر بیٹھ رہا - مشکل کام سمجھکر الگ ہو گیا - اپنے قابو کی بات نہ پاکر

پہلو تہی کی + عیسےٰ - ایک بڑے پیغمبرِ خدا انکا نام ہے جو بن باپ کے پیدا ہوئے - اور جب یہودیوں نے آپ کو پھانسی دینا چاہا تو خدا نے زندہ آسمان پر اُٹھا لیا + مداوا علاج - دوا دارو +

مطلب - اے معشوق جب تیرے عاشقوں کا علاج حضرت عیسےٰ سے نہو سکا تو وہ اپنا پہلو بچا کر آسمان پر جا بیٹھے + چونکہ حضرت عیسےٰ کا یہ معجزہ تھا کہ بیماروں کو آپ کی دعا سے فوراً صحت ہو جاتی تھی اور مُردہ جی اُٹھتا تھا اسلئے علاج کے موقعپر حضرت عیسےٰ کو چارہ گر ٹھیرا لیتے ہیں - اور طبیب حاذق کو حضرت عیسےٰ سے تشبیہ دیتے ہیں + زندگی میں حضرت عیسےٰ کا آسمان پر پہنچنا علاج نہ کر سکنے کی علت قرار دیکر شعر میں صنعتِ حسن تعلیل پیدا کی ہے + چرخ - جان - عیسےٰ - مداوا - بیمار - قصۂ مذکور کے لحاظ سے باہم مناسبت رکھتے ہیں اور داخل صنعتِ مراعاة النظیر ہیں +

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا اے ذوق!	روسیاہی سر و ساماں ہے سیہ کاروں کا

بے سیاہی کام نہ چلا - روشنائی بغیر کام نہ نکلا - روشنائی ہی سے کام پورا ہوا + روسیاہی - منہ کی کلونس - بدنامی + سر و ساماں - اسباب - لوازمہ + سیہ کار - گنہگار - بدکار +

(مطلب) اے ذوق بدکاروں کی حاجتیں اور ضرورتیں بدکاری ہی کی باتوں سے رفع ہوتی ہیں مثلاً قلم کا کام بغیر سیاہی کے پورا نہوا + قلم کو ظاہری حالت کے لحاظ سے کہ وہ سیاہی سے حرف لکھنے کا کام دیتا ہے سیہ کار کہا ہے - اور روشنائی یعنی سیاہی کو روسیاہی لکھا ہے + سیاہی - قلم صنعتِ مراعاة النظیر ہے - روسیاہی - سیہ کار صنعتِ مراعاة النظیر ہے + سیاہی کی رعایت سے روسیاہی میں سیاہی داخل ہے اور بلحاظ معنی روشنائی اور روسیاہی تجنیس تصحیف میں ایک ہی ہیں - روسیاہی میں رو کی رعایت سے سر کا لفظ بھی موزوں ہے - قلم کی رعایت سے بے بھی بیکار نہیں - حرف دوم کا نام ہے +

نالہ اس شور سے کیوں میرا دُہائی دیتا	اے فلک گر تجھے اُونچا نہ سُنائی دیتا

دُہائی دینا - فریاد کرنا + اُونچا سُنائی دینا - اُونچا سُننا - کم سُننا - کسیقدر بہرا ہونا +

مطلب اے آسمان اگر تو اُونچا نہ سُنتا تو میں چیخ کر فریاد کیوں کرتا - یعنے آسمان کچھ بہرا ہے جو وہ لوگوں کی فریادوں کو کم سنتا ہے - اور اسی لئے جبکہ لوگوں کی آرزوئیں پوری نہیں ہوتیں تو چیخیں مار مار کر فریاد کرنے کی نوبت پیش آئی ہے + نالہ - شور - دُہائی مترادف الفاظ ہیں - اُونچا نہ سُنائی دینا میں بلندی کے خیال سے آسمان کی رعایت داخل ہے +

دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا	آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

بڑائی دیتا ہے - بڑا رتبہ دیتا ہے - بڑی قدرت عطا کرتا ہے + آنکھ کا تل - آنکھ کی پتلی - آنکھ کے بیچ میں سیاہ نقطہ کا

نقطہ جو سیاہ ہوتا ہے اور جس میں مقابل کی شے کا عکس نظر آتا ہے + آنکھ کے تل میں دکھائی دیتا
اِس فقرے کے دو مفہوم ہیں - اول تل میں نظر آتا ہے گویا تل کے اندر ہے - دوم تل کے ذریعہ سے نظر
آتا ہے + (مطلب) اے انسان دیکھ لے خدا چھوٹے یعنے کم درجہ کے لوگوں کو بھی بڑی قدرت
عطا کرتا ہے مثلاً آنکھ کا تل جو بہت ہی ذرا سی چیز ہے اُسمیں آسمان جیسی بڑی چیز نظر آتی ہے +
دیکھ - آنکھ - تل - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - چھوٹوں کے لئے بڑائی کا لفظ صنعتِ تضاد رکھتا ہے
یہ شعر مصنف کی حالت پر بھی خوب صادق آتا ہے کیونکہ ذوق کا قد درمیانہ اور لیاقت اعلیٰ درجہ
کی تھی - ایک عربی مقولہ بھی ہے کل قلیل فطنۃ یعنے ہر ایک چھوٹے قد کا آدمی بڑا عقیل اور ہوشیار
ہوتا ہے +

پنجۂ مہر کو خونِ شفقی میں ہر روز
غوطے کیا کیا ہے ترا دستِ حنائی دیتا

پنجۂ مہر - سورج کا ہاتھ - سورج کی کرنوں کو انگلیاں ٹھیرا کر پنجہ قرار دیا ہے - خونِ شفقی - شفق کا خون - شفق کو
خون کہا ہے - کیونکہ شفق وہ سرخی ہے جو غروبِ آفتاب کے وقت آسمان پر نمودار ہوتی ہے + غوطہ دیتا
پانی میں ڈبو کر نکال لیتا ہے - رنگتا ہے + دستِ حنائی - مہندی سے رنگین کیا ہوا ہاتھ +
(مطلب) اے معشوق تیرا رنگین ہاتھ ایسا پیارا ہے کہ اُسے دیکھکر سورج کو بھی حرص آگئی اور وہ اس
آرزو میں کہ میرا پنجہ بھی ایسا ہی رنگین ہوجائے ہر روز شفق میں ڈبو ڈبو کر نکالتا ہے - رنگ یا پانی میں
کسی شے کے ڈبو ڈبو کر نکالنے کو رنگریزوں کی اصطلاح میں غوطہ دینا کہتے ہیں - چونکہ غوطے دینے کا فعل
دستِ حنائی کے باعث سے قرار پایا ہے اِسلئے دستِ حنائی ہی غوطے دے رہا ہے + ہر روز شفق
کی حالت میں آفتاب کے غروب ہونے اور صبح کے وقت شفق ہی کی موجودگی میں برآمد ہونے کو غوطوں
سے تشبیہ دیکر دستِ حنائی کی حرص کی علت قرار دی ہے اِسلئے شعر میں صنعتِ حسن تعلیل پیدا ہوگئی ہے
پنجہ - دست - حنا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - حنا اور خونِ شفقی میں بلحاظ رنگت باہمی رعایت ہے
مہر کو روز سے مناسبت ہے - دست کی رعایت سے روز میں رو اور حنائی میں نا ہے یعنے گردن بھی

روشِ اشک گرا دینگے نظر سے اک دن
ہے ان آنکھوں سے یہی مجھ کو سجھائی دیتا

روشِ اشک - آنسوؤں کی طرح + نظر سے گرا دینگی - حقیر کر دینگی - ذلیل بنا دینگی + سجھائی دیتا ہے -
نظر آتا ہے - معلوم ہوتا ہے + (مطلب) مجھے اپنی روتی ہوئی آنکھوں کی حالت سے معلوم ہوتا
ہے کہ وہ میرے رازِ محبت کو ظاہر کرکے نظروں سے اُسیطرح گرا دینگی جس طرح آنسوؤں کو گراتی ہیں یعنے
حقیر اور ذلیل کر دینگی + اشک - آنکھیں - نظر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - اِس جگہ آنکھوں کی رعایت
سے سجھائی دینے کا محاورہ خوب سوجھا ہے - اور روش میں رو بھی رودار لفظ آیا ہے + نظر سے گرانے کو

محاورہ میں اشک اور آنکھوں دونوں کی رعایت موجود ہے +

جھوٹ ہی جانوں کلام اس رہزن ایمان کا — پہن کر جامہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا

کلام - بات + رہزن ایمان - ایمان کو خراب کرنیوالا - مجازاً معشوق - کیونکہ وہ عاشقوں کو یاد خدا کی بجائے اپنی یادگاریوں میں محور کہتے ہیں + قرآن کا جامہ - قرآن کلام الٰہی اور دین اسلام کی کتاب کا نام ہے اور اسکا جامہ وہ کپڑا ہے جو قرآن شریف کی جلد پر جولی کے نام سے چڑھایا جاتا ہے + قرآن کا جامہ پہنکر آنا - راستبازانہ بنکر آنا - قرآن شریف کے احکام کی پابندی کا دعوی کرنا - قرآن جیسا سچّا ہونا +

(مطلب) - اگر وہ رہزن ایمان قرآن شریف کا جامہ پہنکر بھی آئیگا تو ہیں اُسے اور اُسکی بات کو سچّا نہ سمجھونگا - خواہ جامہ سے طریقہ مراد ہو یا جولی کے کپڑے کا لباس مراد ہو - مگر جبکہ پہننے یا طریقہ کو ظاہر کرنیوالا رہزن ایمان ہے تو وہ متبرک لباس یا طریقہ مکر اور فریب کے سوا کوئی بزرگی ظاہر نہیں کرسکتا - اور اسی خیال سے اُسکی بات کو سچ نہ سمجھنا درست اور صحیح دعوی ہے - کلام - ایمان - قرآن صنعت مراعاۃ النظیر ہے - جھوٹ میں کلام کی رعایت ہے - جانوں اور کلام میں نون اور لام بھی کتاب قرآن کی رعایت سے خوب نکلتے ہیں +

یہ تپ غم کی ہے شدت اس ترے بیمار کو — یوم راحت بھی ہے حق میں اُسکے دن بحران کا

تپ غم - غم کا بخار - وہ تپ جو ریج کرنے کرنے لاحق ہو جائے - یوم راحت - آرام کا دن - وہ دن جو بخار کے مریض کو صحت سے گزرتا ہے جیسا باری کے بخار والے کو تیئیہ بخار میں ایک اور چوتھئے بخار میں دو دن بیچ میں خالی گزر کر بخار ہوتا ہے - بحران کا دن - وہ دن جس میں بخار اپنا زور دکھاتا ہے اور گرمی کے اجزے دماغ کی طرف رجوع ہوکر ہوش اور حواس کو بے قابو کر دیتے ہیں +

(مطلب) اے معشوق تیرے عاشق پر تیری جُدائی کا صدمہ ایسا بھاری ہے کہ وصل کا دن بھی اُسکے لئے اطمینان کا دن نہیں ہوتا بلکہ وہ بحران کا سا دن ہوتا ہے کہ اُسپر کچھ شوق کی بدحواسی ہوتی ہے اور کچھ پہلے اور کچھ آئندہ جدائیوں کے خیالات کا اثر طاری ہوتا ہے + یوم راحت سے یوم وصل اور بحران سے شوق وغیرہ کی بدحواسی مراد ہے - اور یہ صنعت استعارہ ہے - تپ - بیمار - یوم راحت - بحران - صنعت مراعاۃ النظیر ہے - یوم - دن - مترادف الفاظ ہیں - غم اور شدت میں تپ کی رعایت ہے +

ہو سکے آلودہ دامن پاکدامن کس طرح — اے زلیخا چھوڑ دامن یوسف کنعان کا

آلودہ دامن - وہ شخص جس کا دامن ناپاک ہو - گنہگار شخص + پاک دامن وہ شخص جس کا دامن گناہ سے بری ہو - بے گناہ شخص + زلیخا - مصر کے بادشاہ کی بیوی کا نام ہے جو حضرت یوسف کو خواب میں دیکھکر عاشق ہوئی - اور جب حضرت یوسف اپنے سوتیلے بھائیوں کی نامہربانی سے ملک کنعان سے

نکلکر مصر کے بازار میں فروخت ہوئے تو زلیخا نے خریدکر اپنا ہم بستر بنانا چاہا مگر حضرت یوسف نے انکار کیا اور زلیخا کے پاس سے بھاگے۔ اور زلیخا نے بھاگتے وقت دامن پکڑکر روکنا چاہا مگر دامن پھٹ گیا اور حضرت یوسف باہر نکل آئے۔ پھر زلیخا نے غضبناک ہوکر انکو ملزم ٹھیراکر قید کرانا چاہا کہ شاید اسی دباؤ اور تکلیف سے ہم بستری قبول کرلے مگر وہ الزام سے بھی بری ثابت ہوئے + دامن چھوڑ دینا۔ کسی کے پیچھے نہ پڑنا۔ دعوے سے دست بردار ہونا + یوسف کنعاں۔ ملک کنعان کا رہنے والا یوسف +

مطلب اے زلیخا جو بے گناہ ہے وہ مجرم نہیں ہو سکتا اسلئے تو یوسف کا پیچھا چھوڑ دے یعنے اس سے دست بردار ہو وہ تیری کوششوں سے اور مجرم قرار دینے سے مجرم ثابت نہیں ہوگا یعنے جو نیک اور بیگناہ ہے وہ گنہگار نہیں بن سکتا + پاکدامن۔ آلودہ دامن صنعتِ تضاد ہے + زلیخا۔ یوسف۔ دامن۔ کنعاں قصۂ مذکور کے لحاظ سے داخل صنعتِ مراعاۃ النظیر ہیں + تجنیس حرف مرفو کے پردہ سے ہوسکے ہیں ہوس یعنی خواہش اور پاکدامن ہیں کہ یعنے دشمنی زلیخا کی دو حالتیں جو ناکامی سے پہلے اور پیچھے ظہور میں آئیں خوب جھلک دکھا رہی ہیں +

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دیکر
جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

قول کا سچا۔ بات کا پورا۔ اقرار کو نباہنے والا + قول دینا۔ وعدے کرنا۔ اقرار کرنا + ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ قول دینا۔ مضبوط وعدہ کرنا۔ پکا اقرار کرنا + قاعدہ ہے کہ جب کسی سے وعدہ کرتے ہیں اور یہ جتلانا منظور ہوتا ہے کہ ہمارا یہ وعدہ بہت ہی مضبوط ہے تو اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ پر رکھکر وعدہ کرتے ہیں اسی قاعدہ کو ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور قول دینا کہتے ہیں +

مطلب معشوق صادق الاقرار نہیں یعنی وہ اپنے وعدہ کو کبھی پورا نہیں کرتا اگرچہ اُس نے ہمیشہ ہاتھ پر ہاتھ مارکر قول دیے ہیں مگر کیا ہوا کبھی اقرار پورا نہیں کیا۔ قول سچا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا باہم عاشقیں رکھتے ہیں

مرے آنسو ہمیشہ ہیں برنگ لعل غرق خوں
جو غوطہ آب میں تو نے گہر مارا تو کیا مارا

برنگِ لعل۔ لعل کی مانند + لعل ایک بیش قیمت پتھر ہوتا ہے جس کا رنگ چمکدار روشن سرخ ہوتا ہے غرق خوں۔ خون میں ڈوبا ہوا + گہر۔ موتی۔ ایک قیمتی شے ہے جو سمندر کی تہ میں سے برآمد کئے جاتے ہیں + آب۔ پانی۔ موتی یا تلوار یا اور کسی چیز کی آبداری کو بھی آب کہتے ہیں +

مطلب میرے آنسو لعل جیسے سرخ ہیں اور ہمیشہ خون میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اے موتی تو نے پانی میں ایک غوطہ لگا لیا تو کیا ہوا تو میرے آنسوؤں کی برابر آبدار اور قیمتی نہیں ہو سکتا + قاعدہ ہے کہ ایک غوطہ کا اثر خفیف ہوتا ہے اور کم رنگ چڑھتا ہے۔ خاصکر پانی میں غوطہ دی ہوئی شے تو تھوڑی دیر کے بعد خشک ہو جانے سے ویسی ہی رہجاتی ہے جیسی پہلے ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ خون میں ڈوبے

رہنے سے رنگ خوب گہرا سرخ ہوجاتا ہے کیونکہ سُرخ رنگ کا ایک غوطہ بھی بہت کچھ رنگ چڑھادیتا ہے + موتی کے دریا میں سے نکالے جانے کو غوطہ سے تشبیہ دی ہے - اور آنسوؤں کو عرق خون اسوجہ سے کہا ہے کہ وہ خون کا ایک جز ہے جو غم کی حرارت سے بخار بنکر آنکھوں کے راستے سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور ہوا سے پانی بن کر ٹپک پڑتا ہے + آنسو کو گول اور سفید آبدار ہونے کی وجہ سے موتی سے تشبیہ دی جاتی ہے اور خونی ہونے کی رعایت سے لعل سے تشبیہ دی جاتی ہے + اس شعر میں آنسو کو بمقابلہ رنگت و قیمت اور آبداری کے موتی پر ترجیح دی ہے + لعل - گہر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + خون - آب - صنعتِ تضاد ہے + خون میں لعل کی اور آب میں گہر کی رعایت ہے + عرق غوطہ - آب صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - لعل اور خون کی رعایت سے ہر رنگ میں رنگ بھی اپنا رنگ دکھا رہا ہے + لعلِ گہر کی رعایت سے ہمیشہ میں شہ یعنی بادشاہ اور ہر رنگ میں نگ یعنی نگینہ - اور گہر میں بقاعدہ تجنیس محرف گھر خوب نکلتے ہیں - کیونکہ یہ جواہرات بادشاہوں کے لائق ہوتے ہیں بقول شخصے ؎ قدرِ گوہر شہ بداند یا بداند جوہری + اور نگینوں کے طور پر تخت و تاج وغیرہ میں جڑے جاتے ہیں اور انکے خانوں کو گھر کہتے ہیں +

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں	اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

شیطان وہی بدی کا فرشتہ جو حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے کے جرم میں مجرم اور لعنتی ہوگیا + سر مارا کسی کام میں جان کھپائی - مصروف رہا + **مطلب** شیطان نے لاکھوں برس خدا کی درگاہ میں سجدے کئے مگر اُس نے اس تمام عبادت کا صلہ کھودیا یعنی ایک سجدہ کے نہ کرنے کی سرکشی سے مجرم بنگیا + یہ شعر عبرت اور نصیحت کے طور پر ہے کہ انسان کو سرکشی سے بچنا چاہئے اور عبادت کو کسی وقت ترک نہ کرنا چاہئے - کیونکہ سرکشی اور ترک عبادت ہمیشہ کی عبادت اور صلہ کو کھو دیتی ہے جس طرح شیطان کا حال ہوا + سر مارنے میں سجدہ کی رعایت بھی خوب ہے کیونکہ سجدہ ماتھا ٹیکنے کو کہتے ہیں دیکھو آئندہ قصہ کی رعایت ہے کہ شیطان سانپ بن کر بہشت میں داخل ہوا اور حضرت آدم کو گیہوں کھانے کی ترغیب دی) اس شعر میں شیطان کے علاوہ مارا میں مار یعنی سانپ اور لاکھوں میں تجنیس تصحیف سے گیہوں بھی موجود ہیں اور سر مارا میں سرما یعنے سردی کی فصل بھی موجود ہے جس میں گیہوں کی فصل تیار ہوتی ہے - صنعتِ سیاق الاعداد کے خیال سے ایک - لاکھوں میں لاکھ - سجدہ میں دہ یعنے دس بھی ہیں +

ہے دل کی داؤ گھات میں کاں چشم یار	کرتی ہے قصد ٹٹی کی اوجھل شکار کا

داؤں گھات میں ہے - تاک میں ہے - پکڑنے کے ارادے میں ہے + مژگاں - پلکیں + چشم یار -

معشوق کی آنکھ + ٹٹی کی اوجھل شکار کا قصد کرنا - کسی شے کے پیچھے چھپ کر حملہ کرنے کا ارادہ کرنا - چھپ کر وار کرنے کی تدبیریں ہونا + **مطلب** معشوق کی آنکھ پلکوں کی آڑ میں سے عاشق کے دل کے لینے کی گھات لگا رہی ہے + پلکوں کی قطار کو ٹٹی سے تشبیہ دی ہے + شکار کرنا فریفتہ کر لینے سے مراد ہے + داؤں گھات - ٹٹی - شکار - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + مژگاں - چشم - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + قصد میں صدا اور اوجھل میں پہل کی صورت ہویدا ہے جو صنعت سیاق الاعداد ہے +

بجھنے کی دل کی آگ نہیں زیرِ خاک بھی	ہوگا درخت گور پہ میری چنار کا +

دل کی آگ نہیں بجھنے کی - دل میں جو غم کی گرمی اور آگ لگی ہوئی ہے وہ نہیں بجھیگی + زیرِ خاک - مٹی کے نیچے - قاعدہ ہے کہ جب آگ پر مٹی ڈال دیتے ہیں تو آگ بجھ جاتی ہے - یہاں زیرِ خاک قبر میں دفن ہونے سے مراد ہے + چنار کا درخت - ایک درخت ہے جسکے پتے سرخ اور آگ کی لپٹ کے مشابہ یعنی ذرا لمبے اور گاؤدم ہوتے ہیں +

مطلب - میرے دل کی آگ قبر میں دفن ہو کر بھی نہ بجھیگی بلکہ اسکی تاثیر سے قبر پر چنار کا درخت پیدا ہو جائیگا گویا دل کی آگ کا ظہور قبر کے اندر سے چنار درخت کی شکل میں ہوگا + آگ اور پتوں کی ظاہری رنگت اور مشابہت کے علاوہ چنار میں لفظ نار یعنی آگ بھی مطلب کو پورا کر رہا ہے خاک میں گور کی اور بجھانے کے خیال سے آگ کی رعایت ہے - آگ کی رعایت سے چنار میں نار بھی خوب شعلہ زنی کر رہا ہے +

بغل سے لیگئے دلکو نکالکر وہ صریح	جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا

بغل سے نکال لینا - قبضہ کی چیز کو اچک لیجانا - چھین لینا + دل کو نکال لیجانا - دل کو بے قابو کر دینا فریفتہ کر لینا + صریح - دیکھتی آنکھوں - ظاہری طور پر - علانیہ + آنکھیں نکالنا غصہ سے ڈرانا - دھمکانا + کیسا - یہ کلمہ ایسے موقع پر لاعلمی کو ظاہر کیا کرتا ہے یعنے ہم نہیں جانتے وہ کیسا ہے اور کیا بات ہے + **مطلب** - وہ یعنے معشوق علانیہ دل کو نکالکر لیگیا یعنے اپنے اوپر فریفتہ کر لیا - اب جو میں اس سے دل کو مانگتا ہوں یعنی بطریق معاوضہ انکے دل کی فریفتگی کا خواستگار ہوتا ہوں تو وہ دھمکا کر کہتا ہے کہ کیسا فریفتہ کرنا اور کیسا فریفتہ ہونا میں واقف ہی نہیں + دل نکالنے اور آنکھیں نکالنے میں نکالنے کی مناسبت اور خوبی ہے - بغل - دل - آنکھیں تلازمۂ جسمی میں داخل ہیں - اور انکی رعایت سے مانگا میں مانگ جو سر کے بیچ کی سفید لکیر کا نام ہے - نکال میں گال بقاعدۂ تجنیس تصحیف - کیسا میں کیس تجنیس محرف سے اور صریح میں ریح جو اندرونی خالی حصوں کا جز ہے داخل ہیں +

نہیں ہے جوگی اگر چشم یار گرد اس کے | ہجوم کرتے ہیں مژگاں کے بالکے کیسا

جوگی۔ ہندوستانی فقیروں کا ایک فرقہ ہے جو طرح طرح کے ہتکھنڈوں سے لوگوں کو اپنی کرامات کا معتقد بنا کر لوٹتا ہے + معشوق کی آنکھ کو جوگی بھی اسی رعایت سے کہا ہے کہ وہ بھی طرح طرح کے غمزوں سے عاشقوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر کے تباہ کرتی ہے + ہجوم کرنا۔ غول باندھکر گردا گرد جمع ہونا + بالکے۔ جوگیوں کے شاگرد۔ چیلے + مژگاں کو بالکے اِس وجہ سے کہا ہے کہ وہ بال کی چیز بھی ہے دوسرے پتلی کے سامنے صف باندھے رہتے ہیں جس طرح جوگی کے گرد اُسکے بالکے جمع رہتے ہیں + **مطلب** اگر معشوق کی آنکھ جوگی نہیں تو اُسکے گرد بالکے کیسے ہیں یعنی آنکھ جوگی اور پلکیں بالکے ہیں + جوگی۔ بالکے صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + چشم۔ مژگاں صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + مژگاں کی رعایت سے بالکے میں بال خوب آیا ہوا ہے۔ اور کیسا میں سے کیس خوب نکلتا ہے +

ہماری نعش پہ ہنگامہ کیوں ہے اے قاتل! | اُٹھا ہے قصہ یہ بعد انفصال کے کیسا

قصہ اُٹھنا۔ جھگڑا شروع ہونا۔ ہنگامہ برپا ہونا + انفصال فیصلہ پانا۔ معاملہ کا طے ہو جانا جھگڑے کا چُک جانا + **مطلب** ۔ اے قاتل ہماری لاش پر یہ لوگوں کا ہجوم اب کسواسطے ہو رہا ہے قصہ تو طے ہو ہی چکا ہے یعنے میں مارا گیا اور عشق کا خاتمہ ہو گیا پھر یہ لوگ جمع ہو کر کیا کرینگے + قاعدہ ہے کہ جھگڑے کے وقت لوگ جمع ہو جاتے ہیں کہ دیکھیں کیا بات ہے۔ اور جب جھگڑا رفع ہو جاتا ہے تو سب اپنے اپنے راہ لیتے ہیں اور چلے جاتے ہیں مگر نعش وغیرہ اتفاقیہ حادثے اور واقع کے دیکھنے کو بھی انسان جمع ہو جاتے ہیں۔ پس شعر کا مدعا اس کیفیت کا اظہار ہے + دوسرا قاعدہ ہے کہ جنازہ کو بہت سے آدمی ملکر دفن کے لئے لے جاتے ہیں۔ اِس کیفیت کی نسبت کہا ہے کہ مرنے کے بعد اب لوگوں کا اکٹھا ہونا اور یہ جھگڑا کرنا بیفائدہ ہے + نعش۔ قاتل صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + انفصال میں قصہ کی رعایت ہے۔ قصہ۔ ہنگامہ مترادف الفاظ بھی ہیں +

ہزار دم ہیں اسے یاد تو نے دیکھا ذوق! | گیا وہ غیر کے گھر تجھ کو ٹال کے کیسا

ہزار دم یاد ہیں۔ ہزاروں فریب کی باتیں یاد ہیں۔ دھوکا دینے کی بہت سی باتیں آتی ہیں۔ سینکڑوں چالیں جانتا ہے + ٹالنا۔ دھوکا دیکر الگ کر دینا۔ فریب دیکر اپنا پیچھا چھڑا لینا + **مطلب** ۔ اے ذوق تو نے دیکھا بھی کہ وہ کیسا مکار ہے تجھے دھوکا دیکر وہ رقیب کے گھر جا پہنچا + اِس شعر میں صنعتِ تجرید ہے۔ اِس بحر کا نام مجتث مثمن مخبون محذوف ہے۔ وزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن ہے +

سرد مہروں سے فلک ڈال نہ پالا کہ بن آگ
نخل سرما زدہ کی طرح سے جل جاؤنگا

سرد مہر - وہ شخص جسکو محبت نہو - بے محبت - کٹر + فلک - اے آسمان + پالا ڈالنا - معاملہ کرا دینا - علاقہ پیدا کر دینا - لبس میں کر دینا + بن آگ - آگ کے بغیر + نخلِ سرما زدہ - سردی کا مارا ہوا درخت - پالے کا مارا ہوا درخت - وہ درخت جو پالا پڑنے یعنے برف کے پڑنے سے ٹھٹھر کر سوکھ جاتا ہے اُسکی نسبت کہا کرتے ہیں کہ یہ درخت جل گیا + **مطلب** اے آسمان تو بے مروت لوگوں سے پالا نہ ڈال کیونکہ میں اُنکی بے مروتی سے بغیر آگ کے پالا مارے ہوئے درخت کی طرح جل جاؤنگا + پالا نہ ڈال کا فاعل فلک ہے دوسرے معنے برف کی رعایت سے بھی محاورہ موزوں ہے - اور مہر کا لفظ دوسرے معنی سورج کے لحاظ سے فلک سے نسبت رکھتا ہے اسلئے یہ ترکیب صنعت ایہام تناسب ہے + سرما کی رعایت سے سرد مہر اور پالا دونوں لفظ خوب آئے ہیں - آگ کی رعایت سے جل جانا خوب واقع ہوا ہے - نخل کی رعایت سے ڈال یعنی ٹہنا اور تجنیس محرف کے قاعدہ سے بن یعنی جنگل بھی پائے جاتے ہیں - آگ کی رعایت سے جل یعنے پانی بھی صنعت تضاد کا دم بھرتا ہے - صنعتِ سیاق الاعداد کی رعایت سے فلک میں لک یعنے لاکھ - نہ یعنی نہ بمعنی نو پالا کہ بن آگ میں لاکھ - سرما زدہ میں دہ یعنے دس موجود ہیں +

جنبشِ برگ صفت باغِ جہاں میں اے ذوق
کچھ نہ ہاتھ آئیگا تو ہاتھ ہی مل جاؤنگا

جنبشِ برگ صفت - پتوں کے ہلنے کی مانند + باغِ جہاں - دنیا کا باغ - دنیا کو باغ ٹھیرایا ہے + ہاتھ آنا فائدہ حاصل ہونا + ہاتھ ملنا - افسوس کرنا - قاعدہ ہے کہ بعض اشخاص نہایت ہی افسوس کے وقت ہاتھ پر ہاتھ ملکر کہا کرتے ہیں کہ افسوس یہ کیسی بات ہوئی +

مطلب اے ذوق اگر تو اس دنیا کے باغ سے کچھ پھل نہ پائیگا تو یہی ہوگا کہ پتوں کی طرح ہاتھ ملتا چلا جائیگا یعنے افسوس ہی کرتا کرتا مر جائیگا + درختوں کے پتوں کو ہاتھ ملنے سے تشبیہ دی ہے گویا وہ بھی دنیا پر افسوس کر رہے ہیں + برگ - باغ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - ذوق میں معنی لطف کے خیال سے جہان کی بھی رعایت ہے + آئیگا - جائیگا صنعتِ تضاد ہے +

اس سے تو اور آگ وہ بے درد ہوگیا
اب آہِ آتشیں سے بھی دل سرد ہوگیا

اور آگ ہوگیا - زیادہ بھڑک اُٹھا - زیادہ غضبناک ہوگیا + بیدرد - بے رحم - ظالم - مجازاً معشوق + آہِ آتشیں - وہ آہ جو آگ جیسی خاصیت رکھتی ہو - گرم آہ + دل سرد ہو جانا - مایوس ہو جانا - بے آس ہو جانا + **مطلب** معشوق ہماری گرم آہوں کو سُنکر بجائے رحم کرنے کے اور زیادہ غضبناک ہوگیا اسلئے اب ہماری اُمید آہ کی طرف سے بھی ٹوٹ گئی اور معلوم ہوگیا کہ نقصان کے سوا اُس سے کبھی کچھ کام نہ نکلیگا + آگ ہونا - سرد ہونا صنعتِ تضاد ہے - آگ میں آہِ آتشیں کی رعایت ہے - بیدرد میں درد اور

دل سرد ہوگیا میں دل اور سرد آہ کے مناسب حال ہیں + تجنیس تصحیف کے قاعدہ سے دوسرے مصرعے میں آب کا لفظ بھی آگ کے سرد کرنے کے واسطے خوب آیا ہے +

اُٹھنے کو پھر کھڑا روشِ نرد ہوگیا	سو بار مر کے عاشق جاں باختہ ترا +

عاشق جاں باختہ - جان ہار عاشق - وہ عاشق جو معشوق پر جان فدا کر چکا ہو + روشِ نرد - نرد کی طرح - نرد چوسر کی گوٹ کو کہتے ہیں + قاعدہ ہے کہ چوسر کی گوٹ پٹنے کے بعد جسے مر جانا کہتے ہیں آئندہ داؤں پر پھر کھڑی ہو جاتی ہے - اور پھر اور گوٹوں کو پیٹنے اور اُٹھنے پٹنے کے کام آتی ہے +

مطلب اے معشوق تجھپر جان فدا کرنیوالا عاشق یعنی میں سیکڑوں دفعہ ہی جان سے عاجز ہوگیا مگر تیرے عشق کا مقابلہ برابر اس طرح کرتا رہا جس طرح چوسر کی گوٹ پٹتی جاتی ہے اور پھر کھڑی ہو جاتی ہے - اِس شعر میں عشق کو چوسر کے کھیل سے تشبیہ دی ہے اور عاشق کو گوٹ سے + باختہ میں چوسر کی بازی کی رعایت ہے + مرنا - اُٹھنا - کھڑا ہونا میں نرد کی رعایت ہے +

جب خاک اُڑائی ہمنے تو وہ گرد ہوگیا	مجنوں بھی دشت گرد تھا مانندِ گرد باد

مجنوں - لیلے کے عاشق قیس کا لقب ہے + دشت گرد - جنگل کی خاک چھاننے والا - آوارہ پھرنیوالا + مانندِ گرد باد - ہوا کے غبار کی مانند - ہوا میں اُڑتی ہوئی خاک جیسا + خاک اُڑانا - خاک چھاننا - آوارہ پھرنا گرد ہوگیا - خفیف ہوگیا - ناچیز سمجھا گیا - مات ہوگیا +

مطلب - مجنوں اُڑتی ہوئی خاک کی طرح جنگلوں میں آوارہ پڑا پھرتا تھا مگر جب ہمنے آوارہ گردی شروع کی تو ہمارے آگے اسکی کچھ حقیقت نہ رہی + خاک اُڑانے کی رعایت سے گرد ہونے کا محاورہ دوچند لطف پیدا کر رہا ہے - گویا وہ خود خاک اُڑاتے دیکھکر گرد بنگیا کہ اُس خاک کے شامل حال ہو کر برابر ہو جاؤں اور شرمندگی سے بچ جاؤں یعنے اُس نے ہمارے مقابلے میں آکر اپنی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھی مجنوں - دشت - گرد باد - خاک اُڑانا - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + دشت گرد میں گرد دوسرے معنی غبار کے لحاظ سے گرد باد کی گرد کا خاک کا اُڑتا رہا ہے اور داخل صنعت ایہام تناسب ہے + اِس بحر کا نام مضارع - مثمن اخرب مکفوف محذوف ہے - اور وزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن ہے +

ہے دل ہی زندگی سے ہمارا بجھا ہوا	پانی طبیب سے ہمیں کیا بجھا ہوا

بجھا ہوا پانی - وہ پانی جو لوہے یا کوری اینٹ یا چاندی کو آگ میں تپا کر بجھایا جائے - اِس قسم کا پانی تپ دق یا سوجن والے یا اور کسی ایسے ہی سخت مریض کو پلایا جاتا ہے + بجھا ہوا دل - ناامید دل - وہ طبیعت جو کسی خواہش یا آرزو کی طرف سے مایوس ہو گئی ہو +

مطلب اے طبیب تو ہمیں بجھا ہوا پانی پینے کو کیوں بتاتا ہے اِس سے کچھ فائدہ نہوگا کیونکہ

ہمارا دل تو اب زندگانی ہی کی طرف سے پھر گیا ہے اور اب جینے کی خواہش نہیں ہی مر بھی جانے دے + بجھا ہوا پانی - بجھا ہوا دل دونوں میں بجھنے کی رعایت داخل ہے +

پھر دل میں آہ سرد ہوئی ہے شعلہ زن
لو پھر بھڑک اٹھا یہ فتیلہ جلا ہوا

آہ سرد - ٹھنڈی آہ - ٹھنڈی سانس - ناامیدی کی آہ - وہ آہ جو ٹھنڈی پڑ گئی ہو یعنی دبگئی ہو سرد کا لفظ اسکی حالت پر بھی دلالت کرتا ہے + شعلہ زن ہونا - بھڑک اٹھنا - اُبھر آنا + بھڑک اٹھنا روشن ہونا - آپ ہی آپ چراغ کی بتی کا اُبھر کر زیادہ روشن ہو جانا + بجھا ہوا فتیلہ - بجھی ہوئی بتی

مطلب - میرے دل میں ناامیدی کی آہیں پھر جوش مارنے لگیں - اور آہ جو بجھی ہوئی بتی کی مانند تھی پھر بھڑک اُٹھی + آہ کو فتیلہ سے تشبیہ دی ہے اور آہ کی جوش زنی کو فتیلہ بھڑک اُٹھنے سے تشبیہ دی ہے - فتیلہ کی رعایت سے لو کا لفظ بھی خوب آیا ہے کیونکہ اُسکے دوسرے معنی چراغ کی ٹیم ہیں + دل - آہ - شعلہ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - سرد میں بجھنے کی اور شعلہ زن ہونے میں بھڑک اُٹھنے کی رعایت ہے +

ہم آپ جل بجھے مگر اس دل کی آگ کو
سینے میں ہمنے ذوق نہ پایا بجھا ہوا

جل بجھے - غم کھاتے کھاتے مر گئے - رنج اُٹھاتے اُٹھاتے ناامید ہو گئے - ناامیدیوں سے دل کا کنول کملا گیا + دل کی آگ - عشق کا اثر - رنج و غم کی تپش + مطلب اے ذوق ہم رنج اُٹھاتے اُٹھاتے بجھ گئے یعنے مایوس ہو گئے مگر عشق اور محبت کا خیال دل سے نہیں ہٹا +
دل - سینہ - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - آگ کی رعایت سے جل بجھنا بھی خوب محاورہ آیا ہے - جل دوسرے معنے پانی کے خیال سے آگ کے ساتھ صنعتِ تضاد رکھتا ہے اور آپ کا لفظ بھی تجنیس تصحیف سے اپنی آبداری دکھا رہا ہے - مگر کا لفظ بھی دوسرے معنی ناکو یا مگرمچھ کے سبب سے جل کے ساتھ صنعتِ ایہام تناسب رکھتا ہے - دل - سینہ کے لئے تلازمہ جسمانی کی نظر سے پایا میں پا یعنے پاؤں بھی موجود ہے +

فراقِ خلد سے گندم ہے سینہ چاک تک
الٰہی ہو نہ وطن سے کوئی غریب جدا

فراقِ خلد - جنت کی جدائی + سینہ چاک - وہ شخص جسکی چھاتی پھٹی ہوئی ہو - غمگین آدمی + قاعدہ ہے کہ بعض دفعہ انتہائے رنج و غم میں چھاتی پھٹنے سے سوجن ہو کر گوشت پھٹ جاتا ہے +
وطن - پیدائش کی جگہ - دیس + غریب - مسافر - بیچارہ +
مطلب - اے خدا تو کسی غریب آدمی کو اُسکے وطن سے نہ نکال کیونکہ وطن سے چھٹنے کا رنج بہت بڑا رنج ہوتا ہے جیسا کہ گیہوں کی حالت سے بھی پایا جاتا ہے کہ اس نے جنت سے الگ ہونے کے

غم میں اپنا سینہ چاک کر رکھا ہے + بہشت کو گندم کا وطن اِسلئے کہا ہے کہ یہ درخت بہشت میں تھا اور حضرت آدم کو اسی کے پھل کی ممانعت کی گئی تھی۔ گندم کا دانہ بیچ میں سے شگافتہ یا شگاف یافتہ ہوتا ہے اسے سینہ کے چاک سے تشبیہ دیکر فراق جنت وجہ ٹھیرائی ہے۔ اِس لئے شعر میں یہ صنعت حسن تعلیل ہے + خلد اور گندم میں وطن اور غریب میں باہم مناسبتیں ہیں +

آنکھیں دیدار طلب گور سے آئی ہیں نکل　　دستہ نرگس کا نہیں میرے سرھانے رکھا

دیدار طلب آنکھیں۔ وہ آنکھیں جو کسی کے دیکھنے کا اشتیاق رکھتی ہوں + نرگس کا دستہ۔ نرگس کے پھولوں کا مٹھا۔ نرگس کا گلدستہ۔ نرگس ایک قسم کا سفید پھول ہوتا ہے۔ اور بیچ میں سے زردی لئے ہوتا ہے۔ اُس سے آنکھ کو تشبیہ دیتے ہیں + سرھانا۔ قبر کا وہ سرا جس طرف سر ہوتا ہے +

مطلب میری قبر کے سرھانے جو نرگس کا گلدستہ رکھا ہوا ہے اُسے گلدستہ نہ سمجھو وہ میری آنکھیں ہیں جو معشوق کے دیکھنے کے اشتیاق میں قبر سے نکل آئی ہیں + آنکھیں۔ نرگس۔ دیدار صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ آنکھوں کی رعایت سے طلب میں لب۔ دستہ میں دست۔ سرھانے میں سر جسمی تلازمہ ظاہر کرتے ہیں۔ دیدار میں ید یعنے ہاتھ خوب آیا ہے +

پئے ناواقفِ رہ پہلے سے رہبر موجود　　گور سے آگے قدم دیکھو عصا نے رکھا

پئے ناواقفِ رہ۔ رستہ نہ جاننے والے کے واسطے + رہبر۔ رستہ بتانیوالا۔ اگوا + رستہ بتانے کے واسطے آگے آگے چلنے والا شخص + عصا + لاٹھی۔ وہ لکڑی جسے ضعیف آدمی سہارے کے واسطے ہاتھ میں رکھتے ہیں + **مطلب** جو انسان منزل سے ناواقف ہوتا ہے اُسکے لئے کوئی نہ کوئی رہبر مِلجاتا ہے جس طرح قبر میں پہنچنے سے پہلے بوڑھے اور کمزور آدمیوں کی رہبری عصا کرتی ہے + عصا کو رہبر اور ضعیف آدمی کو مسافر اور قبر کو منزل قرار دیکر یہ مطلب نکالا ہے کہ ضعیفی کے زمانہ میں انسان لکڑی پکڑ کر کیا چلتا ہے گویا وہ لکڑی رہبر بنتی ہے کہ قبر میں لیجائے۔ کیونکہ اس عمر کے بعد موت اور فنا ہے + چلنے میں لاٹھی کے جا بجا ٹیکنے کو عصا کا قدم رکھنا کہا ہے + رہ۔ رہبر۔ قدم۔ عصا۔ صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ قدم کی رعایت سے پئے کا لفظ بھی خوب آیا ہے +

نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا　　سر پہ شیطان کے ایک اور بھی شیطان چڑھا

دولت کا نشا چڑھا۔ دل میں دولتمند ہونے کا غرور سمایا۔ دولتمندی کا غرّہ ہوا + بداطوار۔ بد چلن کمینہ + سر پر شیطان چڑھا۔ بُرے کام کرنے شروع کئے۔ بدکاریوں کی نیت ہوگئی +

مطلب کمینہ جسوقت دولتمند ہوجاتا ہے تو اُسکے گھمنڈ میں دل آزاریوں اور بُرائیوں کے کام اور بھی زیادہ کرنے لگتا ہے بس۔ کمینہ کا دولتمند ہونا گویا شیطان کے سر پر شیطان سوار ہوگیا

کینہ کو شیطان سے تشبیہ دی ہے - نشہ اور شیطان کو بداطوار سے مناسبت ہے +

عشق کے ڈھب پہ کوئی بجز انسان چڑھا — اُسکے قابو پہ چڑھا تو بھی ناداں چڑھا

ڈھب پر چڑھنا - قابو میں آگیا - داؤں پر چڑھ گیا + قابو پر چڑھنا - بس میں آگیا - داؤں پر چڑھ گیا +
ناداں - بیوقوف - انسان سے استعارہ ہے + (مطلب) عشق کے بس میں اور کوئی چیز نہیں آئی
یعنے اور سب مخلوقات عشق کے مرض سے محفوظ ہیں لیکن آدمی ہی نے اپنی بیوقوفی کے سبب اس مرض
اور تکلیف کو اپنے پیچھے لگا لیا +

چڑھ گیا جبکہ زمیں توسن وحشت اپنا — دینگے افلاک پہ ہم خاک بیاباں چڑھا

زمیں چڑھ گیا - سفر طے کرنے کا عادی ہو گیا + قاعدہ ہے کہ بعض شوقین اور ضرورت والے لوگ گھوڑے کو
بڑی بڑی منزلیں طے کرنے کا عادی بناتے ہیں اور طریقہ یہ ہے کہ اول روز کچھ دور لیگئے اور واپس آئے
غرض اسی طرح روز بروز زیادہ زیادہ دور لیجاتے اور واپس لے آتے ہیں اسی قاعدہ کو زمین چڑھانا یا
چڑھنا بولتے ہیں + توسن وحشت - وحشت کا گھوڑا - وحشت کو گھوڑا فرض کر لیا ہے + خاک چڑھانا -
کسی شئے کو غبار سے اَٹ دینا - مٹی سے پاٹ دینا - مٹی کے نیچے دبا دینا - کسی چیز پر مٹی کی تہ جما دینا +
(مطلب) اگر ہماری وحشت ہمیں میدانوں میں لئے پھرنے لگی - تو ہم جنگلوں کی خاک اڑا اڑا کر آسمان پر
چڑھا دینگے گویا آسمان پر مٹی کی تہ جما دینگے + واضح ہو کہ آندھیوں سے جو غبار آسمان پر چھا جاتا ہے اُسے بھی
کہا کرتے ہیں کہ آسمان پر غبار چڑھ رہا ہے + زمین - افلاک صنعت تضاد ہے + زمین - خاک - بیابان -
صنعت مراعاۃ النظیر ہے - زمین چڑھنے میں توسن کی رعایت بھی ہے اور خاک چڑھانے کے ساتھ بھی
مناسبت لفظی پائی جاتی ہے +

دیکھئے ملت و دیں کتنے کریگا برباد — باؤ کے گھوڑے پہ وہ دشمن ایماں چڑھا

ملت و دین - مذہب اور دین + باؤ کے گھوڑے پر چڑھنا - ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا - ہوا میں بھر جانا
مغرور اور نڈر ہو جانا + دشمن ایمان - ایمان کو خراب کرنیوالا - مراد معشوق + (مطلب) وہ ایمان میں
خلل ڈالنے والا معشوق آجکل اپنے حسن پر بہت نازاں ہو رہا ہے - دیکھئے اس غرور کے سبب سے وہ کتنے
لوگوں کے دین اور مذہب خراب کرتا ہے + ملت - دین - ایمان مترادف الفاظ ہیں + باؤ کی رعایت سے
برباد میں باد یعنے ہوا کا لفظ بھی خوب نکلتا ہے - گھوڑے کے لئے ملت میں لت یعنے لات رعایتی لفظ نکلتا ہے

مصحف رخ پہ ترے رنگ سنہرا تیرا — واہ کیا خوب ہے سونا سر قرآں چڑھا

مصحف رخ - چہرہ کا قرآن یعنے چہرہ - چونکہ گول چہرہ کو آفتابی اور اُس چہرہ کو جو ذرا لمبا ہوتا ہے اُسے
کتابی کہتے ہیں - اور قرآن شریف ایک متبرک کتاب ہے اسلئے کتابی چہرہ کو قرآن سے تشبیہ دیکر مصحف

کہتے ہیں - سنہرا رنگ - کندن سا دمکتا ہوا رنگ - سرخی لئے چمپئی رنگ + عموماً ہندوستان کے دلپسند رنگتوں ہیں چہرہ کی رنگت - ایک سرخ و سفید ہے دوسری چمپئی + کسی کا شعر ہے ؎ رات اُس گل کا عجب حال ہوا پی کے شراب + چمپئی رنگ دمکنے لگا کندن بنکر + سر قرآن سونا چڑھنا - قرآن شریف کی لوح پر سنہری بیل بوٹے بنانا - اکثر قرآن شریف اور دیگر خوشخط اور عمدہ کتابوں کی پیشانیوں اور لوحوں اور جدولوں پر سونے کا ورق حل کر کے لگایا جاتا ہے اور اسی طریقہ کو سونا چڑھانا بولتے ہیں + (مطلب) تیرے چہرے کی سنہری رنگت ایسی پیاری معلوم ہوتی ہے گویا قرآن کی پیشانی پر سونا چڑھا ہوا ہے + مصحف قرآن - مترادف الفاظ ہیں - رخ کے لئے قرآن - سونے کے لئے سنہرا رنگ - رعایتی الفاظ ہیں - رخ اور سر باہم مناسبت رکھتے ہیں +

جب لڑی آنکھ تری کوئی مرے دل کے سوا
فوج مژگاں کے نہ منہ پر سر میدان چڑھا

آنکھ لڑنا - کسی پر فریفتہ ہونا - عاشق ہونا + فوج مژگاں - پلکوں کی فوج - چونکہ پلکیں برابر فوج کی قطار جیسی ہوتی ہیں اسلئے فوج سے تشبیہ دی جاتی ہے - سر میدان - لڑائی کے میدان میں + منہ پر چڑھنا - مقابلہ کرنا - لڑنے پر تیار ہونا + (مطلب) جب تیری آنکھ مجھ سے دو چار ہوئی یعنے مجھے عاشق بنا لیا تو تیری پلکوں کی محبت کا اثر دل کے سوا اور کسی عضو پر نہ پڑا - دل ہی نے اُسکی محبت کی - چوٹ کھائی + آنکھ - دل مژگاں - منہ - سر تلازمہ جسمی اور صنعت مراعاۃ النظیر ہے - لڑی - فوج - میدان - صنعت مراعاۃ النظیر ہے - آنکھ اُٹھنا اور منہ پر چڑھنا فوج کی رعایت سے خوب پہلو بہ پہلو مقابلہ کر رہے ہیں +

ناز سے تانکے ابرو تو لگا تیر نگاہ
چلہ چلہ اپنی کماں پر ترے قربان چڑھا

ابرو کو تان کے - بھنویں چڑھا کر - جب کسی شے کو غصہ سے دیکھتے ہیں تو اکثر بھنویں اُوپر کو چڑھ کر کھچ جاتی ہیں اُسی کو بھویں تاننا کہتے ہیں - اور اُس سے غصہ ہونا مراد ہوتی ہے + تیر نگاہ - نگاہ کا تیر - نگاہ کو تیر اسوجہ سے کہا ہے کہ نگاہ بھی نشانہ پر سیدھے خط میں پڑتی ہے اور تیر بھی سیدھا ہی جاتا ہے - تیر زخم ڈالتا ہے - معشوق کی نگاہ بھی عاشق کے دل میں بیقراری پیدا کر دیتی ہے جو زخم کا سا نتیجہ ہے تیر کمان سے نکلتا ہے - نگاہ کے لیئے حلقۂ چشم یا ابرو بجائے کمان کے ہے + کمان پر چلہ چڑھانا - تیر مارنے کا قصد کرنا - جو کمانیں لڑائی میں کام آتی تھیں اُنکی تانت یا ریشمی ڈوری کا ایک سرا کمان کے ایک سرے میں بندھا ہوا ہوتا تھا - اور دوسرا سرا کمان کے دوسرے سرے میں حلقہ کی طرح اٹکایا ہوا ہوتا تھا جب کمان سے کام لے چکتے تھے تو کمان کو جھکا کر وہ حلقہ اندر کی طرف کو اُتار دیتے تھے کہ کمان سیدھی ہو جائے - اور ہر وقت خمیدہ رہنے سے خراب اور نرم نہو جائے - اِس حلقہ کے اُتار لینے کو چلہ اُتارنا اور ضرورت تیر زنی کے وقت پھر کمان کو خمیدہ کر کے اُوپر کے سرے میں حلقہ اٹکا دینے کو چلہ چڑھانا کہتے ہیں

ترے قربان - تجھ سے صدقہ ہوں - تجھ سے قربان جاؤں - یہ عاید کلمہ فرطِ محبت سے بولا جاتا ہے +
(مطلب) اے معشوق میں تجھ سے قربان ہوں تو ناز و انداز کے ساتھ بھنویں تان کے میری طرف
دیکھ لے + اس شعر میں تیر کمان کے مضمون کو نگاہ معشوق پر مطابق کیا ہے - نظر کو تیر سے ابرو کو
کمان سے تاننے کو چلہ چڑھانے سے تشبیہ دی ہے + تیر - کمان - چلہ - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے -
ابرو - نگاہ - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + تان کا لفظ ابرو - اور کمان دونوں سے مناسبت رکھتا
ہے + قربان دوسرے معنی گوشہ کمان کے سبب سے کمان سے مناسبت رکھتا ہے اور داخل صنعت
ایہام تناسب ہے +

دیکھو قسمت کا لکھا اُس نے پڑھا خط سو بار	دھیان پر میرا نہ مضمون کسی عنواں چڑھا

قسمت کا لکھا - تقدیری امر - مقدر کی بات - جو قضا و قدر کی طرف سے قسمت میں لکھکر لگا یا گیا ہو
دھیان پر چڑھنا - سمجھ میں آجانا - یاد آجانا + کسی عنواں - کسی طرح - کسی ڈھب سے +
(مطلب) دیکھو میری قسمت کیسی بری ہے کہ میرے بھیجے ہوئے خط کو معشوق نے سو ہی دفعہ پڑھا مگر
میرے مطلب کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی - یا میرا مطلب اس کی سمجھ ہی میں نہ آیا + لکھا - پڑھا -
صنعتِ تضاد ہے + خط - مضمون صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + خط کی رعایت سے قسمت کا لکھا خوب
تحریر ہوا ہے + عنوان دوسرے معنی سرخی اور سرنامہ کی تحریر کے لحاظ سے خط کے ساتھ صنعت ایہام
تناسب رکھتا ہے + قسمت میں مت بھی دھیان کے لئے اچھا رعایتی لفظ نکلتا ہے +

غمزۂ یار کو دی سونپ متاعِ دل و جاں	چور تھا پر نظر اپنی یہ نگہبان چڑھا

غمزۂ یار - معشوق کی آنکھ کا اشارہ + متاعِ دل و جاں - دل اور جان کی پونجی - دل اور جان کو پونجی
اور سرمایہ قرار دیا ہے + نظر چڑھنا - جانچ میں آنا - معلوم ہونا (مطلب) ہم نے اپنی جان اور دل
معشوق کے غمزہ کی نذر کر دیے یعنے غمزہ کی خوبی پر جان اور دل سے عاشق ہو گئے - اگرچہ غمزہ چور تھا
لیکن ہمنے اُسے پیارا اور نگہبان سمجھ لیا - غمزہ کو چور یا تو چوری چھپے نظر بازی کرنے کے لحاظ سے کہا ہے
یا اس خیال سے کہ ظاہر میں محبت کی نظر کو ثابت کرتا ہے اور باطن میں تکلیف دہ ہے یعنے دل کو بیقرار
کرتا ہے - اور نگہبان نگاہ ڈالنے اور دیکھنے کی وجہ سے کہا ہے + غمزہ - نظر - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے
جان - دل صنعت مراعاۃ النظیر ہے - چور - نگہبان صنعتِ تضاد ہے + نگہبان کی رعایت سے
نظر چڑھنا خوب آیا ہے +

اشک ابلے نہیں مژگاں پہ یارو لئے ابھی	پانی سو نیزے پہ یا باندھ کے طوفان چڑھا

سو نیزہ پانی چڑھا دینا - حد سے زیادہ مشہور کر دینا - بے حقیقت امر کو بہت بڑھا کر ظاہر کرنا +

طوفان باندھنا - تہمت لگانا - جھوٹی بات بنانا - جھوٹ کا پل باندھنا + (مطلب) ہمارے آنسو ابھی پلکوں تک بھی نہیں آنے - لیکن ہمارے رونے کو دوستوں نے جھوٹ کے پل باندھکر جابجا مشہور کر دیا + اشک کے لئے سو نیزہ پانی چڑھانا اور طوفان باندھنے کے محاورے اچھی مناسبت سے آئے ہیں - پانی کے لئے طوفان رعایتی لفظ ہے +

	حضرتِ عشق کی درگاہ میں آکر اے ذوق		دل و دین دیتے ہیں سب گبر و مسلمان چڑھا	

حضرتِ عشق کی درگاہ - متبرک عشق کا دربار + گبر - آتش پرست + (مطلب) اے ذوق عشق کے حضور میں خواہ مسلمان ہوں خواہ آتش پرست ہوں سب ہی لوگ اپنے اپنے دل اور مذہبوں کو بطور نذر چڑھا دیتے ہیں یعنی عشق میں مبتلا ہو کر کافر ہوں یا دیندار سبھی اپنے دل و دین کو خراب کر دیتے ہیں + گبر - مسلمان صنعتِ تضاد ہے + دل میں عشق کی اور دین میں مسلمان کی رعایت ہے

	تیر چٹکی میں لیا اُس نے پئے جانِ عدو		رشک سے میرے دلمیں کیا کیا چٹکیاں لینے لگا	

پئے جانِ عدو - دشمن کی جان لینے کے واسطے - رقیب کے مارنے کی غرض سے + رشک - حسد - کسی شخص کی حالت کو اچھا سمجھ کر یہ خیال کرنا کہ یہ حالت میری ہوتی + دل میں چٹکیاں لینا - لالچ دلانا بیقرار کرنا + (مطلب) معشوق نے رقیب کے مار ڈالنے کے لئے جب تیر کو چٹکی میں لیا تو رشک نے میرے دل میں بیقراری پیدا کر دی + اس شعر میں رشک دو چیزوں سے منسوب ہو سکتا ہے اول دشمن سے دوم تیر سے + ہر شخص اپنے اپنے مذاق کے موافق معنی لے سکتا ہے + عدو کی حالت پر تو رشک اسوجہ سے ہو سکتا ہے کہ وہ ہلاک ہو کر عشق کی تمام تکلیفوں سے آزاد ہو جائیگا اور معشوق کے مقتولوں اور جان نثاروں میں سے شمار ہونے لگیگا + تیر کی حالت پر اسوجہ سے ہو سکتا ہے کہ معشوق اُس سے دشمن کو ہلاک کرتا ہے - اگر تیر کی بجائے میرے ذریعہ سے ہلاک کرتا تو عداوت اور بدلے کا لطف زیادہ حاصل ہوتا یا جس طرح معشوق نے چٹکی میں تیر لیا ہے اُسی طرح وہ اپنی چٹکی میں میرا دل لیتا یعنے مجھے لطف و کرم سے خوش رکھتا + تیر - چٹکی - جان - عدو - دل - تلازمہ مخالفت و ہلاکت کی وجہ سے صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے تیر چٹکی میں لینے کے ساتھ دلمیں چٹکیاں لینے کا محاورہ تشبیہی رعایت رکھتا ہے +

	نام میرا سُنکے مجنوں کو جمائی آگئی		بید مجنوں دیکھکر انگڑائیاں لینے لگا	

مجنوں لیلے کے عاشق قیس کا لقب ہے + جمائی آنا - سستی چھاگئی - نشہ کے آثار یا نیند اور سستی کے وقت منہ کھولکر جو سانس لیا جاتا ہے اُسے جمائی کہتے ہیں + بید مجنوں - درخت بید کی ایک قسم کا نام ہے جسکی شاخیں لمبی لمبی اور پتلی ہوتی ہیں اور ہوا سے چار طرف کو پھیل پھیل کر گرتی اور اُٹھتی ہیں - گویا کوئی انگڑائیاں لے رہا ہے - اُس درخت کی وضع پریشان اور وحشت خیز ہوتی ہے + انگڑائیاں لینا - ہاتھ

پھیلاکر بدن تاننے کو انگڑائیاں لینا کہتے ہیں - انگڑائیاں بھی سستی اور خمار کے وقت لیتے ہیں +
(مطلب) میرا نام سُنکر مجنوں کا نشہ ہرن ہوگیا اور اُسپر سستی چھاگئی کہ یہ شخص مجھ سے بھی زیادہ وحشت زدہ اور عشق کا پورا ہے اور میری حالت کو دیکھکر بید مجنوں سست ہوگیا کہ یہ تو مجھ سے بھی زیادہ دُبلا پتلا اور پریشان حال شخص ہے + مجنوں کی رعایت سے بید مجنوں ہیں مجنوں تجنیس تام ہے + جمائی - انگڑائی - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + انگڑائی کی رعایت سے بید میں ید یعنے ہاتھ خوب نکلتا ہے +

ہے جو غنچوں کا چٹکنا اُنگلیوں کی سی چٹاک		یہ بلائیں کس کی باغ اے باغباں لینے لگا

غنچوں کا چٹکنا - کلیوں کے کھلنے کی آواز + اُنگلیوں کی سی چٹاک - اُنگلیوں کے چٹکنے کی آواز کی مانند - چٹاک وہ آواز ہے جو کھینچنے اور موڑنے سے اُنگلیوں کے جوڑوں میں سے نکلتی ہے + بلائیں لینا ہندوستان کی عورتوں میں یہ دستور ہے کہ جب اُنکا کوئی عزیز دور دراز سفر سے آتا یا روانہ ہوتا ہے تو اپنے ہاتھ اُسکے سر تک لیجاکر اور پھر اپنے ماتھے پر رکھکر اُنگلیوں کو موڑتے اور دباتے ہیں جس سے اُنگلیوں کے چٹکنے کی آواز پیدا ہوتی ہے - اِس طریقہ کو بلائیں لینا کہتے ہیں اور اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اُس شخص کے سر کا بوجھ بار اپنے ذمہ لیلیا یا اُس کی بلائیں اپنے سر لے لیں +
(مطلب) اے باغباں کلیوں کے چٹکنے کی آواز جو اُنگلیوں کے چٹکنے کی مانند نکل رہی ہے تو یہ باغ کس شخص کی بلائیں لے رہا ہے + اِس شعر کا مافی الضمیر یہ ہے کہ باغ میرے معشوق کی بلائیں لے رہا ہے - معشوق کو باغ کا پیارا اسلئے کہا ہے کہ اکثر گل یا گلزار سے تشبیہ دیتے ہیں اور وجہ مؤلف کے اس شعر سے ظاہر ہوتی ہے ؎ زلف سنبل چشم نرگس سرو قامت لالہ رو + ہے مرے دلدار میں نقشہ عیاں گلزار کا + غنچوں کی چٹک کو اُنگلیوں کی چٹاک سے تشبیہ دیکر اور بلائیں لینے کی علت ٹھیراکر صنعت حسن تعلیل پیدا کی ہے + غنچہ - چٹک - باغ - باغبان صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - بلائیں لینے میں اُنگلیوں کی رعایت اور مناسبت ہے

جس نے کی اس میکدے میں بیعتِ دستِ سبو		وہ قدم تیرے بس اے پیر مغاں لینے لگا

میکدہ - شرابخانہ - مجازاً دنیا + بیعتِ دستِ سبو - ٹھلیا کے ہاتھ کی بیعت + اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ پر رکھکر پابند اطاعت رہنے کے اقرار کرنے کو بیعت کرنا کہتے ہیں - دستِ سبو سے لوٹے کی ٹونٹی یا محض لوٹا مراد ہے اور دستِ سبو کی بیعت سے شراب خوری کا عادی ہونا مراد ہے + قدم لینا - عزت کرنا - تعظیم کرنا - جب کسی شخص کی نسبت اپنی عاجزی اور اُسکی عظمت کا اظہار منظور ہوتا ہے تو بعض اشخاص جھک کر اُس شخص کے قدموں پر گر پڑتے ہیں یا اپنے ہاتھوں سے اُسکے پاؤں کو چھوتے ہیں اِس طریقہ کو قدم لینا کہتے ہیں + پیر مغاں - شرابخانہ کا مہتمم - مجازاً اللہ +
(مطلب) اِس شعر کے دو معنے ہیں اول رندانہ - دوم زاہدانہ + رندانہ مطلب یہ ہے کہ اے پیر مغاں

یعنے مہتمم شرابخانہ جسے تیرے شرابخانہ میں شراب کی عادت پڑ گئی وہی نشہ سے جھوم جھوم کر تیرے پاؤں میں گرنے لگا گویا تیری قدر و منزلت کرنے لگا + اِس صورت میں قدم لینا جھوم جھوم کر گرنے کی رعایت سے خوب موزوں ہے + زاہدانہ مطلب یہ ہے کہ اے خدا اِس دنیا میں جس شخص نے وضو کرنے اور پاک رہنے کی صفت اختیار کر رکھی ہے وہ اپنے دل میں تیری محبت اور یاد رکھتا اور عبادت کرتا ہے - اِس صورت میں قدم لینا سجدہ کرنے کی رعایت سے ویسا ہی موزوں ہے - میکدہ - سبو - پیر مغاں صنعت مراعاۃ النظیر ہے - دست - قدم صنعت تضاد ہے - قدم کی رعایت سے پیر کا لفظ بھی خوب ہے جو پیر کا تجنیس محرف ہے

موت اسکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ گور ... یوں ترا بیمارِ غم جو ہچکیاں لینے لگا

موت یا گور کا یاد کرنا - مرنے کا وقت قریب ہونا - مرنے کی تیاری + خدا جانے - خدا ہی کو معلوم ہے - یہ فقرہ مشتبہ اور غیر تحقیق امر کے ساتھ بولا جاتا ہے + ہچکیاں آنا - اکثر مزاج میں خشکی پیدا ہونے سے ہچکیاں آنے لگتی ہیں - عموماً اسکا علاج پانی پینا یا غور و فکر میں مبتلا کر دینا ہے جب کوئی مریض قریب المرگ ہوتا ہے تو اُسکو بھی دم توڑنیکے وقت ہچکی لگ جاتی ہے - ایسی ہچکی کو موت کی ہچکی کہتے ہیں - بعض اشخاص کا عقیدہ ہوتا ہے کہ جب کوئی کسی کو یاد کرتا ہے تو یاد کئے ہوئے شخص کو بھی ہچکیاں آتی ہیں ایسی ہچکی کو یادگاری کی ہچکی کہتے ہیں + (مطلب) اے معشوق تیری جدائی کے غم میں بیمار پڑے ہوئے عاشق کو جو ہچکیاں آنے لگی ہیں تو اُسے موت اور قبر دونوں میں سے کون چیز یاد کر رہی ہے یعنے مرنے کی تیاری معلوم ہوتی ہے + موت - گور - بیمار - ہچکی صنعت مراعاۃ النظیر ہے - یاد اور ہچکی میں بھی مناسبت ہے - جانے میں جان کا لفظ بھی خوب نکلتا ہے +

پہنچا آبِ تیغِ قاتل تا بہ سر اچھا ہوا ... اے دلِ مجروح لے تو غسل کر اچھا ہوا

آبِ تیغِ قاتل - قاتل کی تلوار کی دھار + تا بہ سر - سر تک + دلِ مجروح - زخمی دل - وہ دل جو صدمۂ عشق اور رنجِ فرقت سے مضمحل ہو + غسل کرنا - نہانا - بیماری سے صحت پالنے کے بعد کثافت اور میل دور کرنے کی غرض سے نہانا + اچھا ہوا - پہلے مصرعہ میں "خوب ہوا" دوسرے مصرعہ میں "تندرست ہو گیا" مطلب خوب ہوا کہ معشوق کی تلوار کی آب یعنے دھار سر تک آ پہنچی - گویا سر کے کٹنے میں اب زیادہ دیر نہیں رہی - پس اے دل غسل کر لے کہ تجھے صحت حاصل ہو گئی یعنے اب تو مرکزِ عشق کی تمام رنجوں اور تکلیفوں سے آزاد ہو جائیگا جو صحت کا نتیجہ ہے + سر تک آب کے پہنچنے میں غسل کی پوری رعایت ہے - اور غسل صحت اور موت دونوں سے مناسبت رکھتا ہے - آب دوسرے معنے پانی کے لحاظ سے غسل کے ساتھ مناسبت اور صنعت ایہام رکھتا ہے - آب - تیغ - قاتل - سر - مجروح صنعت مراعاۃ النظیر ہے - مجروح میں رو اور قاتل میں قل اور پہنچا دوسرے معنی کلائی کے سبب سے - دل اور سر وغیرہ

تلازمہ جسمی کے خیال سے رعایتی الفاظ ہیں + آب تیغ ہیں ا - بے - تے تینوں حرفوں کے نام تجنیس مزدوج سے خوب سلسلہ وار نکلتے ہیں +

بندھگیا اُس مو کمر کا جبکہ مضمونِ کمر ۔۔۔ ہوگئی مضموں میں دقت شعر پر اچھا ہوا

مو کمر ۔ وہ شخص جسکی کمر بال جیسی باریک ہو - ایشیائی معشوق کی کمر کو بھی مبالغہ نے ویسا ہی عنقا صفت بنا دیا ہے جیسا دہن معشوق اور وصل دلبر اور تن عاشق کو گم کردیا ہے + مؤلف سے موے کمر کا وصف تنِ ناتواں کا وصف + وصفِ وصال پاتے ہیں وصفِ دہاں میں ہم + مضمون کمر کا بندھ جانا - کمر کی تعریف کا مضمون شعر میں موزوں ہوجانا + دقت - باریکی - مشکل + (مطلب) بال جیسے باریک کمر والے معشوق کی کمر کی تعریف شعر میں موزوں کرنے سے اگرچہ مضمون میں باریکی اور مشکل پیدا ہوگئی لیکن شعر بہت اچھا بنگیا دقت میں مو اور مضمون دونوں کی رعایت ہے - شعر بال کو بھی کہتے ہیں اسلئے وہ مو کی رعایت سے خوب آیا ہے +

آرہیگا دشت میں لیلے تری ناقہ کے کام ۔۔۔ ہوگیا مجنوں جو کانٹا سوکھکر اچھا ہوا

لیلی - اے لیلے - یہ ایک عورت کا نام ہے جس پر قیس ملقب بہ مجنوں عاشق تھا + ناقہ - سانڈنی سواری کی اُونٹنی + سُوکھکر کانٹا ہوجانا - دُبلا ہوکر کانٹے کی مانند لاغر ہوجانا - بہت ہی دُبلا ہوجانا +

(مطلب) اے لیلی مجنوں جو تیری جدائی میں سُوکھکر کانٹا بنگیا ہے تو وہ کانٹا تیری سواری کے ناقہ ہی کے کھانے کے کام آجائیگا + دشت مجنوں سے اور کانٹا دشت اور ناقہ سے مناسبت رکھتا ہے کیونکہ اُونٹ اکثر کیکر وغیرہ جیسے کانٹے دار چیزیں کھاتا ہے - کام کا لفظ بھی اِس جگہ بیکار نہیں یعنی تالو کے لحاظ سے ناقہ کی رعایت رکھتا ہے اور داخل صنعتِ ایہام ہے + دشت - لیلے - ناقہ - مجنوں تلازمہ قصہ کے لحاظ سے صنعت مراعاۃ النظیر ہے - دیکھو! لیلی اِس جگہ لیلے یعنے اُٹھالے بھی پڑھا جاسکتا ہے یعنے مجنوں کانٹا سا ہوگیا ہے تو اُٹھالے جنگل میں ترے ناقہ کے کام آجائیگا +

کھچگیا میری طرف سے اور اُس دلبر کا دل ۔۔۔ واہ وا جذبِ محبت کا اثر اچھا ہوا

دل کھچ جانا - دل ہٹ جانا - دل پھر جانا - دل بیزار ہوجانا - دل میں نفرت پیدا ہوجانا + دلبر - دل کو اپنی طرف مائل کرلینے والا - معشوق + واہ وا - یہ کلمہ اکثر طعن یا تعریف کے موقع پر بولتے ہیں اور اسکے معنی خوب اور بہت خوب کے ہیں + جذب محبت - محبت کی کشش - وہ اثر جو ایک محبت سے دوسرے کے دل میں بھی محبت پیدا کرے + اچھا ہوا - خوب ہوا - بطریق طعن آیا ہے +

(مطلب) معشوق میری محبت کا حال سُنکر اور بھی زیادہ مجھ سے متنفر ہوگیا - یہ میری محبت کا اثر خوب اُلٹا ظاہر ہوا + قاعدہ یہ چاہتا ہے کہ جب کوئی شخص سُنے کہ اُس سے کوئی دوسرا محبت رکھتا ہے تو اُسکو

بھی اپنے محبت کرنیوالے سے محبت پیدا ہو جائے اِسلئے اُلٹا اثر باعثِ تعجب ہوا + دلبر۔ دل جذبِ محبت باہم مناسبت رکھتے ہیں اور داخلِ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہیں۔ محبت اور اثر کی رعایت سے واہ میں آہ بھی خوب نکلتی ہے +

قتل کرتا ہے ترا بسمل ہے یہ کہنا کہ لو	اب تو دامن بھی ہوا لوہو سے تر اچھا ہوا

قتل کرتا ہے۔ مارے ڈالتا ہے۔ دل کو بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے + بسمل۔ زخمی + لو ایک کلمہ ہے جو متوجہ کرنے کے واسطے اکثر محاورہ میں بولا جاتا ہے۔ بعض دفعہ اُس کے ساتھ شروع میں لفظ (لیجئے) بھی زیادہ کر دیتے ہیں + لوہو۔ خون۔ لہو + دامن کا لہو سے تر ہونا۔ قتل کا مواخذہ وار ٹھیرنا +

عشق میں عاشقوں کی بڑی تمنا ہوتی ہے کہ معشوق انکے خون کا مرتکب ورمواخذہ وار قرار پائے +

(مطلب) اے معشوق تیرا یہ کہنا کہ ایلو اب تو اچھا ہوا کہ میرا دامن تیرے خون سے تر ہو گیا مجھ بسمل کو بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے + قتل کرنے کا محاورہ مضمون قتل کی رعایت سے خوب آیا ہے کیونکہ شعر کا مضمون بھی ہے کہ معشوق عاشق کو قتل کرنے کے بعد اپنے دامن کو خون میں لتھڑا ہوا پا کر کہتا ہے کہ لیجئے لو اب تو اچھا یعنے اب تو تیری آرزو پوری ہو گئی کہ میرا دامن تیرے خون سے تر ہو گیا + قتل۔ بسمل۔ لوہو۔ دامن۔ تر۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ اچھا ہوا قتل کرتا ہے کے مقابلہ پر صنعتِ تضاد کی جھلک دکھا رہا ہے +

وہ مستِ ناز لیکر مجھسے میرے شیشۂ دل کو	ہوا خوش اسقدر گویا کہ ہاتھ اُسکے حلب آیا

مستِ ناز۔ وہ شخص جو اپنے ناز اور انداز کی اداؤں پر مغرور ہو جو اپنی آن بان پر لوٹ ہو۔ مراد معشوق + شیشۂ دل۔ عاشق کا دل۔ عاشق کے دل کو شیشہ اسلئے قرار دیا ہے کہ جیسا شیشہ نازک ہوتا ہے کہ کسی چیز کی ٹھیس سے ٹوٹ جاتا ہے ویسا ہی نازک عاشق کا دل بھی ہوتا ہے کہ معشوق کی ذرا سی کج ادائی یا بے پروائی سے ٹوٹ جاتا ہے یعنے مایوسی اور ناامیدی طاری ہو جاتی ہے + حلب ایک شہر کا نام ہے جو ملک شام میں واقع ہے اور وہاں کا شیشہ اور آئینہ بہت مشہور ہے + ہاتھ آنا۔ قبضہ میں آجانا +

مطلب وہ معشوق میرا دل لیکر یعنے مجھے اپنا عاشق بنا کر ایسا خوش ہوا ہے گویا اُسکے قبضہ میں حلب کا علاقہ آگیا ہے + شیشہ میں مست اور حلب کی رعایت ہے کیونکہ شراب جسکے پینے سے مستی لاحق حال ہوتی ہے اُسکے بوتل کو بھی شیشہ کہتے ہیں اور حلب کا شیشہ مشہور ہوتا ہے۔ دل اور ہاتھ جسمانی تلازمہ اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + گو یا سے لفظ گو یا یعنے گانے والا مست اور شیشہ کی رعایت سے جو سامانِ محفلِ عیش پرستی ہے خوب نکلتا ہے + تلازمہ جسمی ہاتھ وغیرہ کی رعایت سے بقاعدہ تجنیس تصحیف مشت اور بقاعدہ تجنیس مرفو حلب میں سے لب بھی نمایاں ہیں +

عجب کیا جاں بلب منتظر ہو تو نہیں وہ شوخ کب آیا	اگر جہلم کو بھی آیا تو ہم جانینگے اب آیا

عبث - بیفائدہ + منتظر ہونا - کسی کی راہ تکنا - کسی کے انتظار میں بیٹھنا + جان کا ہونٹوں پر ہونا - جان کا نکلنے کے قریب ہونا - مرنے کے قریب ہو جانا + شوخ - شریر - فتنہ - مجازاً معشوق + کب آیا - نہیں آئیگا - ہرگز نہیں آئیگا + چہلم - چالیسواں - وہ دن جبکہ مرنے کے تقریباً چالیس دن بعد مُردے کی فاتحہ دلاتے ہیں یعنی اُس کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے عزیزوں اور غریبوں کو کھانا کھلاتے اور خیرات دیتے ہیں + مطلب میری جان جو ہونٹوں پر آکر رکی ہوئی ہے اور نکلتی نہیں تو وہ معشوق کے آنے کی منتظر ہے اور یہ انتظار بیفائدہ ہے کیونکہ وہ آئیگا نہیں - اگر وہ چالیسویں پر بھی آگیا تو سمجھنا چاہئے کہ بہت جلدی آگیا یعنی وہ اُس وقت بھی شاید ہی آسکے +

اُتارا تو نے تو سر تن سے اِس شامت کے مارے کا		ارے احساں اٹھاؤں سر سے میں تنکا اُتارے کا	

سر تن سے اُتارنا - بدن سے سر الگ کر دینا - سر کاٹ لینا + شامت کا مارا - آفت رسیدہ - وہ شخص جسپر مصیبت پڑی ہوئی ہو + ارے کلمۂ ندا - او - یہ لفظ اکثر بغیر منادیٰ بولا جاتا ہے - سر سے تنکا اُتارنا گھاس پھونس کا کوئی تنکا جو سر پر پڑا ہو اُسے الگ کر دینا - تھوڑی سی مدد کرنا +

مطلب اے معشوق میں تو وہ شخص ہوں کہ اگر کوئی میرے سر سے ایک تنکا بھی اُتار دے تو میں اُسکا احسانمند ہوتا ہوں جبکہ تو نے میرے تن پر سے سر کا بوجھ اُتارا ہے یعنے قتل کر کے عشق و محبت کی تکلیفوں سے چھڑا دیا ہے تو میں تیری اس بڑی مہربانی کا احسان ضرور مانونگا + سر - تن - صنعت مراعاۃ النظیر ہے سر سے احسان کا ٹلنے کے محاورہ میں سر تن سے اُتارنے کی رعایت خوب ہے +

نہ پکڑیں دامنِ الیاس گردابِ بلا میں ہم		کہ بدتر ڈوب کر مرنے سے ہے جینا سہارے کا	

دامن پکڑنا - ذریعہ اور وسیلہ چاہنا - کسی کی مدد کا خواستگار ہونا + الیاس ایک ابدال کا نام ہے جنکی خدمت منجانب خدا سمندروں اور دریاؤں کے متعلق ہے + گرداب بلا - مصیبت کے بھنور - گرداب یا بھنور وہ جگہ ہے جہاں دریا کا پانی چکر کھا کر بہتا ہو - ایسی جگہ پر ہلاکت کا بہت بڑا اندیشہ ہوتا ہے - ڈوب مرنا - پانی میں غرق ہو جانا - شرمندہ ہو کر مر رہنا + سہارے کا جینا - کسی کے ذمہ پڑکر گزر کرنا - کسی دوسرے کی امداد سے زندگی بسر کرنا +

مطلب ہم ایسے غیرت اور ہمت والے ہیں کہ سہارے کی زندگی کو ڈوب کر مر جانے سے بھی بدتر سمجھتے ہیں اور اسی خیال کی غیرت سے اگر ہم بھنور میں مبتلا ہو کر ڈوبتے ہوں تب بھی حضرت الیاس کی مدد کو منظور نہ کرینگے بلکہ اُنکے ذریعہ سے بچ جانے کی نسبت ڈوب مرنے ہی کو اچھا سمجھیں گے + الیاس - گرداب - ڈوب کر مرنا - سہارے کا جینا صنعت مراعاۃ النظیر ہے - ڈوب کر مرنا - سہارے کا جینا صنعت تضاد ہے - بدتر میں تر لینے بھیگا ہوا اور الیاس میں یاس کبھی مضمون شعر کی رعایت سے اچھے الفاظ نکلے ہیں

مری منزل میں ہے ماہِ سریع السیر وہ مہوش | خواص اُسکا ہے گھر میں دشمنوں کے قطب تارے کا

منزل - گھر - وہ آسمانی برج جو ستاروں سے علاقہ رکھتے ہیں + ماہ سریع السیر - جلدی سے گزرجانیوالا چاند - وہ چاند جو بہت جلدی غروب ہوجاتا ہے - چاند کو سریع السیر اسلیئے کہتے ہیں کہ اُسکی گردش بہ نسبت اور ستاروں کے زیادہ تیز ہے + مہوش - چاند جیسا معشوق + خواص - خاصیت - اثر - عادت قطب تارا - وہ تارا جو قطب شمالی پر واقع ہے اور کرۂ زمین کی گولائی اور گردش کی وجہ سے وہ ستارا ہمیشہ اور ہر وقت ایک ہی جگہ پر نظر آتا رہتا ہے بخلاف اور ستاروں کے کہ وہ مختلف مقاموں اور سمتوں میں نکلتے ہیں اور غروب ہوتے نظر آتے ہیں +

(مطلب) معشوق میرے گھر آکر تو ماہ سریع السیر جیسا بنجاتا ہے کہ ادھر آتا ہے اور آتے ہی چلا جاتا ہے اور جب وہ دشمنوں یعنے رقیبوں کے گھر جاتا ہے تو وہاں قطب تارا بن جاتا ہے کہ وہاں سے پھر کہیں جاتا ہی نہیں جب دیکھو اُسی کے گھر میں موجود ہے - مہوش کا چاند بھی ماہ کی رعایت سے خوب چمک رہا ہے - گھر منزل کا مترادف ہے - قطب تارا - ماہ سریع السیر - منزل - خواص - یہ سب باہم مناسبت رکھتے اور داخل صنعت مراعاۃ النظیر ہیں +

ڈھلکتا ہے مثالِ دانۂ تسبیح کیوں منکا | کہ جب ٹھہرا سفر دنیا سے کیا کام استخارہ کا

ڈھلکنا - اپنی جگہ سے سرکنا - ایک طرف کو جھک جانا + مثالِ دانۂ تسبیح - تسبیح کے دانہ کی طرح مالا کے منکے کی مانند + منکا - گردن کی وہ ہڈی جسپر سر کا بوجھ تُلا ہوا ہے - مرتے وقت گردن لٹک جاتی ہے اور سر کسی ایک طرف کو جھک جاتا ہے اسے منکا ڈھلکنا کہتے ہیں - تسبیح کا دانہ + سفر ٹھہرنا - سفر کا قرار پاجانا - روانگی کا ارادہ کرنا + دنیا سے سفر کرنا - مرجانا - رحلت کرنا + استخارہ - فال - شگون + اہل اسلام میں قاعدہ ہے کہ جب کسی مشکل کام کرنے یا سفر کو جانے کی نسبت کوئی معقول وجہ اور عمدہ مشورہ بہم نہیں پہنچتا اور نفع و نقصان کے خیال سے طبیعت اس کام کے ترک یا اختیار کرنے میں سے کسی ایک طرف کو زیادہ مائل نہیں ہوتی تو اُسوقت اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشا کے دریافت کرنے کے لیئے اُسکی طرف رجوع کرتے ہیں - اور اُسکے کلام پاک کی برکت سے مدد طلب کرکے دو دفعہ تسبیح کے کچھ دانے باقی دانوں سے علیحدہ کرتے ہیں پھر اُنھیں شمار کرتے ہیں - اگر وہ دانے ہر دو دفعہ شمار میں جفت ہوتے ہیں تو اُس کام کو مطمئن ہوکر ترک کرتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ اس کام کا کرنا ہمارے حق میں مضرت بخش ہوگا اور اگر دونوں دفعہ طاق بچتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کام کو ضرور کرنا چاہیئے - نتیجہ فائدہ مند ہوگا اگر ایک دفعہ جفت اور ایک دفعہ طاق ہوتے ہیں تو اس کام کے کرنے نہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے اور اُسکے کرنے نہ کرنے میں نفع و نقصان کی صورت مساوی سمجھی جاتی ہے +

مطلب دنیا سے سفر کرتے یعنے مرتے وقت جو گردن کا منکا تسبیح کے دانے کی طرح ڈھلکتا ہے تو اس
استخارہ کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ موت کوئی اختیاری فعل نہیں - منکہ ڈھلکنے کو دانۂ تسبیح
کے ڈھلکنے سے تشبیہ دی ہے گویا استخارہ دیکھا جاتا ہے - استخارہ - تسبیح - دانہ - سفر باہم مناسبت رکھتے
ہیں اور داخل صنعت مراعاۃ النظیر ہیں - منکا دوسرے معنی دانہ کی رعایت سے تسبیح سے مناسبت رکھتا ہے
اور اسلئے صنعت ایہام تناسب ہے +

فقط تارِ نفس کا ذوق خطِ جادہ کافی ہے ‌ ‌ ‌ پئے عمرِ رواں کیا چاہئے رستا گزارے کا

فقط - بس + تارِ نفس سانس کا تار - سانس کو متصل آمد و رفت کی وجہ سے تار کہا ہے - ذوق شاعر کا
تخلص ہے یعنے اے ذوق + خطِ جادہ رستہ کا خط - رستہ کا طول + کافی - پورا - بہت + پئے عمرِ رواں
گزرتی ہوئی عمر کے واسطے - جاتی ہوئی زندگی کے لئے + گزارے کا راستہ - زندگی بسر کرنے کا ڈھنگ
عمر بسر کرنے کا ذریعہ - وجہ معاش + مطلب اے ذوق دن کاٹنے کے واسطے گزارے کا راستہ اور کیا چاہیے
جو سانس کی آمد و رفت کا راستہ بنا ہوا ہے یہی کافی ہے یعنی سانس ہی کو قیمتی اور قابل قدر جاننا چاہیے
اور اسے عبث مشغلوں میں صرف نہ کرکے ریاضت و عبادت وغیرہ جیسے کارآمد باتوں میں صرف کرنا چاہیے
اسی سے اپنی وجہ معاش پیدا ہو سکتی ہے + تارِ نفس کو خطِ جادہ سے تشبیہ دی ہے - گزارے کا راستہ بھی خطِ
جادہ کا راستہ بتا رہا ہے - عمرِ رواں میں رواں نفس کی رعایت سے شعر کی جان ہے - راستہ کی
رعایت سے پئے یعنے قدم بھی کام دے رہا ہے - تجنیس تصحیف سے خط میں خط بھی ذوق کی رعایت سے
لطف دے رہا ہے +

خاک آئینہ سے ہی نام سکندر روشن ‌ ‌ ‌ روشنی دیکھتا گر دل کی صفائی کرتا

آئینہ منہ دیکھنے کا شیشہ - آرسی + سکندر - ملک مقدونیہ واقع براعظم یورپ میں ایک بہت بڑا اولوالعزم
اور با اقبال بادشاہ ہو گزرا ہے - آئینہ اسی کے عہد کی ایجاد ہے + نام روشن ہونا - مشہور ہونا - شہرت
پانا + خاک - یہ لفظ جب کسی فعل کے ساتھ آتا ہے مثلاً خاک روشن ہے یا خاک اچھا ہے تو اسکے معنی
حقارت اور ذلت کے پیدا ہو جاتے ہیں یعنی کچھ بھی روشن نہیں یا اسمیں بالکل ہی خفیف یا بے حقیقت
روشنی ہے + صفائی کرنا طبیعت کو برائیوں سے پاک رکھنا - لڑائی فساد - قتل خلائق کے کام نہ کرنا
مطلب سکندر نے آئینہ بنا کر نام کو شہرت دی تو کیا خاک شہرت دی - یہ کوئی تعریف کی بات نہیں
اگر وہ دل کی روشنی کو دریافت کرتا تو اسکے سبب سے صفائی اختیار کرتا تو وہ صفت تعریف کے قابل ہوتی
خاک - آئینہ - سکندر - روشن - صفائی یہ سب باہم مناسبت رکھتے ہیں اور داخل صنعت مراعاۃ النظیر
ہیں - خاک کو آئینہ سے اسلئے مناسبت ہے کہ آئینہ خاک یعنے ریت وغیرہ چیزوں سے بنتا ہے - دل کو

بھی آئینہ سے مناسبت ہے کہ جس طرح آئینہ میں کسی چیز کا عکس نظر آتا ہے اسی طرح دل کی قوت ارادی یعنی خیال اور سوچ سے باتوں کے نتیجے اور چیزوں کی شکلیں سوچی سمجھی جاتی ہیں +

بند آنکھیں کئے جاتا ہے کدھر تو کہ تجھے	ہے ترا نقش قدم چشم نمائی کرتا

آنکھیں بند کرکے چلنا یا جانا - بے سوچے سمجھے کام کرنا - راستہ کی اونچ نیچ دیکھے بغیر چلنا - بے پروائی سے کام کرنا + نقش قدم پاؤں کا نشان جو چلتے وقت زمین پر بنجاتا ہے - نقش قدم کو چشم سے اسلئے تشبیہ دیتے ہیں کہ جس طرح آنکھ کسی شئے کو دکھا کر اُسکی ہستی کو بتا دیتی ہے اِسی طرح نقش قدم سے بھی پتا لگ جاتا ہے کہ اِس جگہ پر کسی کا گزر ہوا ہے اور کس سمت سے آیا اور کس سمت کو گیا ہے - بعض جگہ بوجہ سکوت چشم حیراں سے بھی تشبیہ دیتے ہیں + چشم نمائی کرنا - آنکھ دکھانا - غصہ سے آنکھیں نکالکر ڈانٹنا - آنکھ کے اشارے سے منع کرنا + مطلب اے شخص تو بے سوچے سمجھے کہاں چلا جارہا ہے دیکھ کہ تجھے تیرا نقش قدم چشم نمائی کررہا ہے یعنے تجھے جتا رہا ہے کہ سوچ سمجھکر قدم اُٹھا یعنے نیکی کے کام کر جنسے نام اور شہرت باقی رہے ورنہ دنیا فنا ہونے کی جگہ ہے جس طرح نقش قدم پیچھے رہتے چلے جاتے ہیں اور دوسروں کے پاؤں سے پامال ہوجاتے ہیں یہی حال انسان کا بھی ہے - پس نقش قدم کو دیکھکر نصیحت حاصل کر + آنکھیں بند کرنے کا محاورہ چشم نمائی کرنے کی رعایت سے آنکھوں ہی آنکھوں میں کام کررہا ہے - اِس شعر میں تو - تیرا - تجھے - تینوں ضمیریں یعنے ضمیر فاعل وضمیر مضاف الیہ وضمیر مفعول خوب جمع ہوکر آئے ہیں

کہیے ہے مرغ دل اے کاش میں زاغ کماں ہوتا	کہ تا شاخ کماں پر اُسکے میرا آشیاں ہوتا

مرغ دل - دل کو مرغ یعنے پرندہ اِسلئے کہا ہے کہ جس طرح پرندہ اُڑکر ایک جگہ سے دوسری جگہ بہت جلد پہنچ جاتا ہے اِسی طرح دل بھی آناً فاناً میں ایک بات سے ہٹکر دوسری طرف راغب ہوجاتا ہے + اے کاش یہ حسرت اور آرزو کا کلمہ ہے یعنے کیا ہی اچھا ہوتا + زاغ کماں - کمان کا کوّا - کوّا ایک سیاہ پرندہ کا نام ہے جو اونچے درختوں کی شاخوں پر گھونسلے بناکر رہتا ہے - اُس پرندہ کی مورت کو زاغ کمان کہتے ہیں جو کمان کے گوشوں پر بعض شوقین آدمی بنوا لیتے ہیں + شاخ کماں - کمان کی وہ خمدار لکڑی جسکے سروں میں تانت اور ریشم کی ڈوری بندھی ہوئی ہوتی ہے + اُسکے یہ ضمیر معشوق کی طرف ہے - آشیاں گھونسلہ - مجازاً جگہ پانا +

مطلب میرا دل آرزو کررہا ہے کہ جبکہ مرغ کہلایا تھا تو زاغ کمان ہوا ہوتا کہ اس صورت میں ممکن تھا کہ معشوق کی کمان میں چھپا ہوتا کہ ہر وقت معشوق کے پاس رہتا اور دیدار کے مزے لوٹتا رہتا + مرغ اور زاغ میں معنوی رعایت ہے - زاغ - شاخ - آشیاں صنعت مراعاۃ النظیر ہے - اِس شعر میں مرغ کا لفظ بھی خوب آیا ہے جسکا مطلب شرم یعنی بکری ہے جو پرندہ کا متضاد ہے اور اُسکی رعایت

بھی شاخ میں موجود ہے کیونکہ شاخ کے دوسرے معنی سینگ کے ہیں۔ دوسرے مصرع میں پر کا لفظ بھی خوب پھڑکتا ہوا آیا ہے +

عزاداری میں ہے کسکی چرخ ماتمی جامہ	کہ چاک جیب کی صورت بھی خط کہکشاں ہوتا

عزاداری - ماتم داری - سوگ - غم کرنا + چرخ ماتمی جامہ - سوگی لباس والا آسمان - زمانۂ سابق میں نیلے کپڑے یا سیاہ کپڑے اسوجہ سے ماتمی لباس کہلاتے تھے کہ جب کسی شخص کے مرنے کا رنج و غم پہننے والے کے دل پر اپنا اثر ڈالتا تھا تو وہ سیاہ یا نیلے کپڑے پہنتا تھا چونکہ آسمان کی رنگت بھی نیلی ہے تو اسلئے اُسے ماتمی جامہ یعنی ماتمی لباس پہننے والا کہا ہے + چاک جیب - گریبان کا چاک - گریبان کا پھٹا ہوا زمانۂ سابق میں غم کے وقت اکثر لباس بدن کا گریبان پھاڑ ڈالتے تھے خواہ تو رنج کے اظہار کے لئے یا رنج کی بیخودی میں بھی ایسا ہو جاتا ہے غرضکہ گریبان کا چاک ہونا بھی سوگ کی حالت کو ظاہر کرتا ہے - خط کہکشاں آسمان پر رات کے وقت جبکہ ستارے نکلے ہوئے ہوتے ہیں تو ایک سفید سا راستہ یا چوڑا سا خط پڑا ہوا نظر آتا ہے وہ بیشمار چھوٹے چھوٹے ستاروں کے قریب قریب واقع ہونے سے ایسا نظر آیا کرتا ہے - گویا ایک سفید راستہ یا پٹیا پڑی ہوئی ہے اسی کو کہکشاں یا خط کہکشاں کہتے ہیں۔ شاعر اکثر سر کی مانگ کو بھی اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ شاعر نے اس شعر میں کہکشاں کو چاک گریباں سے تشبیہ دی ہے +

مطلب یہ آسمان کو کس کا غم لگ گیا ہے جو وہ ماتمی لباس پہنے ہوئے ہے اور خط کہکشاں کے نام سے گریبان چاک کر رکھا ہے + عزاداری - ماتمی جامہ - چاک جیب صنعت مراعاۃ النظیر ہے - جامہ - چاک - جیب صنعت مراعاۃ النظیر ہے + عزاداری - ماتمی جامہ - چاک جیب - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + جامہ میں ہمہ معنی جاند چرخ کی رعایت سے خوب نکلتا ہے - چرخ میں رخ صورت کا اور خط ریش کا پہلو لئے ہوئے ہے - اس شعر میں صنعت حسن تعلیل بھی ہے +

جو رونا کھولکر جی تنگنائے دہر میں عاشق	تو جوئے کہکشاں میں بھی فلک پر خوں رواں ہوتا

جی کھولکر رونا - دل کی بھڑاس نکالکر رونا - خوب رونا + تنگنائے دہر - دنیا کی تنگ گلی - دنیا کو ایک تنگ گلی یا کوچہ اسوجہ سے کہا ہے کہ جس طرح سے گلی کے ایک طرف سے انسان داخل ہوتے اور دوسری طرف کو چلے جاتے ہیں - اور جبتک اُسمیں سے نہیں گزرتے جب تک بوجہ تنگی کے طبیعت رُکی اور پریشان سی رہتی ہے ایسا ہی حال دنیا کا بھی ہے کہ ایک طریقہ سے دنیا میں آتے ہیں اور دوسرے طریقے سے اُٹھ جاتے ہیں اور اثنائے زندگی میں طرح طرح کے پریشانیوں اور فکروں میں مبتلا رہتے ہیں + جوئے کہکشاں - کہکشاں وہی ستاروں کی سفید قطار جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے شاعر نے اُسکو یہاں ندی سے تشبیہ دیکر جوئے کہکشاں یعنی کہکشاں کی ندی کہا ہے + مطلب اگر عاشق دنیا میں بغیر کسی لحاظ یا رازداری کے دل کھولکر روتا تو اُسکی

آنکھوں سے اِسقدر خون جاری ہوتا کہ وہ طغیانی کرکے آسمان تک پہنچتا اور کہکشاں کی سطح میں وہی خون پھر کر بہنے لگتا ہے اس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے + روتا ہیں رو یعنے رُخ - تنگنا سے میں نالے یعنی گردن - جی یعنی دل کی رعایت سے داخل تلازمۂ جسمی ہیں + کہکشاں - فلک صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

رکاوٹ دل کی اُس قاتل کے وقتِ ذبح ظاہر ہے ۔۔۔ کہ خنجر ہے مری گردن پہ رک رک کر رواں ہوتا

دل کی رکاوٹ - دل کی رنجش - ناراضی - دل کی ہچکچاہٹ جو کسی نئے یا مشکل کام کے وقت ناکامی یا نقصان ہو جانے کے خیال سے پیدا ہو جاتی ہے + وقت ذبح - قتل کرنے کے وقت + مطلب ہمارے قتل کرنے کے وقت جو ہمارے قاتل کا خنجر ہمارے حلق پر رُک رُک کر چلتا ہے تو اُس سے صاف ظاہر ہے کہ اُسکے دل میں رکاوٹ ہے - کیونکہ جب کسی کام کی طرف سے دل میں ہچکچاہٹ پیدا ہو جاتی ہے تو قاعدہ ہے کہ وہ کام تیزی اور جلدی سے نہیں ہو سکتا - رکاوٹ کے معنی رنجش کے لیئے جائیں تو یوں درست ہوتے ہیں کہ خنجر جو رُک رُک کر چلتا ہے تو دو علت سے خالی نہیں یا تو وہ کُند ہے اور یا دانستہ روک روک کر چلا رہا ہے دونوں صورتوں میں منشا یہی ہو سکتا ہے کہ تکلیف زیادہ پہنچے اور یہ خواہش دل کی رنجش کا اظہار کرتی ہے رکاوٹ - ذبح - قاتل - خنجر - گردن صنعت مراعاۃ النظیر ہے + دل - گردن صنعت مراعاۃ النظیر ہے رُک جو رگ کا تجنیس تصحیف ہے گردن کی رعایت سے خوب آیا ہے + رواں کا لفظ بھی جان کی رعایت سے خاص ہے + رکاوٹ کا لفظ دل اور خنجر دونوں سے مناسبت رکھتا ہے +

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر میں ۔۔۔ کٹورے کی طرح گھڑیال کے غرق آسماں ہوتا

ضبط کرنا - روکنا + گریہ رونا - آنسو بہانا + گھڑیال کا کٹورا - وہ کٹورا جو پانی کی ناند کے اندر پڑا رہتا ہے - اور اُسکے باریک سوراخ میں سے تھوڑا تھوڑا پانی بھرتا رہتا ہے اور وہ کٹورا ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ڈوب جاتا ہے - اِسی ذریعہ سے گھنٹوں کا شمار کیا جاتا ہے +

مطلب اے ذوق اگر میں اپنے گریہ کو نہ روکتا تو آسمان ایک ہی گھڑی میں آنسوؤں کے پانی کے اندر اِس طرح ڈوب جاتا جس طرح گھڑیال کا کٹورہ ڈوب جاتا ہے - اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے اور ذوق کو مخاطب بنانا صنعتِ تجرید ہے + گھڑی - کٹورا - گھڑیال - غرق صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - گھڑی میں جو گھڑے کا تجنیس لفظی ہے کٹورے کی رعایت خوب ہے + ضبط میں بط بمعنی بطخ ہوا ایک آبی پرند ہے بیان طغیانی آب کے خیال سے خالی از لطف نہیں +

آنکھیں مری تلووں سے وہ مل جائے تو اچھا ۔۔۔ ہے حسرتِ پابوس نکل جائے تو اچھا

تلووں سے آنکھیں ملنا - آنکھوں کو روند ڈالنا - آنکھوں کو پاؤں تلے کچل دینا + زمانہ سابق کے با اختیار راجاؤں اور بادشاہوں کی بعض بے رحم اور مغرور رانیوں اور بیگمات کا دستور تھا کہ کوئی

غیر شخص بد نگاہی سے اُنکو دیکھ لیتا تھا تو اُسکی آنکھیں نکلوا کر جب تک اپنے پاؤں سے نہ کچل ڈالتی تھیں تب تک
غیرت اور غصہ کی آگ نہ بجھتی تھی + شوق اور محبت کے جوش کے اظہار میں کسی کے پاؤں سے اپنی آنکھیں لگانا
حسرتِ پابوس قدمبوسی کی حسرت + آنکھوں کو قدموں پر رکھنے کی تمنا +

مطلب معشوق میری آنکھوں کو اپنے تلووں سے اگر روند جائے تو اچھی بات ہے کیونکہ مجھے اُسکی قدمبوسی
کی تمنا ہے وہ تو پوری ہو جائیگی + آنکھیں۔ تلوے۔ پا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ پابوس کی رعایت
سے ملجائے بھی دو معنی دے رہا ہے +

جو چشم کہ بے نم ہو وہ ہو کور تو بہتر
جو دل کہ ہو بے داغ وہ جل جائے تو اچھا

بے نم ہو۔ خشک ہو۔ جسمیں تری نہ پائی جائے۔ قاعدہ ہے کہ آنکھ کی رطوبتیں خشک ہو لینے سے بینائی
نہیں رہتی + کور۔ اندھی۔ بے نور + دل کا بے داغ ہونا۔ رنج اور فکر اور نیکی اور بدی سب سے بے پرواہ
ہونا + دل کا جلنا۔ دل پر بے انتہا غم ٹوٹ پڑنا۔ سخت صدمہ پہنچنا +

مطلب جس آنکھ میں تری نہو یعنی وہ کسی مصیبت زدہ کی حالت پر رحم کھا کر آنسو نہ بہائے تو ایسی
آنکھ اندھی ہو جائے تو بہتر ہے کیونکہ جب وہ کسی مصیبت زدہ کو دیکھکر ترس نہیں کھاتی تو اُسکی بینائی
محض بیفائدہ ہے۔ اور وہ دل جو کسی کی مصیبت پر رحم نہ کھاتا ہو جلجائے تو بہتر ہے۔ کیونکہ دل اسی لیے
ہے کہ انسانی ہمدردیوں اور رحم کے برتاؤوں کے مقامات پر پسیجے اور افسوس کے ساتھ مدد کرے اگر
دل میں یہ صفت نہیں اور کٹر ہے تو اُسکا نہونا ہی اچھا ہے + چشم۔ نم۔ کور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے
دل۔ داغ۔ جلنا۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ نم کی رعایت سے بہتر میں تر بھی تازگی بخش لفظ ہے +
جل ہندی معنی پانی کے سبب سے نم کی رعایت ظاہر کرتا ہے + یہ شعر دو لخت ہے +

بیمارِ محبت نے لیا تیرے سنبھالا
لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا

سنبھالا لینا۔ سنبھل جانا۔ بیماری سے افاقہ پانا۔ بیماری کا زور کم ہو کر صحت کی حالت نمودار ہوتی۔ بعض
دفعہ بیمار مرنے کے قریب ہو کر یکایک تندرست سا ہو جاتا ہے اور بدن میں کچھ طاقت اور سہارا سا پیدا
ہو جاتا ہے مگر پھر یکایک ہی مر جاتا ہے۔ ایسی حالت کو سنبھالا لینا کہتے ہیں + سنبھالے سے سنبھل جانے
اِس سنبھالے سے جو موت کی علامت ہے بچ جائے +

مطلب اے معشوق تیری جدائی کے بیمار عاشق نے سنبھالا لیا ہے یعنے اچھے ہونے کے سے آثار پائے
گئے ہیں لیکن اِس سنبھالے سے وہ سنبھل جائے اور تندرست ہو جائے تو اچھا ہو کیونکہ یہ سنبھالا موت
کا سنبھالا بھی ہو سکتا ہے + بیمار۔ سنبھالا۔ صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ سنبھل جانا کی رعایت سے
اچھا بھی اچھا آیا ہے +

ہو تجھ سے عیادت جو نہ بیمار کی اپنے ۔۔۔ لینے کو خبر اُسکی اجل جائے تو اچھا

عیادت ۔ بیمار پرسی ۔ بیمار کی حالت کے پوچھنے اور تسلی دلانے کو عیادت کرنا کہتے ہیں + خبر لینے کو جانا ۔ عیادت کو جانا ۔ خبر لینا سزا دینے اور مارنے کے محل پر بھی بولا جاتا ہے + اجل موت +
مطلب اے معشوق اگر تو اپنے عاشق کی عیادت کو بھی نہ جائے تو اُس عاشق کے حق میں یہی بہتر ہے کہ اجل ہی خبر لیلے یعنے مار ڈالے + عیادت بیمار ۔ اجل ۔ خبر لینا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + اچھا بھی اچھی رعایت دکھا رہا ہے +

کیا ہے خنجرِ قاتل سے یہ گلو میرا ۔ ۔۔۔ کمی جو مجھ سے کرے تو پیئے لہو میرا

مجھ سے کمی کرے تو مرا ہی لہو پیئے ۔ اگر میرے حق میں کوشش کرنے سے دریغ کرے تو تجھے میرا ہی خون پینا پڑے ۔ یہ ایک قسم کی قسم ہے جو اپنے سے محبت رکھنے والے شخص کو دی جاتی ہے کہ اگر تم میرا یہ کام نکرو تو میرا ہی خون پیو یا میرا ہی حلوا کھاؤ یا مجھے روؤ ۔ یا مجھی کو ہہے ہہے کرو +
مطلب شوق شہادت میں معشوق کی تلوار سے میرا گلا کہتا ہے کہ اے تلوار اگر تو میرے قتل کرنے میں کمی کرے تو میرا ہی لہو پیئے یعنے تجھے میرے لہو کی قسم تو قتل کرنے میں ذرا دیر نہ کر + خنجر ۔ قاتل ۔ گلو ۔ لہو صنعت مراعاۃ النظیر ہے ۔ لہو پینے کا محاورہ خنجر کے لئے مضمون کو زیادہ شوخ بنا رہا ہے +

عشق یہ معجزہ کیا ہے کہ اُس کشتے کے ۔۔۔ موے سر حلق سے پیدا ہوئے اور سر نہ ہوا

معجزہ عاجز کر دینے والا نظارہ ۔ وہ امر جو نبی اور پیغمبر خدا کی دعا سے خلافِ قاعدہ ظہور میں آکر لوگوں کو عاجز کر دے + موے سر ۔ سر کے بال + مطلب اے عشق تیرا یہ معجزہ تو عجیب ہی ہے کہ جو شخص تیری وجہ سے قتل ہوا ہے ایک تو اُسکے سر ہی نہیں اور دوم سر کے بال حلق سے نمودار ہیں ۔ کٹے ہوئے اور بے سر حلق سے خون کے فوارے جاری ہونے کو سر کے بالوں سے تشبیہ دیکر صورتِ معجزہ پیدا کی ہے + مو ۔ سر ۔ حلق صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

میں ہمیشہ عاشقِ پیچیدہ مویاں ہی رہا ۔۔۔ خاک پر روئیدہ میرے عشق پیچاں ہی رہا

عاشقِ پیچیدہ مویاں ۔ زلفوں کو خم دینے والے معشوقوں کا عاشق ۔ اُن معشوقوں کا عاشق جنکی زلفیں ہر وقت پیچ و تاب کھاتے رہتی ہیں + روئیدہ اُگا ہوا + عشق پیچاں ۔ ایک قسم کی باریک اور نازک بیل ہے جو برسات میں ہوتی ہے اکثر پھلواری کے شائق اسکو ٹٹیوں وغیرہ پر چڑھا دیتے ہیں ۔ اور یہ بیل اُنپر لپٹ کر ایسی چھا جاتی ہے کہ گویا جال ڈالدیا ہے اسیوجہ سے اسکا نام عشق پیچاں ہوا ہے +
مطلب میں ہمیشہ پیچیدہ مو والے معشوقوں پر ہی عاشق رہا یہانتک کہ مرنے کے بعد بھی وہ حسرت نہ گئی اور اُسکی یادگاری میں تربت پر عشق پیچاں اُگا ہوا رہنے لگا ۔ عشق پیچاں ہیں پیچیدہ مویاں کے

ساتھ لفظی اور تشبیہی رعایت ہے +

ہاتھ اپنا فکر میں زیرِ زنخداں ہی رہا		بندھ سکا ہم سے نہ مضموں اُس دہانِ تنگ کا	

دہانِ تنگ چھوٹا سا منہ - وہ دہن جسکے لب باریک اور چھوٹے ہوں - زیرِ زنخداں - ٹھوڑی کے نیچے
بعض آدمیوں اور شاعروں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب کوئی بات یا مضمون سوچکر لکالنا ہوتا ہے تو اپنا
ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے لگاکر ہو بیٹھتے ہیں یا ڈاڑھی کے بالوں کو موڑتے اور بل دیتے رہتے ہیں
اور مضمون سوچتے جاتے ہیں + مطلب معشوق کے دہانِ تنگ کی تعریف کے لئے ہمیں کوئی مضمون
نہ ملا اور ہمارا ہاتھ اُسکی تلاش کی فکر میں ٹھوڑی ہی کے نیچے رہا یعنے ہم سوچتے ہی رہگئے - کوئی
مضمون ہی نہ سوجھا نہ شعر موزوں ہوسکا - اِس شعر میں تنگ کی رعایت سے نہ بندھ سکنے کا
لفظ بھی خوب آیا ہے کیونکہ تنگ چیز کا بندھنا محال اور ناممکن معلوم ہوتا ہے - مضمون دہن کی رعایت
سے ہاتھ کا زیرِ زنخداں رہنا بھی اچھا خیال ہے - گویا ہاتھ اوچھا رہا دہن تک نہ پہنچا - کیونکہ دہن
ٹھوڑی سے اُوپر ہوتا ہے - جب ہاتھ ہی اوچھا رہا تو مضمون دہن کیونکر ہاتھ آتا اور کس طرح بندھ سکتا
دہان - ہاتھ - زنخداں تلازمۂ تشبیہی اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - تنگ میں تن بھی اپنی تن دہی
دکھا رہا ہے اور فکر میں فک یعنی جبڑا بھی دہن کی رعایت پوری کر رہا ہے اور زیر کا لفظ بھی فک کی
رعایت سے بیکار نہیں کیونکہ جبڑے دو ہوتے ہیں ایک اُوپر دوسرا نیچے جنہیں فکِ اعلے اور فکِ اسفل کہتے ہیں

جہل سے بوجہل بھی نامسلماں ہی رہا		جاہلِ منکر نہ آئے راہ پر معجز سے بھی -	

جاہل - بے علم جو دینِ حق سے پھرا ہوا ہو - حق سے انکار کرنیوالا - آن پڑھ + راہ پر آنا - حق بات کو مان لینا
درست ہونا + معجز معجزہ دکھانیوالا شخص - جہل جہالت - بے علمی - کوڑ مغزی + بوجہل - جہالت
کا باپ - یہ لقب ہے حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا کا - یہ شخص مرتے دم تک بھی
اسلام سے منحرف رہا اور ہمیشہ معجزے طلب کرتا اور دیکھتا رہا مگر ایمان نہ لایا +
مطلب بے اعتقاد کوڑھ آدمی کو معجزہ دکھانے والا آدمی بھی راہ راست پر نہیں لاسکتا دیکھو بوجہل
اپنی جہالت کے سبب کافر ہی رہا اور مسلمان نہوا - بوجہل میں جہل اور جاہل کی رعایت ہے +

شب مہِ ہالہ نشیں سر در گریباں ہی رہا		حلقۂ گیسو میں دیکھی کس کے رخسار کی تاب	

حلقۂ گیسو - زلف کا حلقہ - رخسارہ کی تاب - گال کا جلوہ - عارض کی چمک + شب رات +
مہِ ہالہ نشیں - ہالہ میں آیا ہوا چاند - ہالہ یعنے کنڈل اُس حلقہ کو کہتے ہیں جو بارش کے سبب سے چاند کے
گرد نمودار ہوتا ہے اور بعض دفعہ اُسمیں بھی ویسے ہی رنگ کم و بیش نظر آتے ہیں جیسے سورج کے
مقابل کی قوس قزح یعنے کمان میں نظر آیا کرتے ہیں + سر در گریباں رہنا - گریبان میں سر ڈالے

رہنا۔ سر جھکائے رہنا۔ سر جھکا کر بیٹھنا۔ فکر او رنج اور شرمندگی کی علامت ہے اسلئے غمگین رہنے اور شرمندہ رہنے سے مراد ہوتی ہے + (مطلب) کنڈل مارے ہوئے چاند نے رات کے وقت زلف کے حلقہ میں سے کسکے رخسارہ کا جلوہ دیکھ لیا تھا کہ وہ رات بھر شرمندہ اور رنجیدہ گریبان میں سر ڈالے رہا + ہالہ سے حلقہ گیسو کو اور چاند سے رخسار کو تشبیہ دیکر ترجیح دی ہے۔ ہالہ وار چاند کو سر در گریبان ہونے کی حالت سے تشبیہ دی ہے یعنے حلقہ گیسو میں معشوق کے رخسار کا عالم ایسا دلکش اور پیارا تھا کہ اسکے مقابل میں کنڈل دالا چاند بھی ناچیز اور سر در گریبان معلوم ہوتا تھا گویا چاند خود رخسار معشوق کے عالم کا عاشق ہوکر غمزدہ حالت میں مبتلا تھا + سر۔ گیسو۔ رخسار۔ حلقہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے شب۔ مہ۔ ہالہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ رخسار کے اور مہ دونوں کی رعایت سے تاجوڑا ب تاب کھا رہا ہے

سب کو دیکھا اُس سے اور اُسکو نہ دیکھا جوں نگاہ
وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا

جوں نگاہ۔ نظر کی مانند + آنکھوں میں رہنا۔ آنکھوں میں بس جانا۔ کسی کی صورت کا خیالی نقشہ ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہنا + مطلب معشوق کی وجہ سے ہمیں تمام قسم کے لوگوں کو دیکھنا اور اُنکی باتوں کو اٹھانا پڑا لیکن ہم معشوق کو نہ دیکھ سکے کیونکہ جس طرح نظر کا قاعدہ ہے کہ آنکھوں میں رہتی ہے اور سب چیزوں کو دکھاتی ہے اور خود نہیں دکھائی دیتی یہی ڈھنگ معشوق کا بھی ہو رہا ہے کہ آنکھوں میں بسا ہوا ہے مگر آنکھوں کے سامنے نہیں آتا یعنے ہم سے چھپا رہتا ہے + نگاہ۔ آنکھ صنعت مراعاۃ النظیر

تیرے جوڑے کے کھلنے نے مرا دل دلستاں باندھا
عجب تقدیر نے عقدہ یہاں کھولا وہاں باندھا

جوڑا۔ عورتیں سر کے بالوں کو سمیٹ کر اور لپیٹ کر جو مٹھی کی طرح باندھ لیتے ہیں اسے جوڑا بولتے ہیں۔ دل باندھنا دل کو اپنے بس میں کر لینا۔ اپنا عاشق بنا لینا + دلستاں دل لینے والے معشوق + عقدہ۔ گرہ۔ بات + مطلب اے دل لینے والے معشوق تیرے جوڑے کے کھل جانے کی ادا دیکھکر میرا دل عاشق ہوگیا۔ تقدیر نے یہ کیسی تعجب خیز بات دکھائی کہ تیرے جوڑے کی گرہ کھلنے سے میرے دل میں عشق کی گرہ بندھ گئی + کھولا۔ باندھا صنعت تضاد ہے + یہاں۔ وہاں بھی صنعت تضاد ہے + عقدہ میں جوڑے کے اور دلستاں میں دل کی رعایت ہے + عجب میں جب کا لفظ بھی خوب آیا ہے کہ صرف اپنے معنی سے بھی مصرعہ کو بگڑنے نہیں دیتا +

یہ بہتاں کس نے افشائے محبت کا یہاں باندھا
جو بعد از مرگ میرے منہ کو تو نے بدگماں باندھا

بہتان باندھنا جھوٹی تہمت لگانی + افشائے محبت محبت کے راز کا ظاہر کرنا عشق کا بھید کھولنا بعد از مرگ منہ باندھنا۔ قاعدہ ہے کہ مرنے کے بعد کسی رومال سے ڈھاٹے کی طرح منہ کو باندھ دیتے ہیں تاکہ مردہ کا منہ کھلکر بدنما اور مہیبت ناک نہ ہونے پاوے +

مطلب اے بدگمان معشوق افشائے محبت کی تہمت میرے ذمہ کسی شخص نے لگا دی ہے جو تونے مرنے کے بعد میرے منہ کو بطور سزا یا اس بدگمانی سے باندھا ہے کہ دوسری دنیا میں بھی جاکر افشا نہ کروں + مرنے کے بعد منہ باندھنے کے طریقہ کو افشائے محبت کی طرف منسوب کرکے اُسکی وجہ قرار دینا صنعتِ حسن تعلیل ہے - بہتان باندھنے میں منہ باندھنے کی رعایت ہے + افشائے محبت کے لئے بدگمان کا لفظ بھی رعایتی ہے +

ہوئی تشہیر لاش اس ناتواں کی جسکے پاؤں میں
کوئی تارِ نگاہِ مور جائے ریسماں باندھا

تشہیر کسی مجرم یا مجرم کی لاش کو عوام میں شہرت دینا - مجرم کی تشہیر کا قاعدہ عموماً یہ ہے کہ اُسکو گدھے پر سوار کرتے ہیں اور بعض دفعہ منہ بھی کالا کر دیتے ہیں اور پشتِ خر کی طرف رخ کرکے بٹھاتے ہیں پھر بازاروں اور کوچہ گلیوں میں پھراتے ہیں اور آگے آگے ڈھنڈورچی اُسکا نام لیکر اور اُسکے جرم کا ذکر کرکے لوگوں کو مطلع کرتا جاتا ہے - لاش کی تشہیر کا قاعدہ یہ ہے کہ پاؤں میں رسّی باندھکر چلاؤ بازاروں اور عام گزرگاہوں پر گھسیٹتا پھرتا ہے اور ڈھنڈورچی نام اور وجہ سزا بیان کرتا جاتا ہے تارِ نگاہِ مور - چیونٹی کی نظر کا تار + جائے ریسماں - رسّی کی جگہ - رسی کے بدلے +
مطلب میں اسقدر لاغر اور ناتوان تھا کہ میری لاش کے تشہیر کرنے کے واسطے میرے پاؤں میں رسّی کی جگہ چیونٹی کی نظر کا تار باندھنا پڑا + اس شعر میں صنعت مبالغہ ہے - تارِ نگاہِ مور میں نعش کی ناتوانی کی رعایت مدِ نظر رکھی گئی ہے +

کیا مجنوں مجھے آشفتگی زلف نے کس کی
کہ میرے سر پہ مرغ شانہ سر نے آشیاں باندھا

مجنوں کرنا - دیوانہ بنانا + آشفتگی زلف - زلف کی پریشانی - بکھری ہوئی زلفوں کی ادا - مرغ شانہ سر کنگھی جیسے سر والے مرغ - تاجدار سر کا مرغ - مرغ کے سر پر جو تاج ہوتا ہے اُسکو شانہ یعنی کنگھی سے تشبیہ دیکر شانہ کہا ہے - یہاں صحرائی مرغ یا ہدہد سے مراد ہے کیونکہ خانگی مرغ گھونسلا نہیں بناتا آشیاں باندھنا - گھونسلا بنانا - صفراوی سرسام میں جب کسی شخص کے دماغ کو گرمی چڑھ جاتی ہے اور جنون کی سی حالت ہو جاتی ہے تو کبوتر یا مرغ کا پیٹ چاک کرکے اور آلایش سے پاک کرکے اُس شخص پہ باندھ دیتے ہیں تاکہ اجزے پیچھے کی طرف تحلیل ہو جائیں - پس سر پر مرغ کے بندھنے کو آشیانہ بنانے سے تشبیہ دی ہے + مطلب مجھکو یہ کس کی زلف کی پریشان ادا نے اپنا مجنوں بنا لیا ہے - جو اُسکے لئے میرے سر پر مرغ شانہ سر نے گھونسلا بنایا ہے یعنے مرغ سر پر باندھا گیا ہے +
مرغ - آشیاں صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + زلف - سر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + مرغ شانہ سر میں شانہ یعنی کنگھی زلف کی مناسبت سے صنعتِ ایہام تناسب رکھتا ہے اور شانہ یعنے مونڈھا سر کے ساتھ

تلازمہ جسمی بھی رکھتا ہے - لفظ آشفتگی زلف اور مجنوں دونوں سے مناسبت رکھتا ہے + آخری مصرع غالباً اس طرح ہوگا "کہ سر پہ میرے مرغِ شانہ سر نے آشیاں باندھا" کیونکہ پہ کے لفظ میں مرغ کی رعایت بھی نکل آتی ہے +

نہ جھاڑا غیر کو ہر گز کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا	مجھی پر گالیوں کا جھاڑ تونے بدزباں باندھا

غیر کو نہ جھاڑا - رقیب کو لعنت ملامت نہ کی - رقیب کو نہ دھمکایا + جھاڑ ہو کر لپٹا تھا - جھاڑ کی طرح پیچھے لپٹ پڑا تھا - جس طرح کانٹے لپٹ اور اُلجھ جاتے ہیں اسی طرح وہ سر ہو گیا تھا + گالیوں کا جھاڑ باندھنا - برابر گالیاں دیئے جانا - گالیوں کی بوچھاڑ کر دینا + گالیوں کی بھرمار کر دینا + بدزبان وہ شخص جسکی زبان خراب ہو یعنے گالیاں بکتا ہو + مطلب اے بدزبان معشوق تونے رقیب کو تو ذرا بھی نہ ڈانٹا جو جھاڑ کی طرح لپٹ پڑا تھا تونے اور اُلٹی مجھی پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی + بدزبان معشوق کو گالیوں کی رعایت سے کہا ہے - جھاڑا - جھاڑ ہو کر لپٹا - گالیوں کا جھاڑ باندھا میں جھاڑ کی رعایت ہے +

وہ ہوں ناکام سمجھا نامرادی جو مراد اپنی	مری مرقد پہ چلہ اُس نے آکر دوستاں باندھا

ناکام - نامراد + مرقد پر چلہ باندھنا - کسی بزرگ شخص کی قبر پہ جا کر اپنے کسی آرزو کے پورا ہونے کے واسطے دعا کرکے شرط لگا دینے کو ہماری یہ مراد اسقدر عرصہ میں پوری ہو جائیگی تو ہم اسقدر نذر چڑھا دینگے چلہ باندھنا کہتے ہیں - چلہ کی علامت میں بعض مزاروں پر طاق بند کر دیئے جاتے ہیں کہ مراد پوری ہونے پر انکو کھولینگے - بعض مزاروں پر کلاوے کی ڈوریاں باندھی جاتی ہیں کہ جب مراد پوری ہوگی اُسوقت اُسکو کھولینگے غرض چلہ باندھنے کے ایسے ہی ایسے بہت سے طریقے ہیں +

مطلب میں ایسا نامراد ہوں کہ میرے مزار پر بھی وہی شخص آکر چلہ باندھتا ہے جسکی مراد یہ ہوتی ہے کہ اُسکی کوئی آرزو کبھی پوری نہ ہو + مراد مرقد - چلہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے - ناکام میں نامرادی کی رعایت نکلتی ہے +

اُڑا دینگے دھوئیں آہوں میں چرخِ گرداں کے	اگر چکر دھوئیں نے دل کے زیر آسماں باندھا

دھوئیں اُڑا دینگے ہم تباہ کر دینگے - دھوئیں کی طرح اُڑا دینگے - پرخچے اُڑا دینگے + چرخ گرداں گردش کرنیوالا آسمان + دل کے دھوئیں نے "چکر" باندھا - آہ نے زور پکڑا - آہوں کے دھوئیں نے پھیلنا شروع کیا + مطلب ہم ایک ہی گھڑی میں اس آسمان کے دھوئیں بکھیر دینگے - اگر ہماری آہوں کے دھوئیں نے چکر باندھکر آسمان کے نیچے پھیلنا شروع کر دیا + دھوئیں اُڑانے میں دل کے دھوئیں کی رعایت ہے - چکر میں چرخ گرداں کی رعایت ہے + چرخ - آسمان مترادف ہیں

مرادل آگئے ہی سبز ہی میں اک پھوڑا سا پکتا ہے	خیالِ خطِ سبز یار نے کیوں برگِ پاں باندھا

دل پھوڑا سا پکتا ہے - دل پھوڑے کی طرح پکتا ہے - رنج وغم سے طبیعت کھولتی ہے + خیالِ خط
سبز یار - معشوق کے سبز خط کی یاد + خطِ سبز یا سبزہ آغاز ابتدا کی ذرا ذرا سی نکلی ہوئی ڈاڑھی کو
کہتے ہیں + پان باندھا اکثر پھوڑے پھنسی پر پان کو گھی ملکر اور ذرا گرم کرکے باندھتے ہیں کہ مواد پک کر
پھوٹ بہے + (مطلب) میرا دل تو پھوڑے کی طرح پہلے ہی پک رہا تھا یعنے عشق کے صدموں سے کھول رہا تھا
اسکو پکانے کے لیئے پان باندھنے کی کچھ حاجت نہ تھی جو خطِ سبز یار کی یاد نے اور صدمہ پہنچایا اور پان
باندھنے کا سا کام دیکر اور زیادہ کھولا دیا + دل سینہ - خیال صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - پھوڑا
پان باندھنا باہم مناسبت رکھتے ہیں + خطِ سبز میں برگ پان کی رعایت ہے + پکنے کی رعایت سے
آگئے ہیں سے آگ بھی خوب نکلتی ہے + تلازمہ جسمی کی رعایت سے برگ پان میں رگ اور آبھی نکلتے ہیں +

دلِ مجروح پر میرے نہ سمجھو داغ حسرت کا
پرِ طاؤس اس زخمی نے ہے لے دلستاں باندھا

دلِ مجروح - زخمی دل - عشق کے صدمے اٹھایا ہوا دل + پرِ طاؤس - مور کا پر + جس طرح بہتے ہوئے
کان کو مور کے پاؤں کی جلی ہوئی راکھ مفید ہے اسی طرح زخم کے لیئے مور کا پر بھی استعمال میں آتا
ہے + (مطلب) میرے زخمی دل پر جو داغ ہے اُسے حسرت کا داغ نہ سمجھ بلکہ اے دل کے لینے والے
معشوق مجھ زخمی نے یہ مور کا پر باندھ رکھا ہے + دلستاں میں دل کی رعایت اور پرِ طاؤس میں داغ
کی رعایت ہے - مجروح اور زخمی مترادف ہیں +

تپِ سوزِ محبت کے لئے چارہ نہیں قمری
یہ گنڈا نیلگوں گردن پہ کیوں اے تفتہ جاں باندھا

تپِ سوزِ محبت - عشق کی جلن کی تپ - عشق کی گرمی کا بخار + قمری - ایک خوبصورت سفید پرندہ فاختہ
کی برابر ہوتا ہے اور اُسکے گلے میں ایک نیلا حلقہ ہوتا ہے - یہ جانور اُونچے درختوں سرو اور شمشاد پہ
اکثر بیٹھتی ہے اسلیئے اسے شاعروں نے عاشق سرو لقب دیا ہے + نیلگوں گنڈا - عامل لوگ نیلے
سوت کا گنڈا بناتے ہیں جو تپ لرزہ کے کھونے کے واسطے مفید ہوتا ہے اور گلے میں باندھا جاتا ہے +
تفتہ جاں - سوختہ جاں - غمگین +
مطلب اے غمگین قمری تو نے اپنی گردن میں جو نیلا گنڈا باندھا ہے یہ بیفائدہ ہے کیونکہ عشق کی
تپ کو کسی چیز سے بھی فائدہ نہیں ہوتا + تفتہ جاں میں سوز کی اور نیلگوں گنڈے میں تپ کی رعایت ہے

سمجھکر موجِ دریائے فنا کو خنجرِ براں
کفن مثلِ حباب اے ذوق ہمنے سر سے ہاں باندھا

موجِ دریائے فنا - نیستی کے دریا کی موج - فنا ہونے کی دریا کی لہر + خنجرِ براں - تیز تلوار + مثلِ حباب
بلبلے کی مانند - سر سے کفن باندھنا - مرنے کے لیئے تیار ہونا - کفن وہ کپڑا ہے جسمیں مُردے کو لپیٹ کر
دفن کرتے ہیں + مطلب اے ذوق ہم نے موت کو خنجرِ براں یعنی لمحہ بھر میں مار ڈالنے والی چیز سمجھکر

پانی کے بلبلے کی طرح اپنے سر سے کفن باندھنا۔ مرنے کے لئے تیار ہونا۔ کفن وہ کپڑا ہے جسمیں مُردے کو
لپیٹ کر دفن کرتے ہیں + مطلب اے ذوق ہمنے موت کو خنجر براں یعنی لحہ بھر میں مار ڈالنے والی
چیز سمجھکر پانی کے بلبلے کی طرح اپنے سر سے کفن لپیٹ رکھا ہے یعنے ہر وقت مرنے کے لئے مستعد ہیں
موج۔ دریا۔ حباب۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + خنجر۔ سر۔ کفن صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + حباب
کو سر سے کفن لپیٹنے والے کے ساتھ اِسلئے تشبیہ دی ہے کہ حباب گول مول پھولا ہوا ہوتا ہے اور ذرا
ہی سی دیر میں ٹوٹ کر فنا ہوجاتا ہے۔ گویا وہ کفن باندھے مرنے کے لئے تیار ہوتا ہے + خنجر براں میں
کفن سر سے لپٹنے کی رعایت اسوجہ سے ہے کہ اکثر لڑائی پر جانے والے شخص مارے جانے کے خیال سے
مرنے کے سب سامان کر کے نکلتے ہیں۔ لعبض آدمی ڈوپٹہ کے طور پر اسقدر کپڑا سر پر باندھ لیتے
ہیں کہ مارے جائیں تو دفن کرنیوالوں کو کفن کی تلاش نہ کرنی پڑے اُسی سر کے کپڑے میں لپیٹ کر
دفن کر دیں + دوسرا فائدہ اس کپڑے کا یہ بھی ہوتا ہے کہ لڑائی میں سر کا بچاؤ بھی رہتا ہے +

بھڑکنا کیا کہوں سینہ میں اپنے آتشِ غم کا | کہ جائے پنبہ ہے ہر داغ پر شعلہ جہنم کا

آتشِ غم کا بھڑکنا۔ رنج کی آگ کا شعلہ زن ہونا + جائے پنبہ روئی کی جگہ۔ پھاہے کے عوض + واضح ہے
کہ آگ سے جو زخم پڑجاتا ہے اُسے داغ کہتے ہیں اور اُس کی جلن اور سوزش کے رفع کرنے کو تیل میں
روئی تر کر کے اُس زخمی جگہ پر رکھدیا کرتے ہیں اور اُسے پھاہا کہتے ہیں + جہنم کا شعلہ۔ دوزخ کی لپٹ
نہایت ہی سخت سوزش + (مطلب) میرے سینے میں غم کی آگ جسقدر بھڑک رہی ہے اُسکا حال
کیا بتاؤں کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک داغ پر روئی کے پھاہے کی بدلے جہنم کا شعلہ رکھا ہوا ہے
یعنے بہت ہی سوزش ہو رہی ہے + بھڑکنا۔ آتش۔ شعلہ۔ جہنم۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +
آتش۔ داغ۔ پنبہ میں بھی باہم مناسبت ہے +

جہاں میں عرصہ عشرت سے سو دہ چند ہے غم کا | اگر ہو عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا

غم کا عرصہ۔ غم کا زمانہ۔ رنج و تکلیف کا وقت + دہ چند دس گنا + عید خوشی کا دن + محرم کا عشرہ
اسلامی مہینے محرم کے شروع کی دس دن جن میں شہیدان کربلا کی عزاداری ہوتی ہے +
مطلب دنیا میں خوشی کی بہ نسبت غم دس درجہ زیادہ ہے جیسا کہ عید کا ایک دن ہے تو محرم کا عشرہ ہے
یعنی خوشی کا ایک دن ہوتا ہے اور غم کے دس دن + عشرت۔ غم۔ صنعتِ تضاد ہے + عید عشرہ
ھجرم صنعتِ تضاد ہے + عشرت کو عید سے غم کو عشرۂ محرم سے مناسبت ہے + دہ چند میں عشرہ
محرم کی رعایت ہے۔ دہ ایک صنعتِ سیاق الاعداد ہے +

سیئے جاتے ہیں کس سے زخم اُس تیغِ تبسم کے | کہ یہاں کھلتا ہی بخیہ سوزنِ عیسیٰ مریم کا

زخموں کا سینا خون روکنے کے لئے زخموں کے دونوں کناروں کو ملا کر ریشمی دھاگے سے ٹانکے لگا دیتے ہیں۔ یا بڑے سر کے چیونٹوں سے کٹوا کر انکے سر الگ کر دیتے ہیں کہ وہ بھی ٹانکے کا کام دے جاتے ہیں۔ اسی طریقہ کو زخموں کا سینا کہتے ہیں + تیغ تبسم ہنسی کی تلوار۔ ہنسی کو تلوار سے تشبیہ دی ہے کیونکہ جس طرح ظاہر میں تلوار کاٹ کر کے زخم ڈالتی ہے اس طرح معشوق کی ہنسی کی ادا عاشق کے دل میں پسند آنے کے سبب سے بیقراری اور بے چینی پیدا کر دیتی ہے جو باطنی زخم کا سا نتیجہ ہوا اور یہ ظاہر ہے کہ اندرونی زخم سینے میں نہیں آسکتے اور عشق کی چوٹ کا کوئی علاج نہیں + سوزن عیسیٰ مریم حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سوئی + لکھا ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دینا چاہا تو خدا تعالیٰ نے اُنکو زندہ چوتھے آسمان پر اُٹھا لیا تو دامن میں اٹک کر ایک سوئی بھی ساتھ چلی گئی تھی + بخیہ کھلنا۔ بخیہ اُدھڑنا۔ ٹانکے ڈھیلے ہو جانا۔ زور مٹ جانا۔ بات بگڑ جانا + بخیہ ایک قسم کی مضبوط سلائی ہے جو مشکل سے اُدھڑتی ہے + (مطلب) معشوق کی ہنسی کے زخموں کو کون سی سکتا ہے اُن کے سینے میں تو حضرت عیسیٰ کی سوئی کے بھی ٹانکے ڈھیلے ہو جاتے ہیں یعنی اُس کا زور بھی مٹ جاتا ہے اور اس سے کچھ نہیں ہو سکتا + سینا۔ بخیہ۔ سوزن صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + زخم۔ تیغ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + عیسیٰ میں زخم کی رعایت ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا معجزہ بیماروں کو صحت دینا اور مُردے کو زندہ کرنا ہے + بخیہ کھلنا سیا جانا صنعتِ تضاد ہے + سوزن میں زن بھی تجنیس مرفو ہے حضرت مریم کی رعایت خوب نکلتی ہے

پس مُردن لحد میں بھی ہے عالم چاہِ رستم کا	دلیرانِ محبت کو خلش ہے اسکی مژگاں کی

دلیرانِ محبت۔ وہ لوگ جو عشق میں بہادر ہیں۔ جنہوں نے عشق میں جانیں دے ڈالی ہیں + مژگاں کی خلش معشوق کی پلکوں کی کھٹک یعنی وہ یاد جو دل میں کھٹک رہی ہو + پس مُردن۔ مرنے کے بعد۔ لحد قبر + چاہِ رستم کا عالم۔ رستم کے کنوئیں کا سا نقشہ۔ وہ حالت جو رستم کی کنوئیں کے اندر گر کر ہوئی + لکھا ہے کہ جب رستم کا مقابلہ کوئی پہلوان نہ کر سکا تو رشک اور لالچ سے رستم کے بھائی شغاد نے ایک راستے میں کئی کنوئیں کھدوائے اور اُنکو بھال دار تیروں نیزوں اور تیز دھار کی تلواروں سے بھر کر خس پوش کر دیا اور رستم کو اُس طرف سے لیچلا۔ رستم واقف نہ تھا اسلیئے کنوئیں میں گر پڑا اور تیروں نیزوں کی بھالوں میں بندھ کر رہگیا +

(مطلب) جو لوگ عشق میں بہادر اور پورے ہو گزرے ہیں اُنکا حال یادِ مژگاں کی وجہ سے لحد کے اندر بھی ایسا ہے جیسا رستم کا حال کنوئیں کے اندر تھا یعنے زمین کے اندر بھی پڑے ہوئے تیروں اور بھالوں کے زخموں سے چھلنی ہو رہے ہیں + دلیر میں رستم کی رعایت ہے۔ لحد کو چاہ سے تشبیہ دی ہے

چاہ کا لفظ بھی اپنے دوسرے معنی محبت کے خیال سے محبت کا مترادف اور صنعت ایہام ہے +

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں پر — تعجب کیا کہ ابلیس لعیں دشمن ہے آدم کا

آتش مزاج - تیز مزاج - وہ شخص جو ذرا سی بات پر غصہ میں بھر جاتا ہو + خاکسار - مسکین غریب مزاج والا شخص - عاجز + ابلیس لعیں - لعنتی شیطان - خدا کی درگاہ سے نکالا ہوا شیطان + شیطان آتشی مخلوق ہے + آدم وہ حضرت جو سب سے اول دنیا میں آئے - آدمی + انسان خاکی مخلوق ہے + (مطلب) اگر آتشی مزاج یعنے غصہ والی طبیعت کا آدمی کسی مسکین شخص سے دشمنی کرے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ شیطان جو آتشی مخلوق ہے وہ بھی تو آدمی یا حضرت آدم کا دشمن ہے + اس شعر میں آتش مزاج شخص کو شیطان سے اور خاکسار آدمی کو حضرت آدم سے تشبیہ دیکر آتش مزاجی سے نفرت دلائی ہے - آتش مزاجی میں ابلیس اور خاکساری میں آدم کی رعایت ہے +

خط اسکا وصل کی دولت کا ہے پیغام اے قاصد — لگا قسمت سے نسخہ ہاتھ یہ اکسیر اعظم کا

قسمت سے ہاتھ لگنا - خوش قسمتی کے سبب سے مل جانا + اکسیر اعظم کا نسخہ - اکسیر وہ خاک ہے جسکے ذریعہ چاندی سونا بن جائے یا اور کسی فائدہ بخش چیز کے لئے پورا پورا اثر رکھتی ہو + نسخہ - وہ پرزہ یعنے کاغذ کا پرچہ ہے جسمیں کسی مرض کی دوائیں یا کسی شے کے تیار کرنے کی ترکیب لکھی ہوئی ہو + مطلب - اے قاصد معشوق کا خط وصل کا پیغام ہے یعنے اسمیں وصل کا اقرار اور خوشخبری درج ہے ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ یہ اکسیر اعظم کا نسخہ یعنے خوشخبری دینے والا خط ہمارے نام آیا اور ہمیں ملگیا خط کا لفظ اس شعر میں صنعت ایہام بھی پیدا کر رہا ہے یعنے اسکے منہ پر ڈاڑھی کا آغاز گویا اسکے وصل کا پیغام ہے کہ وہ اب برابری دعوے سے بے حجاب ہو کر ملنے جلنے کے عادی ہو جاینگے + خط - قاصد صنعت مراعاۃ النظیر ہے + دولت - اکسیر صنعت مراعاۃ النظیر ہے + قسمت میں دولت کی اور نسخہ میں خط کی رعایت ہے + ہاتھ کی رعایت سے دولت میں لت اور پیغام میں پلے خوب ہیں صنعت سیاق الاعداد کے لئے دولت میں دو اور قاصد میں صد یعنی سو ہیں +

گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا — یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

زخم رسیدوں میں ملنا - زخمیوں میں شمار ہونا + لہو لگا کے شہیدوں میں ملجانا - ذرا سی بات کے لگاؤ سے گل کا مستحق بن جانا + شہید اس شخص کو کہتے ہیں جو نیک ہو اور بے قصور قتل ہو گیا ہو + (مطلب) پھول بھی معشوق کی نگاہ کے بسمل عاشقوں میں اپنے آپ کو شمار کرنے لگا اور وہی مثل کی کہ لہو لگا کے شہید بن بیٹھا - اس شعر میں شاعر کا اصلی مدعا تو نگاہ کی تعریف ہے کہ معشوق کی نگاہ ایسی شوخ اور پیاری ہے کہ ہر ایک شخص اسکے عشق میں بسمل ہو رہا ہے یہانتک کہ پھول

جو خود بھی ایک نازک اور خوبصورت چیز ہے وہ بھی اُسکے عشق سے بسمل ہے مگر اس مدعا کو گل کے دعوے
کی صورت میں ٹھنے کے ساتھ ذکر کرکے مضمون میں دوچند خوبی اور نزاکت پیدا کر دی ہے + گل کے زخم رسیدہ
ہونے کی وجہ ثبوت پھولوں کی سرخی ہے اور اسی کو لہو سے تشبیہ دی ہے + زخم - لہو - شہید - صنعت
مراعاۃ النظیر ہے +

کیا جانے تیغ عشق کی لذت کو بوالہوس	گو جوں ملخ وہ حلق بریدوں میں مل گیا

بوالہوس - حریص - لالچی + ملخ - ٹڈی + حلق بریدہ گلا کٹا ہوا - وہ شخص جسکا حلق کٹا ہوا ہو +
(مطلب) لالچی یعنی محبت کا جھوٹا دم بھرنے والا شخص عشق کی تلوار یعنے مصیبتوں اور تکلیفوں کے
مزے کو نہیں جانتا ہے وہ گلا کاٹنے والے عاشقوں کے شمار میں ایسا ہے جیسی ٹڈی کہ اگرچہ اُسکا گلا کٹا
ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن وہ گلا کٹانے کی تکلیف اور حالت سے بے خبر ہوتی ہے - تیغ کو حلق بریدہ سے
مناسبت ہے اور انکی رعایت سے جانے ہیں جان بھی بہ آسانی نکلتی ہے تیغ کی رعایت سے جوں بھی
اچھا لفظ ہے جو ایک اور جاندار چیز کا نام ہے جو سر کے بالوں میں پڑ جاتی ہیں +

کچھ اور گمان گزرے نہ دلمیں ترے کافر	یاد اسلئے میں سورۂ یوسف نہیں کرتا

سورۂ یوسف - قرآن شریف کی اُس سورت کا نام ہے جسمیں حضرت یوسف علیہ السلام کا حال درج ہے
اور حضرت یوسف خوبصورتی میں ضرب المثل ہیں + (مطلب) اے کافر یعنے معشوق میں سورۂ
یوسف کو اسلئے یاد نہیں کرتا کہ ایسا نہو تو کچھ اور خیال کرنے لگے یعنے اُسے اپنے ہی اُوپر نہ سمجھنے لگے
گمان اور سورۂ یوسف کی رعایت سے اس جگہ معشوق کو کافر کہا ہے - یاد میں دل کی رعایت ہے

محفل میں شور قلقل مینا سے مل ہوا	لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قُل ہوا

شور قلقل مینا سے مل - شراب کی بوتل سے قلقل کا غل ہونا - قلقل اُس آواز کو کہتے ہیں جو کسی تنگ منہ
کے برتن میں سے پانی جیسی رقیق چیز کے اُلٹتے وقت پیدا ہوتی ہے + ساقیا - اے ساقی - اے شراب
پلانیوالے + توبہ کا قُل ہوا - توبہ ٹوٹ گئی - شراب نہ پینے کی آن جاتی رہی + توبہ کسی امر کے نہ کرنے
کے واسطے قسم کھا لینے اور عہد کر لینے کو کہتے ہیں +
مطلب اے ساقی محفل میں شراب کے شیشے سے قلقل کی آواز آ رہی ہے - شراب کا ایک پیالہ
کے لئے مجھے بھی دے کہ میری توبہ اب ٹوٹ گئی یعنے اب مجھ میں توبہ پر علیحدہ رہنے کی طاقت نہیں
رہی + محفل قلقل - مل - مینا - ساقی - پیالہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے - قُل میں قلقل کی رعایت
لفظی ہے + اس شعر میں بطور مذاق قلقل - مینا - لا سا بھی خوب آئے ہیں - قلقل وہ چیز ہے جو
پنجرے کے طور پر بانس کی کھپچیوں کی ٹٹیوں سے بناتے ہیں اور اُس میں کبوتر مینا فاختہ

پرند جانور بند کئے جاتے ہیں + مینا - ایک پرند جانور کا نام ہے + لاسہ وہ شے ہے جو سریش کی مانند لیسدار ہوتی ہے اور اُسکے ذریعہ سے پرند جانوروں کو زندہ گرفتار کر لیتے ہیں - پس گویا لاسہ سے مینا کو پکڑ کر پنجرے میں بند کیا ہے +

دریائے غم سے میرے گزرنے کے واسطے ۔۔۔ تیغ خمیدہ یار کی لوہے کا پل ہوا

دریائے غم سے گزرنا - غم سے رہائی پانا + غم کو مضمونِ شعر کی رعایت سے دریا کہا ہے + تیغ خمیدہ - خمیدہ تلوار + (مطلب) میرے حق میں دریائے غم سے عبور کر جانے کے لئے معشوق کی تلوار لوہے کا پل ہو گیا کیونکہ معشوق نے جو مجھے اپنی تلوار کے گھاٹ اُتار دیا یعنے قتل کر ڈالا تو میں عشق کے تمام رنجوں اور غموں سے آزاد ہو گیا + دریا پل صنعت مراعاۃ النظیر ہے + تیغ خمیدہ کو لوہے کے پل سے تشبیہ تام ہے کیونکہ دونوں لوہے کے ہیں - پل کے دونو سرے بہ نسبت وسطی حصہ کے ڈھلواں ہوتے ہوتے عام راستوں کی برابر ہو جاتے ہیں اور تلوار کے سرے بھی بیچ کے خم اور اُبھار کے سبب ڈھلواں صورت میں پائے جاتے ہیں - پل میں بھی آب دریا بہتا ہے - اور تلوار میں آب پُرشش روانی دکھاتی ہے - پل بھی دریا کا ایک گھاٹ ہے اور تلوار میں بھی گھاٹ ہوتا ہے +

پروانہ بھی تھا گرم تپش پر کھلا نہ راز ۔۔۔ بلبل کی تنگ حوصلگی تھی کہ غل ہوا

پروانہ - پتنگہ - وہ پردار کیڑا جو چراغ پر آتا ہے اور اُسکی لو پر گر کر جل مرتا ہے + گرم تپش ہونا بیقرار ہونا - عشق میں مبتلا ہونا + تنگ حوصلگی تھوڑا سا دل - کم ہمتی +
(مطلب) بلبل کی طرح پروانہ بھی عشق کی تاثیر سے بیقرار تھا اُس نے اپنی محبت کا راز نہ ظاہر ہونے دیا کیونکہ خاموشی سے اپنے معشوق چراغ پر جل کر مر گیا اور بلبل نے اپنی کم ہمتی کے سبب سے فریاد کر کے یعنے چہک چہک کر گل کی محبت ظاہر کر دی + گرم تپش میں پروانہ کی رعایت ہے اور پروانہ و بلبل کی رعایت سے پر کا لفظ بھی خوب آیا ہے +

چینِ پیشانی اگر تیری نہ ہوتی زنجیر ۔۔۔ نالہ دیوانہ تھا جو پا بہ سلاسل ہوتا

چینِ پیشانی - ماتھے کے بل جو غصہ کے وقت پڑ جاتے ہیں + دیوانہ - بے عقل - مجنوں + پا بہ سلاسل ہونا - مسلسل ہونا - بیڑی پاؤں میں ڈال لینا - پاؤں میں زنجیر باندھ لینا + جو لوگ ایسے دیوانے ہوتے ہیں کہ اُنکے نکل بھاگنے اور لوگوں کو مارنے یا خود کوئیں وغیرہ خطرناک شے میں گر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو اُنکے پاؤں میں زنجیر ڈالدیتے ہیں کہ وہ کہیں جا نہ سکیں +
مطلب میری فریاد بیوقوت تو تھی ہی نہیں جو خود بخود ہی برابر جاری رہتی لیکن اُسکے برابر جاری رہنے کا سبب یہ ہے کہ تیرے ماتھے کے بل اُسکے لئے زنجیر بنگئے ہیں - چونکہ وہ تیری ناراضی اور غصہ کی علامت

ہیں اسلئے میری فریاد قطع نہیں ہوتی اگر تو ناراض نہ رہتا اور مہربانی سے پیش آتا تو پھر فریاد کا سلسلہ بھی نہوتا + زنجیر - دیوانہ - پا - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + چین پیشانی کو زنجیر سے تشبیہ دی ہے - اور زنجیر اور سلاسل مترادف ہیں + نالہ میں زنجیر کی رعایت ہے - کیونکہ زنجیر کی آواز کو بھی نالہ سے تشبیہ دی جاتی ہے + زنجیر سے یا بسلاسل اور دیوانہ کی مناسبت داخل صنعت ایہام ہے

جو نہ رنگ رنج و ماتم کا یہاں ملوّد ہوتا ۔۔۔ تو زمیں نہ زرد ہوتی نہ فلک کبود ہوتا

رنج و ماتم کا رنگ ملوّد ہونا - غمی اور خوشی کا اثر نہونا + کبود نیلا + (مطلب) اگر دنیا میں غمی اور خوشی کا وجود نہوتا تو زمین زرد اور آسمان نیلا نہوتا یعنے دنیا میں رنج و غم کو پیدا کرنا تھا اسلئے خدا نے زمین اور آسمان دونوں کی ماتمی وضع بنائی + زمین - فلک بلحاظ بلندی و پستی صنعت تضاد ہے + زرد - کبود صنعت تضاد ہے + رنگ میں زرد و کبود کی رعایت ہے - رنج و ماتم مترادف ہیں اور زرد و کبود کے ساتھ باہم مناسبت رکھتے ہیں +

کسی رنجکش کو دیتا تو کچھ اُسکو سود ہوتا ۔۔۔ دل سخت کاش کافر حجر الیہود ہوتا

رنجکش - محنتی - تکلیف اُٹھانیوالا - مجازاً عاشق + سود ہونا - فائدہ ہونا - آرام پہنچنا + کاش کلمۂ آرزو ہے - کیا اچھا ہوتا + حجر الیہود ایک دوا کا نام ہے جو پتھر کی قسم میں سے ہوتی ہے اور اُسکی خاصیت سرد اور مسکن قلب ہے اکثر گھسکر استعمال میں آتی ہے +

مطلب اے کافر کاش تیرا سخت دل حجر الیہود ہی ہوتا کہ تو کسی مصیبت زدہ عاشق کو دیتا تو اُسی کو اُس سے کچھ آرام ہوجاتا + اس شعر کا مضمون دوسرے خیال سے زیادہ لطیف ہوگیا ہے کہ دل دینا عاشق ہونے کو کہتے ہیں اور معشوق اپنے عاشق کو دل دے یعنے اُسپر عاشق ہوجائے تو عاشق کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے اور اُسکے لئے اطمینان قلب اور فرحت اور انبساط کی صورت ہے - معشوق کو کافر حجر الیہود کی رعایت سے کہا ہے کیونکہ یہود وہ قوم ہے جو حضرت موسیٰؑ کی اُمت میں ہے اور اب اسلام کے مقابلہ میں کافر کہلاتی ہے - دل کو حجر الیہود سختی اور پتھر ہونے کی وجہ سے کہا ہے + سود میں سودن بمعنی گھسنے کے سبب سے حجر الیہود کی رعایت ہے +

تری بزم میں تو جلتا کہ تجھے بھی لو پہنچتی ۔۔۔ جو یونہی تھا دلکو جلنا تو بلا سے عود ہوتا

لو پہنچنا - لپٹ معلوم ہونی - خوشبو پہنچنی + دل جلنا - دلی حرارت پیدا ہونی - غم سے سوختہ ہونا + عود ایک قسم کی لکڑی کا نام ہے جسے خوشبو کے لئے اکثر محفلوں میں جلاتے ہیں + بلا سے - یہ کلمہ مجبوری کے موقع پر آتا ہے یعنے خیر یوں ہی سہی +

مطلب میرے دل کو اگر جلنا تھا یعنے رنج و غم سے سوختہ ہونا تھا تو بلا سے یہ دل عود ہی ہوتا کہ

خوشبو کی غرض سے تیری محفل میں جلایا جاتا اور تجھے بھی اُسکی خوشبو پہنچتی + بزم - عود - جلنا - لو
صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - بلا کا لفظ عود سے بھی مناسبت رکھتا ہے کیونکہ عود صلیب اکثر بچوں
کے گلوں میں اس غرض سے ڈالا جاتا ہے کہ اُم الصبیان کی بلا اُنسے دور رہے +

کوئی زہر نوش مجھ سا نہیں پہنچا ذوق ورنہ	شجرِ زقوم دوزخ میں بھی خشک دودھ ہوتا

زہر نوش - وہ شخص جو زہر کو بھی ہضم کر جاتا ہو - کڑوی کسیلی چیزیں کھا جانے والا - بلا نوش +
شجرِ زقوم دوزخ - دوزخ کے تھوہر کا درخت - وہ تھوہر جو دوزخ میں ہے اور دوزخی لوگوں کی خوراک
ہوگی + (مطلب) اے ذوق دوزخ میں مجھ سا بلا نوش کوئی شخص پہنچا ہی نہیں - نہیں تو اُسکے
اندر جو تھوہر ہے اُسکا دودھ بھی خشک ہو جاتا یعنی وہ پی جاتا اور باقی نہ چھوڑتا + شجر - زقوم - دودھ
صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + زہر نوش میں تلخی کی وجہ سے زقوم کی رعایت ہے + صنعتِ سیاق الاعداد
کے لئے ورنہ میں نہ دوزخ میں دو - دودھ میں دہ نکلتے ہیں + اِس غزل کی بحر کا نام رمل مثمن مشکول
فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن +

دل کو اُس کاکل پیچاں سے نہ بل کرنا تھا	یہ سیہ بخت گیا اپنے ہی بل میں مارا

کاکل پیچاں - پیچ و تاب کھائے ہوئے زلف - بل کھائی ہوئی زلفیں + بل کرنا - طاقت جتانی -
اُلجھ پڑنا - اینٹھنا - زور کرنا + سیہ بخت - بدنصیب - کمبخت + اپنے ہی بل میں مارا جانا - اپنے
زور میں آپ گر پڑنا - اپنے لئے آپ خرابی پیدا کر لینا +
مطلب دل کو معشوق کی بل کھائی ہوئی زلفوں سے نہ اُلجھنا چاہیئے تھا یعنے اُنکا مقابلہ اور
عشق نہ کرنا چاہیئے تھا - یہ کمبخت اپنے بل میں آپ ہی مارا گیا یعنے اپنے گھمنڈ اور زور میں زلفوں سے
اُلجھ پڑا اور صدمہ سے عشق کے برباد ہوا + بل کرنے میں بل اور سیہ بخت میں سیہ کاکل پیچاں سے
مناسبت رکھتے ہیں - مارا میں مار بھی کاکل کی رعایت سے خوب بل کی لے رہا ہے +

اُس لب و چشم پہ ہے زندگی و مرگ اپنی	کہ کبھی دم میں جلایا کبھی پل میں مارا

(مطلب) ہماری زندگی اور موت معشوق کے لب اور آنکھ پر منحصر ہے کہ کبھی تو لب دم بھر میں دم دیکر
جلا لیتے ہیں اور کبھی آنکھ پل بھر میں پلک مار کر مار ڈالتی ہے - لب چشم صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +
زندگی - مرگ صنعتِ تضاد ہے - دم میں لب کی مناسبت اور صنعتِ ایہام ہے - پل میں آنکھ
کی رعایت ہے - جلایا مارا صنعتِ تضاد ہے +

کس دن نہیں ہوتا قلق ہجر سے مجھکو	کس وقت مرے منہ کو کلیجا نہیں آتا

قلق ہجر جدائی کا رنج - کلیجہ منہ کو آنا - غم کے صدمہ سے دل اُلٹ پلٹ ہونا - بے انتہا رنج ہونا +

(مطلب) کونسا دن ہے جو مجھے ہجر کا صدمہ نہیں رہتا اور وہ کونسا وقت ہے جبکہ غم کے مارے میرا حال تباہ نہیں ہوتا یعنے ہر وقت معشوق کی جدائی کا رنج ستاتا رہتا ہے اور ہر وقت ہجر کے صدمہ سے دل اُلٹا رہتا ہے +

جاتی رہی زلفوں کی لٹک دل سے ہمارے — افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا

زلفوں کی لٹک - زلفوں کا خیال + لٹکا - تدبیر علاج + (مطلب) افسوس کی بات ہے کہ ہمیں کوئی ایسا علاج یاد نہیں کہ جس سے ہمارے دل پر سے زلفوں کا خیال جاتا رہے + زلفوں کی رعایت سے لٹک اور لٹکا میں دو لٹیں خوب لٹک رہی ہیں +

آلئے تو کہاں جالئے نہ تا جی سے کوئی جائے — جبتک نہیں آتا اُسے غصہ نہیں آتا

آلئے تو کہاں جالئے - آکر جاتا نہیں - آلنے کے بعد پھر نہیں ٹلتا + جی سے جانا - مرجانا + (مطلب) اُسے جبتک غصہ نہیں آتا جبھی تک خیر ہے اور جب آجاتا ہے تو بغیر کسی کی جان لئے نہیں جاتا یعنے جس پر اُسے غصہ آتا ہے اُسکو جان سے مارے بغیر غصہ رفع نہیں ہوتا + آلئے - جالئے صنعت تضاد ہے

شب ہمنے تہیہ جو کیا توبہ کا ساقی — مغرب سے سحر مہر درخشاں نکل آیا

تہیہ - سامان + توبہ - گناہ کے کاموں کے نہ کرنے کا عہد + ساقی - شراب پلانے والا + مہر درخشاں روشن سورج + (مطلب) اے ساقی ہمنے رات کو توبہ کرنے کا سامان کیا تو صبح کو سورج ہی مغرب سے نکل آیا یعنی قیامت کے آثار نمودار ہوگئے کیونکہ قیامت کے قریب سورج مشرق سے نکلنے کے بجائے مغرب کی سمت سے طلوع ہوگا اور اُسوقت سے توبہ کے دروازے بند ہوجائینگے اور پھر کسی کی توبہ قبول نہوگی + پس شعر کا مدعا یہی ہے کہ ایسے نامراد ہیں کہ نیکی کا ارادہ کیا تو وقت ہی نہ رہا کہ ہم نیکی کا پھل پاسکیں + سحر - مہر - مغرب باہم مناسبت رکھتے ہیں + شب - سحر صنعت تضاد ہے +

عصمت بھی ہے کیا شے کہ اگر یوسف کنعاں — درہائے مقفل سے عزیزاں نکل آیا

عصمت - پاکدامنی + یوسف کنعاں - ملک کنعان کا رہنے والا یوسف + درہائے مقفل - تالا دیئے ہوئے دروازے - جب زلیخا حضرت یوسف سے ہم بستری کی خواستگار ہوئی تھی تو اُنکو کسی مکان کے اندر لیگئی تھی اور ہر ایک دروازے پر قفل لگادیے تھے کہ باہر سے کوئی شخص اندر نہ آنے پائے یا حضرت یوسف نہ بھاگ سکے لیکن جب حضرت یوسف نے اِس کام کو گناہ سمجھکر نہ کیا اور باہر نکل آنے کا قصد کیا تو حکم خدا سے تمام دروازے خود بخود ہی کھلتے چلے گئے اور حضرت یوسف باہر نکل آلئے + الگ نکل آیا صاف نکل آیا - بغیر کسی روک کے نکل آیا +

(مطلب) اے عزیزو پاکدامنی کیسی اچھی شے ہے کہ اُسکے سبب سے یوسف علیہ السلام قفل دیے ہوئے

دروازوں میں سے صاف نکل آیئے + عزیزاں میں عزیز یوسف کی رعایت ہے کیونکہ عزیز مصر کے بادشاہوں کا لقب تھا اور آخر میں حضرت یوسف بھی عزیز مصر ہو گئے تھے +

نہ منہ ڈال خار آبلے میں کہ ہو گا
یہ ساغر ہے کہربائی کا جھوٹا +

ہے کہربائی کا جھوٹا جسمیں کہربا کی شراب ملی ہوئی ہو + (مطلب) اے کانٹے تو پاؤں کے چھالے میں منہ نہ ڈال یعنی اسمیں نہ چبھ کیونکہ اس پیالے میں کہربائی شراب ملی ہوئی ہوگی + قاعدہ ہے کہ کہربا تنکے کو اپنی طرف کھینچ لیجاتی ہے اور اسکا رنگ زرد ہوتا ہے۔ چونکہ چھالے کے اندر پیپ کا رنگ بھی زردی مائل معلوم ہوا کرتا ہے اسلئے چھالے کو پیالے سے اور پیپ کو شراب کہربائی کی آمیزش سے تشبیہ دیکر کانٹے کو سمجھایا ہے اگر تو اسمیں چبھے گا تو ایسا نہو کہربائی شراب تجھے اندر کھینچ لیجائے اسلئے منہ نہ ڈال یعنی الگ رہ + خار۔ آبلہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ منہ۔ ساغر میں صنعت مراعاۃ النظیر ہے + کہربائی میں خار کی اور جھوٹا میں منہ کی رعایت ہے +

تجھے نعمت خلد سے بھی ہے بہتر
ترے در پہ ٹکڑا گدائی کا جھوٹا

نعمت خلد۔ بہشت کی نعمت۔ بہشتی کھانے + گدائی کا جھوٹا ٹکڑا یا لگا ہوا جھوٹا ٹکڑا + جھوٹا ٹکڑا۔ روٹی کا وہ ٹکڑا جسمیں سے کچھ حصہ کسی دوسرے شخص نے منہ لگا کر کھا لیا ہے۔ اسی طرح جو کھانا آگے کا بچا ہوا ہوتا ہے وہ بھی جھوٹا کہلاتا ہے + مطلب اے معشوق مجھے تیرے دروازے پر کا مانگا ہوا جھوٹا ٹکڑا بہشتی کھانوں سے زیادہ پیارا اور اچھا ہے + نعمت خلد۔ گدائی کا جھوٹا ٹکڑا صنعت تضاد ہے + بہتر میں تر بھی خوب لفظ نکلتا ہے کیونکہ جس کھانے میں زیادہ گھی ہوتا ہے اُسے تر مال کہتے ہیں +

رسائی ہوئی جبکہ دامن تک اُسکے
ہوا ہاتھ اپنا رسائی کا جھوٹا

دامن تک رسائی ہونا۔ کسی کے دامن تک ہاتھ کا پہنچنا۔ دامن پکڑ لینے کا موقع مل جانا + دامن پکڑ لینے اپنی طرف متوجہ کر لینا + ہاتھ جھوٹا ہونا یا پڑ جانا۔ ہاتھ کا بیکار ہو جانا۔ ہاتھ کا سن ہو جانا + کسی شے کے پکڑنے اور روکنے کے قابل نہ رہنا + (مطلب) جب کہ ہمارا ہاتھ اُسکے دامن تک پہنچ گیا تو ہمارا ہاتھ ہی جھوٹا پڑ گیا کہ اُسکو روک نہ سکا + اس شعر میں ناکامی کا اظہار اور شکایت قسمت ہے +

سر مہ ہے سفاک شہرۂ نگاہِ یار کا
سچ کہا ہے باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا

سفاک۔ قاتل + باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا۔ دھار کاٹتی ہے اور تلوار کا نام ہوتا ہے کہ یہ تلوار خوب کاٹتی ہے + مطلب ہمارے معشوق کی نگاہ کی شہرت ہو رہی ہے کہ وہ عاشقوں کو قتل کئے ڈالتی ہے لیکن اصل میں وہ سرمہ قتل کر رہا ہے جو اُسکی آنکھ میں لگا ہوا ہے۔ سچ کہا ہے کہ دھار

کاٹتی ہے اور نام تلوار کا ہوتا ہے + آنکھ میں لگے ہوئے سرمہ کو باڑھ سے اور آنکھ کے نیچے کے کنارہ کو تلوار سے تشبیہ دی ہے کیونکہ تلوار پر باڑھ بھی اسیطرح ہوتی ہے - سرمہ کا سر تلوار کی رعایت سے ہے +

کیا طبع میں جودت ہے چٹ دل کی اڑا جانا	ہونٹوں کا یہاں ہلنا واں بات کا پا جانا

طبع طبیعت - مزاج + جودت تیزی + چٹ دل کی اڑا جانا - دل کی بات جلدی سے معلوم کر لینا دل میں آئی ہوئی بات کو تاڑ جانا + بات کا پا جانا - بات کو سمجھ جانا + مطلب اسکے یعنے معشوق کی طبیعت میں کتنی بڑی تیزی ہے کہ فوراً بات کو تاڑ جاتا ہے - جہاں کسی کے یا ہمارے ہونٹ ہلے اور وہ سمجھ گیا کہ یہ بات کہی ہے + طبع سے جودت کو اور ہونٹ ہلنے سے بات کو مناسبت ہے +

دل کا سا دے تو گر درِ غلطاں کو اضطراب	پھرتا تمام دامن ساحل میں لوٹتا

درِ غلطاں - گول موتی - قیمتی موتی - کیونکہ موتی وہی زیادہ قیمت پاتا ہے جو زیادہ گول اور آبدار ہے اضطراب - بیقراری - ایک جگہ نہ ٹھیرنا - جس طرح گول چیز بھی ایک جگہ کم ٹھیرتی ہے اور ذرا سی حرکت پاکر ڈھلکنی پھرنے لگتی ہے اور دیر میں ٹھیرتی ہے + دامن ساحل - ساحل کا دامن - ساحل دریا اور سمندر کے کنارے کو کہتے ہیں اور موتی سمندر کے ساحلوں ہی کے آس پاس سے برآمد کئے جاتے ہیں + ساحل کو دامن موتی کی رعایت سے کہا ہے - کیونکہ موتی کی گولائی اور آبداری اکثر دامن میں ڈالکر دیکھی جاتی ہے +

مطلب اگر ہماری دل کی سی بیقراری خدا موتی کو عطا کرتا تو موتی جس طرح وہ آدمیوں کے دامن میں لوٹتا ہے اسی طرح وہ تمام سمندر کے دامن ساحل میں لوٹتا پھرتا یعنے اسے کسی جگہ پر قرار نہوتا + دل کو موتی سے تشبیہ دی ہے + دل - اضطراب صنعت مراعاۃ النظیر ہے + درِ غلطاں - دامن - ساحل صنعت مراعاۃ النظیر ہے + لوٹتے پھرنے کا محاورہ دل اور درِ غلطاں دونو سے مناسبت رکھتا ہے

ہم برہنہ پا جنوں اور گرم پتھر زیر پا	دوپہر ہے سایہ بھی بیٹھے ہے دبکر زیر پا

برہنہ پا - ننگے پاؤں + جنوں بطور منادی آیا ہے یعنے اے جنون - مرض جنون کی خاصیت ہے کہ گرمی میں ترقی کرتا ہے اور جس طرح نفع و نقصان تکلیف و راحت سے بے خبر ہو جاتا ہے اسی طرح کپڑوں اور جوتی ٹوپی سے بھی غرض نہیں رکھتا بلکہ سب چیزوں کو پھینک پھانک کر سر برہنہ ہی پھرنے لگتا ہے زیر پا پاؤں کے نیچے + دوپہر دن کے بارہ بجے کا وقت - جبکہ دن نصفا نصف ہو + سایہ دبکر زیر پا بیٹھے ہے - آدمی یا کسی چیز کا سایہ یعنی پرچھائیں سمٹ کر پاؤں کے نیچے آجاتی ہے - قاعدہ ہے کہ موسم گرما میں دوپہر کے وقت سورج عین سر کے اوپر آجاتا ہے اسلیے اسکی شعاعیں سیدھی پڑنے لگتی ہیں اور شعاعوں کے سیدھے پڑنے کے سبب گرمی میں بھی زیادتی آجاتی ہے اور سایہ

بھی ادھر اُدھر کو نہیں نکلا رہتا صرف پاؤں کے نیچے ہی رہتا ہے +

مطلب اے جنون ہم برہنہ پا ہیں اور پاؤں کے نیچے دھوپ کے جلتے ہوئے گرم پتھروں کا فرش ہے اور یہ گرمی کی دوپہر کا وقت ہے ایسے وقت تو سایہ بھی دب کر پاؤں کے نیچے بیٹھ رہتا ہے یعنے دھوپ سے اپنا بچاؤ کر لیتا ہے + اس شعر میں جنوں کو مخاطب بنا کر یا تو اپنا کڑاپن ظاہر کیا ہے یا رحم دلانے کے لیئے اپنی حالت کا اظہار کیا ہے کہ اب ہمیں لیئے لیئے نہ پھر کسی امن کی جگہ میں لیکر بیٹھ رہ

نخلِ گل مہندی نہ بو نصفِ سبو میں اے نگار ॥ تو کھڑا ہو رکھ کے میرا کاسۂ سر زیرِ پا

نخلِ گل مہندی - گل مہندی کا پودا - گل مہندی ایک قسم کا چھوٹا سا پودا ہوتا ہے جیسے بعض پھولوں کے شوقین گملوں کی جگہ ٹوٹے ہوئے گھڑوں کے پیندوں میں مٹی بھر کر بوتے ہیں + نصفِ سبو - آدھی ٹھلیا گھڑے کا پیندا + نگار - مجازاً معشوق - گل بوٹے + کاسۂ سر - سر کا پیالہ - کھوپری +

مطلب اے معشوق تو گھڑے کے پیندے میں گل مہندی نہ بو اور بجائے اُسکے میری کھوپری پر اپنا پاؤں رکھکر کھڑا ہو جا - کیونکہ میرے سر سے بہتر گھڑے کا پیندا اور تجھ سے بہتر خوبصورت گل مہندی کا درخت نہیں + معشوق کو پاؤں کی مہندی کی رنگت اور قد کی تشبیہ شجرِ حسن اور سرخ کی تشبیہ گل کی مناسبت سے گل مہندی کہا ہے - نگار میں گل کی اور مہندی میں پا یعنی پاؤں کی رعایت ہے - گل کی رعایت سے سبو میں بو بھی خوب مہک رہی ہے + سر - پا - صنعتِ تضاد ہے +

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں ॥ کیا ڈیڑھ چُلّو پانی سے ایمان بہہ گیا

ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہ جانا - ذرا سی بات میں نقصانِ عظیم واقع ہو جانا - ذرا سے گناہ میں ایمان کا خراب ہو جانا + مطلب اے زاہد میں شراب پینے سے کافر کیونکر ہو گیا اُس ڈیڑھ چلو پانی یعنی شراب میں میرا ایمان بہ گیا + یعنے ایمان تو کوئی ایسی چیز نہیں جو بہہ جائے اور پھر تھوڑی ہی سی شراب میں بہہ جانا ممکن نہیں + زاہد - ایمان صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + کافر میں شراب کی رعایت ہے + پانی کو شراب سے مناسبت ہے +

پہچانتا عدو زمانہ ہے مردِ دلیر کا ॥ جھلسیں ہیں منہ شکار کیئے پر بھی شیر کا

شکار کیئے پر شیر کا منہ جھلسنا - شیر کو مارنے کے بعد آگ سے اسکا منہ جلا دینا - شکاریوں کا قاعدہ ہے کہ جب شیر کو مار لیتے ہیں تو گھانس پھوس کے پولے سے آگ دیکر شیر کا منہ جھلس دیتے ہیں تاکہ اُسکی موچھوں کے بال جل جائیں ورنہ بعض بے رحم آدمی اپنے دشمن کے ہلاک کرنے کے واسطے شیر کی موچھوں کے بال کتر کر اور پان کی رگوں میں چھپا کر اپنے دشمن کو کھلا دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھانیوالے شخص کی بھوک کم ہو جاتی ہے - رنگت زرد اور طاقت کم ہوتے ہوتے کچھ عرصہ کے بعد مر جاتا ہے +

(مطلب) زمانہ بہادر آدمی کا تو اتنا بڑا دشمن ہے کہ اُسکے مرنے کے بعد بھی ستائے بغیر نہیں رہتا شیر جو بہادر ہوتا ہے تو اُسکے مارے جانے کے بعد بھی اُسکا منہ جھلسا جاتا ہے + دلیر کو شیر سے تشبیہ دی ہے

جسکے سبب لڑائی ہو وہ آدمی نہیں	کانٹا ہے گھر میں ساہی کا یا گل کنیر کا

ساہی کا کانٹا - سیہ کا پر - سیہ ایک جنگلی جانور بلی کی قد کی برابر ہوتا ہے اور اُسکے تمام جسم پر لمبے لمبے نوکدار کانٹے ہوتے ہیں - جب کوئی شکاری جانور اُسپر حملہ کرتا ہے تو یہ اپنے تمام بدن کے کانٹوں کو چارطرف پھیلا کر کھڑے کر لیتا ہے اور پھر حملہ آور جانور کی قدرت نہیں ہوتی کہ اُسپر منہ ڈالے - غرضکہ اس جانور کے کانٹے کی نسبت ہندوستانی وہمی لوگوں کا خیال ہے کہ جس گھر میں وہ کانٹا ہوگا وہاں نا اتفاقی اور لڑائی ضرور ہو جائیگی - چنانچہ بعض آدمی اپنے دشمنوں کے گھر میں اسی غرض سے ڈالدیتے ہیں کہ اُن میں باہم لڑائی اور نا اتفاقی ہو جائے - یہی خواص کنیر کے پھول کا بھی ہوتا ہے +

(مطلب) جس شخص کے سبب سے لڑائی ہوئی ہو یعنے جو شخص اپنی بدمزاجی سے لڑائی اُٹھاتا ہو وہ شخص انسان نہیں ہے بلکہ وہ ساہی کا کانٹا یا کنیر کا پھول ہے کہ جہاں ہوتا ہے اُسی جگہ نا اتفاقی اور لڑائی ظہور میں آتی ہے + ساہی کے کانٹے اور کنیر کے گل سے بدخو آدمی کو تشبیہ دی ہے اور اُنہیں لڑائی کی رعایت ہے +

نالہ جب دلسے چلا سینہ میں پھوڑا اٹکا	چلتی گاڑی میں دیا عشق نے روڑا اٹکا

پھوڑا اٹکا - پھوڑا نالہ کا سدّ راہ ہوا - پھوڑے نے بیچ میں پڑکر نالہ کو نکلنے سے روکا - سینہ کا پھوڑا عشق کے رنجوں اور غموں کی کثرت سے مراد ہے یا وہ زخم جو رنج و غم کے صدموں سے جگر اور پھیپھڑے میں پڑ جاتے ہیں + چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا - اچھے خاصے کام کو خراب کر دینا - روڑا اینٹ کے ٹکڑے کو کہتے ہیں جب گاڑی کو کھڑا کرتے ہیں تو پہیوں کے آگے ایک ایک اینٹ لگا دیتے ہیں کہ گاڑی ایک جگہ رُکی ہوئی کھڑی رہے اور آگے نہ بڑھ سکے +

(مطلب) میری فریاد دل سے نکلکر باہر آنے کو تھی مگر سینہ میں جو رنج و غم کا پھوڑا واقع تھا اسلئے اُسکو روک دیا اور باہر نہ نکلنے دیا - عشق نے یہ بھی ایک چلتی ہوئی گاڑی میں روڑا اٹکا دیا یعنے چلتے ہوئے کام کو روک دیا + پھوڑے کو روڑے سے تشبیہ دی ہے اور نالہ کو گاڑی سے + نالہ کو دل سے اور پھوڑے کو سینہ سے اور روڑے کو گاڑی سے مناسبت ہے + نالہ دل سینہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے

ہاتھ آکر دلِ وحشی جو کوئی چھوٹ گیا	ہوسِ صید سے صیاد کا جی چھوٹ گیا

دلِ وحشی - وحشی دل جو اُچاٹ رہتا ہو اور کسی طرف مائل نہوتا ہو - عاشق کا دل + ہاتھ سے چھوٹ جانا - ہاتھ میں سے نکل جانا - ہاتھ آکر رہ ہو جانا + ہوس صید سے جی چھوٹ جانا - شکار

کرنے کی خواہش سے دل پھر جانا - شکار کرنے کی طرف سے دل ناامید ہوجانا +
(مطلب) صیاد یعنے معشوق کو جو اپنے عاشق کے دل لینے کے بعد اُسکے دل کے رکھنے میں ناکامی ہوئی یعنی عاشق کی دلداری نہو سکی اور وہ مر کر آزاد ہوگیا تو اس صدمہ اور ناکامی کے سبب سے معشوق کا جی چھوٹ گیا کہ اور کسی شخص کو مبتلائے عشق کرے + قاعدہ ہے کہ جب کوئی شکار شکاری کی زد یا جال میں آکر نکل جاتا ہے تو اُسکا دل بہت ہی کھٹا ہوجاتا ہے اور اُسوقت آئندہ شکار کرنے کی ہمت اور شوق پست ہوجاتے ہیں کہ ہاتھ آیا ہوا شکار جاتا رہا تو اور کیا خاک ہاتھ آئیگا - یہی حالت اکثر رحمدل معشوق کی ہوتی ہے کہ ایک عاشق کے مرنے کے بعد طبیعت حسن و عشق کے لطف سے دست بردار ہوجاتی ہے + وحشی - صید - صیاد صنعت مراعاۃ النظیر ہے - معشوق کو صیاد صید کی رعایت سے کہا ہے - جی چھوٹنے میں ہاتھ سے دل کے چھوٹنے کی رعایت اچھے پہلو سے شامل ہے - ہاتھ - دل - تلازمۂ شخصی میں داخل ہیں +

ہے قفس سے شور اک گلشن تلک فریاد کا	خوب طوطی بولتا ہے اندنوں صیاد کا

طوطی بولنا - نصیبہ زور پر ہونا - اقتدار کو عروج حاصل ہونا - چلتی کا زمانہ ہونا + (مطلب) فریاد کی آوازیں پنجرہ سے لیکر گلشن تک برابر آرہی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آجکل صیاد کا کام خوب چل رہا ہے یعنے گلشن کے پرندوں کو پکڑ پکڑ کر پنجروں میں قید کر رہا ہے + اس شعر میں طوطی کی رعایت سے معشوق کو صیاد اور قیدخانہ کو قفس اور باغ یا کوے معشوق کو گلشن کہا ہے اصلی مطلب یہ ہے کہ آجکل معشوق کا حسن خوب چمکا ہوا ہے کہ جا بجا گلزاروں اور قیدخانوں میں اُسی کے عاشق فریاد کرتے ہوئے پالے جاتے ہیں + قفس - گلشن - طوطی - صیاد صنعت مراعاۃ النظیر ہے - واضح ہو کہ طوطی ایک سبز پرندہ کا نام ہے جسے طوطا کہتے ہیں اور شوقین لوگ اسکو پنجروں میں رکھکر پالتے ہیں مسلمان حق اللہ پاک ذات اللہ وغیرہ الفاظ اور ہندو سیتا رام گرودیو وغیرہ بولیاں بولنی سکھاتے ہیں - ظاہر مضمون یہ ہے کہ صیاد نے جو طوطا پال رکھا ہے آجکل وہ خوب بولتا ہے اور پنجرہ میں سے اُسکی آواز باغ تک پہنچتی ہے +

میں ہوں چکر میں لگی جبسے دنیا کی ہوا	حال میرا ہے بعینہ آسیاے باد کا

چکر میں ہونا - پریشان ہونا - مجبور ہوکر پھرنا + دنیا کی ہوا لگنا - دنیا کے مزوں کی چاٹ لگ جانی - دنیا کی خواہشیں پیدا ہونی - جوانی کے ولولوں کا پیدا ہونا + بعینہ - بالکل - عین میں نہوہو آسیاے باد - ہوا کی چکی - پون چکی + (مطلب) جس دن سے میں نے ہوش سنبھالا یا جوانی کے ولولے پیدا ہوئے اُسی دن سے میں ہوا چکی کی طرح سرگردان اور پریشان پھر رہا ہوں + قاعدہ

کہ ایام طفلی میں بُرائی بھلائی کا کچھ فکر نہیں ہوتا۔ کھیل کود کھانا پینا اور سو رہنا سب باتیں بے مشقت حاصل ہوتی ہیں جب انسان جوان ہو جاتا ہے تو ضرورتیں اور خواہشیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور بُرائی بھلائی اور نفع و نقصان کی فکر اور حصول اغراض کی تلاش لاحق حال ہو جاتی ہے دنیا کی ہوا لگنے کا اطلاق اسوقت سے بھی ہو سکتا ہے کہ جب پیدا ہو کر دنیا میں نمودار ہوا ٭ آسیاسے باد میں ہوا اور چکر کی رعایت ہے ٭

چشم و نگہ کو تیرے بدنام کیوں کریگا	مرگ و قضا کو عاشق نہ لے مریگا

مرگ و قضا موت اور حکم خدا ٭ لے مرنا۔ ملزم کر دینا۔ مجرم قرار دینا۔ بدنام کر دینا ٭ (مطلب) اے معشوق تیرا عاشق یعنی میں اپنے مرنے کے الزام سے تیری آنکھ اور نگاہ کو بدنام کیوں کرنے لگا موت اور حکم خدا ہی کو اسکا باعث نہ قرار دونگا یعنے کہونگا کہ خدا کا حکم یہی تھا اور میری موت ہی اور کسیکا کچھ قصور نہیں۔ بدنام کرنے میں چشم و نگہ کی اور لے مرنے میں مرگ و قضا کی رعایت ہے اِس بحر کا نام مثمن اخرب ہے اور وزن مفعولُ فاعلاتن مفعولُ فاعلاتن ٭ (ردیف با)

اب تک اُسکے جو ہوئی دسترسِ جامِ شراب	بنگیا خالِ لبِ اُسکا مگسِ جامِ شراب

دسترس جام شراب شراب کے پیالے کی رسائی ٭ خالِ لب۔ ہونٹ کا تل وہ تل جو لب پر ہو مگس جام شراب۔ شراب کے پیالے کی مکھی۔ وہ مکھی جو شراب کے پیالہ پر آ بیٹھتی ہے ٭
(مطلب) جب شراب کا جام معشوق کے لب سے ملا تو اُسکے لب کا خال جام شراب کی مکھی بنگیا۔ یعنے جام شراب کی مکھی کا سا عالم معلوم ہونے لگا۔ خال کو مگس سے تشبیہ دی ہے ٭ لب۔ جام شراب صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے ٭ جام شراب کی رعایت سے دسترس میں رس اور لب تک پہنچنے کی رعایت سے دست خوب نکلتے ہیں ٭

رات میخانے میں ساقی جو نشہ میں بہکا	خسِ شیشہ کو لگا کہنے خسِ جامِ شراب

میخانہ۔ شراب خانہ ٭ بہکنا شراب کے نشے میں کچھ کا کچھ کہنا اور کچھ کا کچھ سمجھنا ٭ خسِ شیشہ۔ وہ پھونس جسمیں بوتل کو ٹھیس نہ لگنے کی غرض سے لپیٹ کر رکھتے ہیں ٭ خسِ جام شراب۔ وہ خس یا تنکا جو شراب کے پیالے میں پڑ جائے ٭
(مطلب) رات کے وقت شراب پلانیوالا نشہ سے ایسا بہکا کہ شیشہ کے پھونس کو بھی خس شراب سمجھنے لگا یعنے باوجودیکہ پھونس کے اندر بوتل تھی تو بھی وہ پھونس کو شراب کے اندر سمجھنے لگا ٭ میخانہ ساقی۔ نشہ۔ بہکا خس۔ شیشہ جام صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے ٭

تو شمار ہوئے کئی بہتر ہے وہم رنج خمار	ساقیا شربتِ فریادرسِ جامِ شراب

نوشدارو - ایک مرکب دوا کا نام ہے جو محنت مشقت کی تکان کو دفع کرتی ہے - دمِ رنجِ خمار - نشہ کے اُتار کی تکلیف کے وقت + شربتِ فریادرس ایک مرکب شربت کا نام ہے جو نزلہ وغیرہ جیسی تکلیف دہ امراض کو رفع کرتا ہے - چونکہ شراب بھی تکان کو دور کرنیوالی شے ہے اِسلئے اُسکو شربتِ فریادرس سے تشبیہ دی ہے + (مطلب) خمار کی تکلیف کے وقت جامِ شراب کا شربت فریادرس نوشدارو سے بھی زیادہ مفید ہے + ساقی - جام - شراب - خمار صنعت مراعاۃ النظیر ہے + نوشدارو - شربت فریادرس باہم مناسبت اور رنج کی رعایت رکھتے ہیں + دم کا لفظ بھی دوسرے معنی گھونٹ کے خیال سے شربت کے ساتھ صنعتِ ایہام تناسب رکھتا ہے + شراب کی رعایت سے خمار ہیں سے نم خوب پیدا ہوتا ہے اور فریادرس میں سے رس بھی اچھا ٹپک رہا ہے +

بے خبر قافلۂ عیش گزر جاتا ہے	بے زباں ہے جو وہانِ جرسِ جامِ شراب

بے خبر نامعلوم حالت میں - چپ چاپ + قافلۂ عیش - آرام کے وقت - عیش کی گھڑیاں + دہانِ جرسِ جامِ شراب - جامِ شراب کی گھڑیال کا منہ + جرس یا گھڑیال پیالے کی صورت کی ایک چیز ہے جو لوہے یا پیتل یا کانسی جیسی دھات کی ہوتی ہے اور اُسکے اندر ایک اور لمبا سا ٹکڑا ایسی طرح لگا ہوا ہوتا ہے کہ حرکت کے ساتھ اس پیالہ کے اندر چاروں طرف لگتا ہے اور آواز دیتا ہے اِسی جرس کی قسم وہ ٹال اور ٹالیاں جو گائے بیل کی گردن میں ڈالی جاتی ہیں - غرض جرس کے نیچے کے کھلے ہوئے حصہ کو دہان سے اور اندر کے ٹکڑے کو زبان سے تشبیہ دی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جرس کے اندر وہ ٹکڑا جسے زبان کہا ہے نہیں ہوتا تو جرس میں سے آواز نہیں نکل سکتی اور شراب کا پیالہ بے زبان جرس کے مشابہ ہوتا ہے - معلوم ہو کہ بڑے بڑے ریگستانی میدانوں میں سفر کرنیوالے قافلے اپنے ساتھ بڑے بڑے گھنٹے رکھتے ہیں تاکہ اِدھر اُدھر کا آوارہ اور رستہ بھولا ہوا آدمی اُنکی آواز سنکر سمجھ جائے کہ یہ کوئی قافلہ جا رہا ہے اور پھر اُسکی آواز پر اُنکے ساتھ ملجائے کیونکہ ایسے رستوں میں تنہا آدمی کا منزل پر پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے +

(مطلب) چونکہ جامِ شراب کا جرس بے زبان ہے اِسلئے بغیر کسی آواز کے عیش کا قافلہ گزر جاتا ہے یعنے عیش کا زمانہ بے خبری کے عالم میں کٹ جاتا ہے اور بعد کو افسوس آیا کرتا ہے کہ ہم نے فلاں فلاں امور سے غفلت کی اور بڑا نقصان اُٹھایا - زبان - دہان صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + جرس میں قافلہ کی اور جامِ شراب میں عیش کی رعایت ہے +

ابلقِ چشمِ سیہ مست کو تیرے دیکھا	ورنہ ابتک نہ سُنا تھا فرسِ جامِ شراب

ابلقِ چشمِ سیہ مست مستی بھری کالی آنکھ کا ابلق - چشم سیہ مست اُس آنکھ کو کہتے ہیں جو سیاہ

اور اُس سے مستانہ ادا پائی جائے - خمار وار کالی آنکھ + ابلق اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جسمیں سیاہ اور سفید دونوں رنگ ملے جلے واقع ہوئے ہوں - چونکہ آنکھ میں بھی دونوں رنگ موجود ہیں اسلئے آنکھ ابلق کہا ہے اور گھوڑے سے مراد لی ہے + فرسِ جامِ شراب جام شراب کا گھوڑا +

(مطلب) ہم نے ابتک کسی شے کی نسبت یہ نہیں سُنا تھا کہ یہ جامِ شراب کا گھوڑا ہے لیکن اب تیری سیہ مست آنکھ کو ابلق دیکھ پایا گویا جام شراب کا گھوڑا یہی ہے + آنکھ کو مستی اور بشکل جام ہونے کے سبب سے جامِ شراب سے تشبیہ دی ہے - اور ابلق رنگ ہونے کے سبب سے اسکو فرس قرار دیا ہے دوم آنکھ اور گھوڑے میں گردش اور تیز رفتاری اور چہل بل کی مناسبت بھی ہے +

بادۂ صاف میں آیا ہے کہاں سے تنکا
عکس مژگاں ترا میکش ہے خسِ جامِ شراب

بادۂ صاف - صاف شراب - وہ شراب جسمیں پھوک یا تلچھٹ کی آمیزش نہو + عکس مژگاں پلکوں کا عکس - میکش ہونا - شراب پینا + خسِ جام شراب - جامِ شراب - جامِ شراب کا تنکہ - پھوک +

(مطلب) اے معشوق اس صاف شراب میں تنکا کہاں سے آجاتا جسے تو خسِ جام شراب سمجھ رہا ہے یہ تو تیری پلکوں کا عکس شرابخوری کر رہا ہے + خس کو عکس مژگاں سے تشبیہ دی ہے + بادۂ صاف میں عکس کی رعایت ہے + بادہ - میکش - جام - شراب صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

دل سلگ جائے نہ جبتک اور بھڑک جائے نہ جاں
کم نہو قلیاں کشِ سوزِ محبت کی طلب

دل کا سلگنا - دل کا جل جانا - دل میں غم کا شعلہ بھڑک اُٹھنا - جان بھڑکنا - غم کے صدمہ سے جان بیکل ہوجانی + قلیان کشِ سوزِ محبت - وہ شخص جو عشق کی آگ میں حقہ کا دم بھرے + طلب - خواہش حقہ پینے والے شخصوں کو بار بار حقہ پینے کی عادت پڑجاتی ہے اور اگر اُنکو حقہ وقت پر نہیں ملتا تو اُنکی طبیعت بہت خراب ہونے لگتی ہے ایسی خواہش کو حقہ کی طلب کہتے ہیں +

(مطلب) عشق کی آگ میں حقہ کا دم بھرنیوالے شخص کی طلب اُسوقت تک نہیں مٹتی جب تک اُسکا دل نہیں سلگ اُٹھتا اور جان نہیں بھڑک اُٹھتی یعنے عاشق کو عشق کا شغل اُسوقت تک نہیں چھوڑتا ہے جب تک اُسکا دل اور جان سب کچھ عشق کی آگ میں جل بجھکر خاتمہ نہیں ہوتا سُلگ جانا بھڑکنا - کش - طلب قلیان یعنی حقہ کی رعایتیں ہیں کیونکہ جب سُلفے میں سے خوب دھواں نکلنے لگتا ہے تو اُسے سُلگنا کہتے ہیں اور جب سلفہ جلکر چلم میں سے آگ کی لو اُٹھکر کھڑی ہوتی ہے تو اُسے چلم کا بھڑک اُٹھنا بولتے ہیں + کش کے دوسرے معنی دم یعنے حقہ کے گھونٹ بھر لینے کے ہیں سوز میں آگ کی رعایت نکلتی ہے + دل - جان - محبت سے مناسبت رکھتے ہیں +

گرچہ ہے شرع کا پاسِ نگہ رام شراب
حرام ہے نہیں لیکن نگہ رام شراب

بال جو آغاز جوانی میں ٹھوڑی پر نمودار ہوتے ہیں اور جنکو بوجہ سبز جھلک کے سبزہ کہتے ہیں - اس جگہ اُسی سبزہ کو خضر سے تشبیہ دی ہے کیونکہ خضر کے معنے بھی سبز کے ہیں + سوے گرداب کھینچ لیجانا - کھینچکر بھنور میں ڈالدینا + ذقن کو گڑھے دار ہونے کے سبب گرداب سے تشبیہ دی ہے اور دل کو ناؤ کہا ہے + (مطلب) خط ذقن نے دل کو اپنی محبت میں پھانس لیا گویا ناؤ کو بھنور کے اندر ڈالدیا اور یہ وہی مثل ہوئی کہ ناؤ خضر نے ڈبوئی + خضر - ناؤ - گرداب باہم مناسبت رکھتے ہیں +

	اِس مکر چاندنی پہ نکرنا گمان صبح		ریشِ سفیدِ شیخ میں ہے ظلمتِ فریب	

ریشِ سفیدِ شیخ - شیخ کی سفید ڈاڑھی - شیخ بمعنی بزرگ - صوفی مزاج شخص + ظلمتِ فریب - دھوکے کی سیاہی - دغابازی کی تاریکی + مکر چاندنی - چاندکی وہ روشنی جس پر صبح ہونے کا دھوکا ہوجاتا ہے سردی کے موسم میں پچھلی رات کو اکثر روشنی ایسی ہلکی ہوجاتی ہے کہ دیکھنے والوں کو یہ گمان ہوجاتا ہے کہ اب زیادہ رات نہیں رہی اور صبح ہونے ہی کو ہے مگر درحقیقت صبح نہیں ہوتی اور زیادہ رات ہوتی ہے پس ایسی چاندنی کو مکر چاندنی کہتے ہیں - اِس جگہ شیخ کی کرٹبری یعنی سفید اور سیاہ ملے جلے بالوں والی ڈاڑھی کو مکر چاندنی سے تشبیہ دی ہے +

(مطلب) شیخ کی کرٹبری ڈاڑھی میں جو سیاہی ہے وہ اُس فریب کی سیاہی ہے جس سے لوگوں کو فریب دے دیکر اپنا معتقد بنالئے - پس اِس مکر چاندنی کو صبح نہ سمجھنا یعنے اس نورانی صورت کو پاکباز نہ جاننا + ظلمت - چاندنی صنعتِ تضاد ہے + فریب - مکر مترادف ہیں +

	اُس مہروش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح		قلابے آسمان و زمیں کے ملا نہ تو	

زمین آسمان کے قلابے ملانا - ڈینگ مارنا - ناممکن باتوں کے دعوے کرنا - بے تکی ہانکنا + مہروش - آفتاب جیسا معشوق + مطلب اے نصیحت کرنے والے تو ان جھوٹے اور ناممکن دعووں کو چھوڑدے اور کوئی ایسی تدبیر بتا جس سے معشوق ملجائے + زمین آسمان صنعت تضاد ہے - مہروش میں مہر آسمان کی رعایت ہے +

ردیف خ

	اُونچی ہے آشیانۂ زاغ و زغن کی شاخ		بدخصلتوں کو کرتا ہے بالانشیں فلک	

بدخصلت وہ شخص جس کا مزاج بُرا ہو کسی کا ہمدرد نہو - بالانشین کرنا بڑے مرتبہ پر پہنچانا + آشیانۂ زاغ و زغن کی شاخ - وہ ٹہنی جس پر کوّا یا چیل اپنا گھونسلا بنالے + (مطلب) آسمان کی عادت ہے کہ بدمزاج لوگوں کو بڑے مرتبے پر پہنچاتا ہے چنانچہ کوّے اور چیل کا گھونسلہ اُونچی ہی ٹہنی پر ہوتا ہے - اِس شعر میں بدخصلت لوگوں کو چیل کوّوں سے تشبیہ دی ہے اور بالانشینی کی مطابقت زاغ و زغن کے گھونسلے سے دی ہے - کیونکہ یہ جانور ہمیشہ اُونچے اُونچے درختوں کی چوٹیوں پر گھونسلا بناتے ہیں

رہتے ہیں کشمکش میں پس از مرگ پُرجفا | **آخر کو زیرِ آرہ کٹی کرگدن کی شاخ**

کشمکش میں رہنا۔ تکلیف میں مبتلا رہنا۔ کھینچا تانی میں رہنا + پُرجفا وہ شخص جو ظلم کرنے کا عادی ہو ظالم۔ بے رحم + آرہ لکڑیوں یا اور سخت چیزوں کے چیرنے کا ایک اوزار ہوتا ہے گینڈے کا سینگ بھی اکثر اُسی سے کاٹتے ہیں + کرگدن کی شاخ۔ گینڈے کا سینگ۔ گینڈا ایک بہت قوی ہیکل اور عجیب صورت کا چوپایہ جانور ہوتا ہے قد میں بڑی بھینس کے برابر ہوتا ہے اُسکی پیشانی پر ایک یا دو سینگ گز گز بھر لمبے بڑے سخت اور مضبوط ہوتے ہیں اُنسے وہ اکثر جانوروں کو چیر ڈالتا ہے۔ ہاتھی کے پیٹ میں بھی مار کر گرا دیتا ہے + (مطلب) جو لوگ ظالم ہوتے ہیں وہ مرکے بھی مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں چنانچہ گینڈے کا سینگ مرنے کے بعد آرے سے کاٹا جاتا ہے + گویا اسے ظلم کی سزا دی جاتی ہے + کشمکش میں آرہ کی رعایت کیا لطف دکھا رہی ہے +

گھستی تھی چوبِ تیشہ مری طرح ایک دن | **سوکھیگی نخلِ آرزوئے کوہکن کی شاخ**

چوبِ تیشہ۔ بسولے کی لکڑی۔ وہ لکڑی جو دستہ کی جگہ بسولے میں ڈالی جاتی ہے + نخلِ آرزوئے کوہکن کوہکن کی اُمید کا درخت۔ کوہکن شیریں کے عاشق فرہاد کا لقب ہے + (مطلب) کوہکن کے بسولے کی لکڑی اُسے زبانِ حال سے سناتی تھی کہ اے کوہکن میری طرح کسی دن تیری آرزو کے درخت کی شاخ بھی سوکھ جائیگی یعنی تیری خوشی کا بھی خاتمہ ہوجائیگا + چوب۔ نخل۔ شاخ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے تیشہ میں کوہکن کی رعایت ہے +

بیمارِ چشمِ دلبرِ آہو نگاہ کو | **شاخیں بھی گر لگائیں تو لیکر ہرن کی شاخ**

بیمارِ چشمِ دلبرِ آہو نگاہ۔ ہرن جیسی آنکھ والے معشوق کی آنکھوں کا بیمار۔ وہ عاشق جو ایسے معشوق کی آنکھوں پر مرتا ہو کہ جو ہرن کی سی آنکھیں رکھتا ہو + شاخیں لگانا۔ خالی سینگیاں کھچوانا۔ جب بخار کے مریض کو بخار کی شدت ہوتی ہے اور گرمی کے ابخرے دماغ کی طرف جانے لگتے ہیں تو اُسکے ہاتھ پاؤں گدّی وغیرہ کے مقامات پر خالی سینگیاں کھچوائی جاتی ہیں کہ بخار کا زور کم ہوجائے اور ابخرے دماغ کی طرف سے ہٹ کر ہاتھ پاؤں کی راہ سے نکل جائیں۔ یہ سینگیاں عموماً گائے بیلوں کے سینگوں کی ہوتی ہیں۔ ہرن کے شاخ ہرن کے سینگ +

(مطلب) آہو نگاہ معشوق کی آنکھ کے بیمار عاشق کو سینگیوں کے لگانے کی ضرورت ہو تو ہرن کی سینگیاں لگائیں کیونکہ وہ اُسکے مرضِ عشق کی حالت سے زیادہ مناسبت رکھتی ہیں + شاخیں لگانے میں بیمار کی رعایت ہے۔ ہرن کی شاخ میں آہو نگاہ کی رعایت ہے کیونکہ آہو اور ہرن مترادف ہیں چشم کی رعایت سے آہو نگاہ خوب آیا ہے +

شاخِ نبات کو نئے قلیان نے مُنہ لگا لئے | ایسی مصاحبت سے لگی اس دہن کی شاخ

شاخِ نبات - مصری کی ڈلی یعنی گنا + نئے قلیان حقہ کی نے جسکو مُنہ سے لگاکر دم لیتے ہیں اور اُسمیں سے دھواں نکلتا ہے - مُنہ لگانا - توجہ کرنا - پسند کرنا + مصاحبت ہمنشینی - ساتھ رہنا + شاخ لگنا کوئی بات پیدا ہونا - کوئی وجہ نکل آنی +

(مطلب) ہر وقت معشوق کے مُنہ سے لگے رہنے کی وجہ حقہ کے واسطے ایسی پیدا ہوگئی ہے کہ اب اُسکی نے گنے کو بھی خاطر میں نہ لائیگی + اس شعر میں دہن معشوق کی لذت اور شیرینی کو گنے پر ترجیح دی ہے + مُنہ لگانے میں قلیان کی رعایت ہے + نبات میں بات دہن کی رعایت سے خوب نکلتی ہے + شاخ کو نَے سے مناسبت ہے - چونکہ یہ شعر شاخ سے شروع ہوکر شاخ ہی پر ختم ہے اسلئے یہ صنعت رد العجز علے الصدر کہلاتی ہے - کیونکہ صدر شعر کے شروع حصہ اور عجز آخری حصہ کا نام ہے

کردے جو تو نہال تو لائے ابھی نکال | پروین کا خوشہ گاوِ سپہر کہن کی شاخ

نہال کر دینا - مہربانی سے خوش کر دینا + پروین کا خوشہ - ثریا ستاروں کا گچھا - عقدِ ثریا عقد پروین یہ سات چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں جو بہت قریب قریب واقع ہوکر گچھا سا معلوم ہوتے ہیں بعض آدمی اسکو سات سہیلیوں کا جھومر بھی کہتے ہیں اس شعر میں انکو خوشہ یعنے میوے یا کسی پھل کا گچھا قرار دیا ہے + گاوِ سپہر کہن کی شاخ - پرانے آسمان کی بیل کا سینگ + آسمان کو پرانا بوجہ دیر سال ہونے کے کہا ہے - بیل برج ثور کو کہا ہے کیونکہ ثور کے معنی بیل کے ہیں اور برج ثور ایک برج آسمانی بیل کی ہم شکل ہے + شاخ گاؤ کو شاخ درخت سے تشبیہ دی ہے +

مطلب اے محبوب یا اے خدا اگر تو آسمانی بیل کو اپنی مہربانیوں سے نہال کرے تو ابھی اُسکی شاخ پر پروین کا خوشہ نکل آئے + نہال بمعنی درخت - شاخ بمعنی شاخ - خوشہ - یعنی پھل صنعت مراعاۃ النظیر ہے - پروین - گاؤ - سپہر صنعت مراعاۃ النظیر ہے + اس شعر میں نہال - شاخ - خوشہ دو دو مفہوم رکھنے کے سبب سے داخل صنعت ایہام تناسب ہیں +

کوئی گھڑی اگر وہ ملایم ہوئے تو کیا | کہہ بیٹھینگے پھر ایک کڑی دو گھڑی کے بعد

ملایم ہونا - خندہ پیشانی ہونا - خفگی اور ناراضی کو کم کر دینا + کڑی کہہ بیٹھنا - کوئی سخت سست بات کہدینا - گالی دے بیٹھنا + (مطلب) اگر وہ معشوق تھوڑی سی دیر کے واسطے ذرا مہربان معلوم ہوتا ہے تو کوئی خوشی یا اعتبار کی بات نہیں اسکا مزاج تو ایسا متلوّن اور خراب ہے کہ دو ہی گھڑی کے بعد پھر کوئی گالی دے بیٹھیگا + ملایم - کڑی صنعتِ تضاد ہے + ایک دو صنعتِ سیاق الاعداد ہے - پھر کا لفظ تجنیس حرف سے گھڑی کی رعایت بھی ظاہر کرتا ہے +

کہتا رہا کچھ آنسے عدو دو گھڑی تلک — غماز نے پھر اور جڑی دو گھڑی کے بعد

غماز - چغلخور + اور جڑنا - دوسری چغلی کھانا - دوسرا الزام لگانا - دوسری برائی دل میں ڈالدینا + (مطلب) رقیب معشوق سے دو گھڑی تک تو کچھ باتیں کرتا رہا پھر دو گھڑی کے بعد میری طرف سے کوئی اور چغلی کھا دی + دو کی رعایت سے عدو میں بھی دو خوب نکلتا ہے اور تلک میں لک بمعنی لاکھ گھڑی کی رعایت سے پہر کا لفظ بھی اچھا ہے جو تجنیس محرف سے پہر پڑھا جاتا ہے +

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے — وہ ساری شیخی انکی جھڑی دو گھڑی کے بعد

شیخی بگھارنا - شیخی مارنا - اپنی بڑائی کرنا - اپنے منہ اپنی تعریف کرنا + شیخی جھڑ جانا عزت کرکری ہو جانا بے عزتی ہونی + (مطلب) شیخ جی دو گھڑی سے اپنی تعریفیں کر رہے تھے لیکن دو ہی گھڑی کے بعد بھید کھل جانے سے انکو بے عزت اور شرمندہ ہونا پڑا +

لکھیں اس چشم کے وحشی کے لئے گر تعویذ — اہل تکسیر کریں پوست ہرن کا کاغذ

چشم کا وحشی - معشوق کی آنکھ کا عاشق + اہل تکسیر وہ شخص جو علم رمل کے قاعدوں سے شکلوں کو الٹ پلٹ کرکے زایچے اور نقش بناتے ہیں + پوست ہرن کا کاغذ وہ کاغذ جو ہرن کی جھلی کو صاف کرکے بنایا جاتا ہے - اکثر عامل بعض امور کے واسطے ہرن کی جھلی پر بھی تعویذ لکھتے ہیں +
(مطلب) اگر معشوق کی چشم کے عاشق کے واسطے تعویذ لکھنے کی حاجت ہو تو اہل تکسیر کو لازم ہے کہ ہرن کی جھلی کا کاغذ لیں + ہرن میں وحشی کی رعایت رکھی گئی ہے - کاغذ پوست ہرن کو تعویذ سے مناسبت ہے + اس شعر میں اہل تکسیر کی جگہ اہل تسخیر کا نسخہ بھی عمدہ طور سے ہو سکتا ہے کیونکہ تسخیر بمعنی گھیرنا اور پرچانا وحشی ہرن کے مناسب حال ہے +

سینہ صافوں کو زمانہ کے ہے ہاتھوں سے شکست — ہے صفائی سے سزاوار شکن کا کاغذ

سینہ صاف - وہ شخص جسکے دل میں کدورت نہ ہو جو کسی کا برا نہ چاہے + زمانہ کے ہاتھوں سے شکست ہونا زمانہ کی طرف سے مصیبت سہنا - تقدیر سے خراب ہونا + شکن کا سزاوار - شکن کا مستحق - شکستگی کے نشان کا حقدار + (مطلب) زمانہ کی عادت ہے کہ وہ ان لوگوں کو عاجز اور خراب کرتا ہے جو کسیکا برا نہیں چاہتے اور جنکے سینے صاف ہوتے ہیں کاغذ میں جو شکن دی جاتی ہے اسکا سبب بھی یہی ہے کہ وہ صاف ہوتا ہے گویا زمانہ اسکو بھی سینہ صاف سمجھکر شکستہ کرنے سے نہیں چھوڑتا + سینہ کی رعایت سے ہاتھ صاف کی رعایت سے صفائی - شکست کی رعایت سے شکن واقع ہوئے ہیں - سینہ صاف کو کاغذ سے تشبیہ دی ہے - سزاوار کا لفظ بھی سزا اور وار کے خیال سے خوب آیا ہے +

ورق چرخ ہو گر نسخۂ آشوب نہ ہو — سرمۂ چشم سیہ ہم بدن کا کاغذ

ورقِ چرخ۔ آسمان کا کاغذ۔ آسمان کو ورق قرار دیا ہے + نسخۂ آشوب پریشانی پیدا کرنیوالا نسخہ یعنے عشق + سرمۂ چشمِ مہِ سیم بدن کا کاغذ۔ وہ کاغذ جسمیں معشوق کے لگانے کا سرمہ رہتا ہو چاندی جیسے بدن والے چاند یعنے معشوق کی آنکھ کے سرمہ کا کاغذ +

(مطلب) مہِ سیم بدن کی سرمۂ چشم کا کاغذ اگر ورقِ چرخ بھی ہو تو کچھ زیادہ خرابی نہیں پیدا کرسکتا لیکن نسخۂ آشوب یعنے عشق نہو کیونکہ عشق آسمان سے بھی زیادہ فتنہ پرداز اور ظالم ہے چرخ کو ورق ٹھیراکر اور عشق کو نسخۂ آشوب قرار دیکر کاغذ سرمہ سے تشبیہ دی ہے + ورق۔ نسخہ۔ کاغذ مترادف ہیں + آشوب۔ سرمہ۔ چشم۔ باہم مناسبت رکھتے ہیں + مہ بمعنی چاند کی رعایت سے سرمہ کا مہ بھی خوب چمک اُٹھا ہے + چرخ میں رخ۔ سرمہ میں سر چشم اور بدن کی رعایت سے اچھے نکلے ہیں +

مہر وہ کرتا ہے نامہ پہ مجھے آتی ہے رشک		ہائے یوں چوسے لعاب اُسکے دہن کا کاغذ	

لعاب تھوک کی تری۔ منہ کی رطوبت۔ قاعدہ ہے کہ مہر گیلے کاغذ پر اچھی طرح اُٹھتی ہے اسلئے مہر لگاتے وقت کاغذ کو زبان سے گیلا کر لیتے ہیں + (مطلب) معشوق جب خط پر مہر لگاتا ہے تو مجھے اسبات کا رشک ہوتا ہے کہ اس کاغذ کی قسمت مجھ سے اچھی ہے کہ معشوق کے دہن کا لعاب چوس رہا ہے اور مجھے نصیب نہیں۔ لعاب دہن مہر سے اور کاغذ نامہ سے مناسبت رکھتے ہیں

	نگہ نہیں حرفِ دلنشیں تھا دہن کی تنگی سے تنگ ہوکر نکلکر آیا جو راہ آنکھوں کی دلمیں بیٹھا خدنگ ہوکر	

حرفِ دلنشیں۔ وہ بات جو دل میں بیٹھ جائے۔ وہ بات جو دل پر اثر کر جائے + خدنگ ہوکر تیر بنکر (مطلب) معشوق کی نظر نظر نہ تھی بلکہ وہ دل میں گھر کرنیوالی بات تھی اور چونکہ معشوق کا دہن ننھا سا تھا اسلئے وہ دہن کی تنگی سے مجبور ہوکر منہ کے راستے سے نہ نکل سکی اور آنکھوں کے راستے سے باہر آئی اور پھر میرے دل میں تیر کی طرح بیٹھ گئی یعنے اپنا اثر کر گئی + دل کی رعایت سے نگہ۔ حرفِ دلنشیں۔ خدنگ میں تشبیہی مناسبتیں ہیں۔ دہن۔ آنکھ۔ دل تلازمۂ جسمی کے متعلق صنعت مراعاۃ النظیر ہے +

	پھر آیا لو وہ نگارِ خونی اِدھر کو سرگرمِ جنگ ہوکر کہ جسکے ہاتھوں سے اُڑ گئے سر ہزاروں ہونٹوں کا رنگ ہوکر	

نگارِ خونی۔ خون کا نقش و نگار بنانیوالا یعنے معشوق + سرگرمِ جنگ ہونا۔ لڑائی پر آمادہ اور مستعد ہونا + سر اُڑ جانا۔ سر کٹ جانا۔ قتل ہونا + (مطلب) وہ معشوق اب پھر اس طرف کو لڑنے کے لئے

آرہا ہے جسکے ہاتھ سے عاشقوں کے ہزاروں سر اس طرح اُڑ گئے جس طرح مہندی کا رنگ اُڑ جاتا ہے
یعنے اُس نے اپنے ہاتھ سے ہزاروں عاشقوں کو قتل کر ڈالا ہے + مہندی میں نگار کی - سر اُڑانے میں
خونی اور جنگ کی رعایت ہے + "ہاتھوں سے اُڑ گئے" سر اور رنگ دونوں کے حسب حال ہے کیونکہ
مہندی کا رنگ بھی ہاتھوں پر سے اُتر تا رہتا ہے - اور مہندی کی سرخی میں سر کے خون کی بھی مناسبت
ہے - سر کی رعایت سے سرگرم میں بھی سر کا لفظ خوب نکلتا ہے + تو دوسرے معنی شعلہ کے خیال
سے گرم کے ساتھ صنعتِ ایہام تناسب رکھتا ہے +

	غزالِ رم دیدہ بنگیا ہے جو خواب آنکھوں میں تو بجا ہے کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر	

غزالِ رم دیدہ - ڈرا ہوا ہرن - وہ ہرن جو کسی شے سے بدک گیا ہو + پھاڑ کھانے کو دوڑنا - خوفناک
معلوم ہونا - بہت ہی ناگوار گزرنا - وحشت ناک معلوم ہونا + پلنگ - چارپائی - وہ شے جسپر لیٹ کر
سوتے ہیں + دوسری جگہ پلنگ کے معنے شیر کے ہیں +
(مطلب) میری آنکھوں میں نیند نہیں آتی اور ڈرے ہوئے ہرن کی طرح ادھر اُدھر بھاگتی
پھرتی ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ بہت ٹھیک ہے کیونکہ اے معشوق تیرے بغیر یہ پلنگ
جسپر لیٹ کر سوتے ہیں ایسا وحشت ناک معلوم ہوتا ہے گویا ایک شیر ہے کہ وہ پھاڑ کھانے کے
واسطے حملہ کرتا ہے پس اس وحشت میں نیند کہاں آئے + پلنگ - پلنگ میں تجنیس تام ہے
کیونکہ لفظ ایک اور معنی جدا ہیں - غزال پلنگ صنعتِ تضاد ہے + آنکھوں کی رعایت سے رم دیدہ
میں دیدہ بھی خوب آنکھیں دکھا رہا ہے + پھاڑ کھانے کا محاورہ پلنگ بمعنی شیر کی رعایت سے
آیا ہے اور بنگیا میں بن شیر کا ٹھکانا بھی اچھا نکل آیا ہے + خواب کو غزال سے تشبیہ دی ہے
اور پلنگ کو پلنگ یعنی شیر ٹھہرایا ہے +

سرمہ آلودہ تری چشم پہ افسوں دیکھکر		اُڑ گئے اِک آنکھیں جادوئے بابل کے دھوپ	

جادوئے بابل - بابل کا جادو + چاہ بابل - علاقہ بابل میں ایک کنواں ہے جسمیں دو فرشتے ہاروت
اور ماروت مقید اور اُلٹے لٹکتے ہیں - اُنکا قصہ یہ ہے کہ وہ دونوں فرشتے مدعی تھے کہ انسان کو
ہم پر کیوں ترجیح دیگئی ہے اسکے جواب میں یہ صورت پیش آئی کہ زہرہ جو ایک نہایت خوبصورت
عورت تھی اُس کا اور اُسکے خاوند کا کچھ تنازع ہوا اسلئے اِن دونوں فرشتوں کو دنیا میں بھیجا کہ
بصورتِ انسان ہو کر تم اُنکا فیصلہ کر دو - دونوں فرشتوں کی نیت اُسکے حسن و جمال کو دیکھکر فریفتہ
ہو گئی اور فیصلہ کی بجائے زہرہ سے سازش کی اِس جرم میں آخر کار فرشتوں کو شرمندہ ہونا پڑا +

اورعذاب آخرت کے عوض عذاب دنیا اختیار کیا اور بابل کے کنویں میں قید ہوئے اور حالت قید میں یہ شیوہ اختیار کیا کہ جو شخص اس کویں پر جاتا ہے وہ فرشتے اس شخص کو جادو کا علم تعلیم کر دیتے ہیں دہویں اُڑ گئے۔ نیست ونابود ہوگیا۔ دُہویں کی طرح اڑگیا یعنی جاتا رہا + سرمہ آلودہ۔ سرمہ لگی ہوئی پُرافسوں جادو بھری + (مطلب) اے معشوق تیری سرمہ والی اور جادو بھری آنکھ کو دیکھکر جادوے بابل کے دُھویں اُڑ گئے یعنی اُسکی کچھ حقیقت نرہی + سرمہ۔ افسوں کو چشم سے مناسبت ہے۔ دھویں اُڑنے کا محاورہ سرمہ کی رعایت ہے + افسوں۔ جادو مترادف ہیں + اُڑنے کی رعایت سے پُرافسوں میں پر بھی خوب لگے ہوئے ہیں + صنعت سیاق الاعداد کی لفظ سے اِک۔ جادو میں دو آلودہ میں دہ موجود ہیں +

سچ کہا ہے آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ +
چھپ گیا مہ رخ پہ تیرے زلفِ شبگوں دیکھ کر +

کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ یہ ایک مشہور بات ہے کہ جس جگہ کالا سانپ ہوتا ہے وہاں چراغ کی روشنی مدہم پڑجاتی ہے یعنے چراغ ٹمٹانے لگتا ہے اور روشنی گھٹ جاتی ہے۔ بد کے سامنے نیک کو فروغ نہیں ہوتا + زلفِ شبگوں۔ رات کے رنگ جیسی کالی زلف +

(مطلب) معشوق کے چہرہ پر کالی کالی زلفیں دیکھکر چاند چھپ گیا۔ اس بات سے معلوم ہوا کہ لوگوں کا یہ قول سچا ہے کہ کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا + اس شعر میں زلف کو کالے سانپ سے اور چاند کو چراغ سے تشبیہ دی ہے اور چاند چہرہ سے مراد ہے جو زلفوں کے چھوڑنے سے چھپ جاتا ہے + خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ زلفوں سے چہرہ چھپ گیا گویا کالے کے آگے چراغ ماند ہوگیا + مہ اور چراغ کی رعایت سے شبگوں میں شب پیدا ہے۔ کالے۔ چراغ میں مناسبت ہے + زلف۔ رخ میں مناسبت ہے +

قتل کو کس کے چڑھائی تیغ تو نے سان پر +
اُترے ہے آنکھوں میں زخموں کے مرے خون دیکھکر

سان پر چڑھانا۔ تیز کرنا۔ گرنڈ کے چکر پر رگڑ کر آبدار کرنا + آنکھوں میں خون اُترنا غصہ سے آنکھیں لال ہو جانا۔ غضبناک ہونا + (مطلب) اے معشوق تو نے کس شخص کے قتل کرنے کے واسطے اپنی تلوار کو تیز کیا ہے کہ تیرے دیکھنے دیکھکر میری آنکھوں کے زخموں میں رشک اور غصہ سے خون اُترا ہے + مدعا یہ ہے کہ تو نے رقیب کے قتل کے واسطے جو تلوار کو تیز کیا ہے تو حسد اور رشک کے سبب مجھے اپنی قسمت پر غصہ آرہا ہے + قتل۔ تیغ۔ سان۔ زخم۔ خون صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

خون اُتر لے کا محاورہ زخم کے لئے خوب مناسب ہے - چڑھالی - اُترے میں صنعت تضاد ہے +

الٰہی خیر ہو مانند شعلۂ سرکش ‖ پھر آیا باؤ کے گھوڑے پہ وہ ادھر چڑھکر

الٰہی خیر ہو - دعائیہ کلمہ ہے - مانند شعلۂ سرکش - اُونچے اُٹھنے والے شعلہ کی طرح + باؤ کے گھوڑے پر چڑھنا - ہوا میں بھرا ہوا ہونا - مغرور ہونا +

(مطلب)

اے اللہ تو خیریت سے رکھ - وہ معشوق پھر شعلۂ سرکش کی طرح غرور میں بھرا ہوا میری طرف آرہا ہے پھر کا لفظ اسبات کا اشارہ کر رہا ہے کہ ایک دفعہ تو اُس نے آکر عشق کی آگ سے سوختہ کر ہی دیا ہے اب جو پھر آرہا ہے تو اور زیادہ خراب کریگا + گھوڑے کی تیزروی اور شرارت کی صفتوں کے لحاظ سے شعلہ اور شعلۂ سرکش سے تشبیہ دیتے ہیں اور اس جگہ باؤ کی رعایت سے عمدہ مناسبت ہوگئی ہے

کہیں فلک پہ نہ چڑھجائے چاند جھومر کا ‖ کہ دور آپکو کھینچے ہے تیرے سر چڑھکر

جھومر کا چاند - جھومر ایک زیور کا نام ہے جسے عورتیں ماتھے پر لٹکاتی ہیں اُسمیں بہت سی لڑیاں ہوتی ہیں اور اُنکے سروں میں چاند سورج مچھلی وغیرہ کی شبیہیں نصب ہوتی ہیں + آپ کو دور کھینچنا - اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھنا - غرور کے ساتھ اپنے آپ کو بہت بڑا اور سب سے اچھا سمجھنا + سر چڑھنا - کسی سے نڈر ہوجانا - کسی سے بیباک اور بے ادب بن جانا +

(مطلب) معشوق تیرے جھومر کا چاند تیرے سر چڑھکر اپنے آپ کو بہت ہی بڑا سمجھنے لگا ہے اور عجب نہیں جو آسمان پر جا چڑھے یعنے اپنے آپ کو سب سے بالاتر سمجھنے لگے + آسمان پر چڑھنے کا محاورہ چاند کی رعایت سے اور سر چڑھنے کا محاورہ جھومر کی مناسبت سے دو چند لطف دے رہے ہیں +

جان ہوا یوں ہوئی اُس خاک کا بوسہ لیکر ‖ جیسے اُڑجائے دہن میں کوئی گٹکا لیکر

جان کا ہوا ہوجانا - دم نکلجانا - مرجانا + گٹکا - گولی - مُہرہ + قصہ خوانوں نے ایک مُہرہ کی نسبت فرضی خیال پیدا کر رکھا ہے کہ اسکو مُنہ میں رکھ لینے سے آدمی غائب ہوکر اُڑنے لگتا ہے +

(مطلب) معشوق کے دروازہ کی خاک کا بوسہ لیکر فرط خوشی سے جان اِس طرح نکل گئی جس طرح کوئی عیار آدمی مُنہ میں گٹکا دباکر اُڑجاتا ہے +

کھینچتی روز قیامت سے بھی ہے آپکو دور ‖ تیری زلفوں کی بلائیں شب یلدا لیکر

آپ کو دور کھینچنا - اپنے آپکو بہت ہی اچھا سمجھنا + روز قیامت - حشر کا دن + شب یلدا - اندھیری رات (مطلب) اے معشوق شب یلدا تیری زلفوں کی بلائیں لیکر اپنے آپکو قیامت کے دن سے بھی زیادہ مصیبت خیز سمجھنے لگی ہے + زلفوں کی سیاہی کو بلائیں کہا ہے اور چونکہ اندھیری رات بھی تاریک و سیاہ ہوتی ہے اسکو زلفوں کی بلائیں لینے والی کہا ہے گویا اُسنے زلفوں ہی کی سیاہی حاصل کی ہے اور عاشقوں کے لئے

اس شعر میں بلائیں لینے کا ظاہری ثبوت تو وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا اور اشارۃً اُس طریق سے مدعا ہے جو عورتوں میں مروج ہے اور اظہار محبت کی اور بچھڑے ہوؤں کے ملنے کی علامت ہے اور جسکی کیفیت پیشتر کسی شعر میں درج ہو چکی ہے - روز اور شب صنعت تضاد ہے - بلائیں زلفوں کی رعایت ہے

تیری تصویر کو یوسف نے جو دیکھا لیکر	رہگیا اپنا سا منہ لیکر وہ اے آئینہ رو

اپنا سا منہ لیکر رہجانا - شرمندہ ہوجانا - آئینہ رو - وہ شخص جسکا چہرہ آئینہ جیسا صاف ہو - مراد معشوق یوسف ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت نبی اللہ شخص ہوئے ہیں +

(مطلب) اے معشوق تیری تصویر کو یوسف نے دیکھا تو وہ بھی تیری خوبصورتی کے آگے اپنی خوبصورتی کو حقیر سمجھنے لگے اور شرمندہ ہوگئے - آئینہ رو میں آئینہ تصویر کی رعایت ہے اور رو منہ کا مترادف ہے

چل بسا وہ آج سب ہستی کا ساماں چھوڑکر	کل گئے تھے تم جسے بیمارِ ہجراں چھوڑکر

چل بسنا - مرجانا (مطلب) اے معشوق تو جس شخص کو کل جدائی کے غم میں بیمار چھوڑکر چلا گیا تھا وہ شخص آج اپنی زندگی کا تمام سامان چھوڑکر مرگیا - کل آج صنعت تضاد ہے +

مچھلیاں دستِ حنائی میں مری جاں چھوڑکر	صیدِ دل کو کیونکہ چھوڑیگی جبکہ دکھلا رہی ہے تو

صیدِ دل - دل کو صید یعنی شکار فرض کیا ہے - دستِ حنائی میں مچھلیاں چھوڑنا - مہندی کے ہاتھ کے وہ خط اور لکیریں جو سفید یا ہلکے رنگ کی رہجاتی ہیں مچھلیاں کہلاتی ہیں +

(مطلب) اے معشوق جبکہ ہمیں اپنے رنگین ہاتھ میں مچھلیاں چھوڑکر دکھا رہا ہے تو ہمارے دل کو کیا خاک چھوڑیگا یعنی نہیں چھوڑیگا - اس شعر میں مچھلیاں چھوڑنے کا مفہوم دو طرح ہے ایک تو یہ کہ تو اپنے ہاتھ پر جاندار مچھلیاں چھوڑکر ہمیں دکھا رہا ہے - دوسرا یہ کہ تو اپنی ہاتھ میں مہندی کے رنگ کی مچھلیاں بنی ہوئی دکھا رہا ہے - صیدِ دل کا نچھوڑنے کا مفہوم بھی دو طرح ہے اول یہ کہ تیری اس ادا پر دل خود بخود مبتلا ہوجائیگا - دوم یہ کہ اس دکھانے سے تیرا منشا ہی یہ ہے کہ دل کو اپنی اداؤں کا عاشق بنالے - صید اور جان میں مچھلیوں کی رعایت ہے +

اٹھ کھڑا ہوتا ہے تسبیح مرجاں چھوڑکر	سرخی پان دیکھ لی زاہد جو دنداں پر ترے

سرخیِ پان - پان کی سرخ رنگت - پان ایک قسم کا پتا ہوتا ہے جسے ہندوستانی آدمی کتھے چونے اور چھالیا کے ساتھ کھاتے ہیں وہ منہ کے ذائقہ کو صاف کرتا ہے ہاضم ہے - لب سرخ ہوجاتے ہیں جب تک کلی نہیں کیجاتی تب تک دانتوں پر بھی سرخی پائی جاتی ہے - تسبیح مرجاں - مونگے کے دانوں کی تسبیح - مونگا ایک قسم کی سرخ دریائی چیز ہے - (مطلب) اے معشوق پان کھانے سے تیرے دانتوں پر جو سرخی آجاتی ہے وہ ایسی اچھی معلوم ہوتی ہے کہ اگر زاہد اور پاکباز آدمی بھی

دیکھ لے۔ تو وہ مونگے کی تسبیح کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑا ہو یعنی خدا کی عبادت اور یاد کو بھول جائے اور تجھ پر عاشق ہو جائے۔ دندان کو مع سرخی پان تسبیح مرجان سے تشبیہ دی ہے اور پھر اُس کے چھوڑ دینے سے دندان اور اُسکی سرخی کو ترجیح دی ہے۔ تسبیح کو زاہد سے مناسبت ہے +

ساغرِ دل بیچتا آیا ہوں کھو مت ہاتھ سے — چوکتا ہے کیوں یہ جنسِ دست گرداں دیکھکر

ساغرِ دل۔ دل کا پیالہ۔ دل کو پیالہ فرض کیا ہے۔ ہاتھ سے کھونا۔ نہ لینا۔ آئی ہوئی چیز کو جانے دینا۔ چوکنا۔ دہوکہ کھانا۔ جنسِ دست گرداں۔ وہ مال جو ہتھیلی بکتا ہو۔ وہ چیز جسے کوئی شخص اپنی ضرورت کے لئے سستی قیمت پر بیچتا ہو (مطلب) اے معشوق میں اپنا دل دیتا ہوں تو اسے چھوڑ نہیں لیلے کیونکہ یہ شئے دست گرداں ہے اگر تو اسوقت نہ لیگا تو دہوکہ کھائیگا۔ دست گرداں میں دستِ ہاتھ کا مترادف اور ساغر کی رعایت ہے +

ہو گیا طفلی ہی سے دل میں ترازو تیرِ عشق — بھاگے ہیں مکتب سے ہم اوراقِ میزاں چھوڑ کر

تیر کا ترازو ہونا۔ جب تیر کسی جگہ پر لگکر آدہا دوسری طرف نکل جاتا ہے تو اسے ترازو ہونا کہتے ہیں مراد اُکاری لگنا۔ اوراقِ میزان۔ کتاب میزان الصرف کے ورق۔ عربی قواعد کی ایک کتاب ہے اسکا نام میزان الصرف ہے (مطلب) ہمارے دل پر بچپن ہی میں عشق کا تیر کاری لگ گیا تھا۔ ہم میزان الصرف کتاب کو چھوڑ کر مکتب سے نکل بھاگے ہیں۔ یعنی جس عمر میں ہم مکتب کے اندر میزان الصرف پڑہا کرتے تھے اسی وقت سے ہمیں عشق کا عارضہ پیدا ہوا اور لکھنا پڑہنا چھوڑ کر مدرسے سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ترازو ہونا میں میزان کی رعایت ہے۔ مکتب اوراق میزان صنعت مراعاۃ النظیر ہے

وصل میں گر ہووے مجکو رویتِ ماہِ رجب — روئے جاناں ہی کو دیکھوں میں تو قرآں چھوڑ کر

رویتِ ماہِ رجب ہونا۔ رجب مہینے کی چاند کا نظر آنا۔ رجب عربی کا ساتواں مہینہ ہے اور اُسکے چاند کو دیکھکر قرآن شریف کو دیکھنا نہایت مبارک سمجھا جاتا ہے (مطلب) عاشق کہتا ہے کہ اگر ایسے وقت جبکہ معشوق میرے ساتھ ہو مجھے رجب مہینے کا چاند دکھائی دے تو میں قرآن شریف کی عوض معشوق ہی کے چہرہ کو دیکھونگا۔ گویا وہ قرآن شریف ہی جیسا مبارک ہے۔ رو کی رعایت سے رویت میں رو خوب نکلتا ہے ماہ۔ قرآن رو باہم مناسبت رکھتے ہیں +

ساقی بطِ شراب ہے تجھ بن پڑی ہوئی — خم سے الگ ایاغ سے دور اور شکستہ پر

بطِ شراب۔ شراب کا شیشہ۔ خم۔ شراب کا مٹکا۔ ایاغ۔ شراب کا پیالہ۔ شکستہ پر۔ بیکار + مطلب اے ساقی تیرے بغیر شراب کا کنٹر مٹکے سے علیحدہ اور پیالہ سے جدا اور بیکار پڑا ہوا ہے یعنی تو ہوتا تو شرابخوری کرتا۔ ساقی۔ بطِ شراب۔ خم۔ ایاغ صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ شکستہ پر میں

بط کی رعایت ہے کیونکہ بط ایک آبی پرند کا نام بھی ہے اس رعایت سے یہ لفظ صنعت ایہام بھی دکھاتا ہے

تونے گل کو سر پہ رکھا جب چمن میں توڑ کر — میں بھی حاضر ہوں کہا غنچے نے یہ منہ پھوڑ کر

منہ پھوڑ کر کہنا ۔ بے حیائی سے کہنا ۔ بے شرمی سے درخواست کرنا ۔ بے پوچھے بیان کرنا +
(مطلب) اے معشوق تونے جو اپنے سر پہ پھول کو رکھا تو غنچہ کو رشک آیا اور اسنے بیتاب ہوکر درخواست کی کہ میں بھی موجود ہوں یعنی مجھے بھی توڑ کر اپنے سر پر رکھ لے ۔ اس شعر میں منہ پھوڑنے کا محاورہ غنچہ کے لئے خوب آیا ہے ۔ کیونکہ غنچہ منہ بند کلی کو کہتے ہیں اور جب کھلکر پھول بنتا ہے تو گویا منہ کھلتا ہے ۔ گل ۔ چمن ۔ غنچہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے ۔ سر ۔ منہ میں باہم مناسبت ہے +

تیری دندانِ مسی زیب کی دیکھی جو بہار — اوس سی پڑ گئی گلشن میں گل سوسن پر

دندانِ مسی زیب ۔ وہ دانت جو مسی کے ملنے سے زیادہ رونق دار اور خوشنما معلوم ہوتے ہوں ۔ اوس سی پڑ جانا ۔ اُداسی چھا جانا ۔ بے رونق ہو جانا ۔ گل سوسن ۔ ایک قسم کا نیلا پھول ہوتا ہے جس سے مسی ملی ہوئی منہ کو تشبیہ دیتے ہیں ؎ کیا ہی دھوکہ مجھے مسی کی اُداہٹ نے دیا + دہن یار کو میں غنچۂ سوسن سمجھا ۔ (مطلب) باغ میں سوسن کے پھول نے جو تیرے مسّی ملے ہوئے دانتوں کی خوبصورتی کو دیکھا تو اُسپر اُداسی سی چھا گئی ۔ یعنی وہ اسکے سامنے شرمندہ اور بے رونق معلوم ہونے لگا + بہار گلشن ۔ گل سوسن ۔ اوس صنعت مراعاۃ النظیر ہے ۔ مسّی میں دانتوں اور سوسن کی رعایت اور مناسبت ہے

روکش بال ہما ہیں ان ہوا گیروں کے پر — لگ گئے جن طائروں کو پر تری تیروں کے پر

روکش بالِ ہما ۔ ہما جانور کے پروں کو شرمندہ کرنے والے + ہما ایک جانور کا نام ہے جسے اسقدر مبارک مان رکھا ہے کہ وہ کسی شخص کے سر پر سے گزر جائے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے ۔ اس کے پر بادشاہوں کی ٹوپیوں میں نصب کئے جاتے ہیں + ہوا گیر ۔ وہ پرند جو اُڑ رہا ہو + طائر ۔ پرندہ + تیروں کے پر ۔ وہ پر جو تیر کی لکڑی کے پیچ میں چر واں لگایا جاتا ہے تاکہ تیر اُسکے ذریعہ سے سیدھا نشانہ پر پہنچے +
(مطلب) اے معشوق تیرے تیروں کے پر ایسے مبارک اور پیارے ہیں کہ وہ پر جن پرندوں کے جسم پر لگ گئے ہیں اُن پرندوں کے اور پر بھی اُنکے اثر سے ایسے ہر دل عزیز بنگئے ہیں کہ اُنکے آگے ہما کے پر بھی حقیر اور ذلیل ہیں + پر کو طائر اور تیر دونوں سے مناسبت ہے + ہوا گیر میں طائر اور ہما اور تیر کی رعایت ہے ۔ بال پر مترادف ہیں + طائر کو تیر پر ملنا اُسکی ہلاکت سے مراد ہے کیونکہ تیر کا پر اُسی صورت میں ملیگا جبکہ تیر اُسکے جسم میں پیوست ہو جائیگا پس گویا تیرے تیر سے پرند کی موت اُسکے لئے بسبب محبت کے نہایت عزیز اور قابل رشک ہے +

انکو لے پر عرش اعظم پر اُڑاتے ہیں مرید — کیا غضب لائیں خدا جانے جو ہوں پیر کے پر

بے پَر اُڑانا ۔ جھوٹی ہوا باندھنا ۔ بناوٹ سے مشہور کرنا + عرشِ اعظم ۔ سب سے اوپر کا آسمان + غضب لائیں ۔ آفت برپا کریں +

ستم ڈھائیں مطلب اگر پیروں میں ذراسی بھی کرامت ہو تو انکے معتقد لوگ خدا جانے انکو کس مرتبہ تک پہنچادیں اور کیسی بڑھ بڑھ کر تعریفیں کریں کیونکہ بغیر کرامت ہی کے یہ لوگ پیروں کی وہ تعریفیں کرتے ہیں گویا انکا عمل دخل اور رسائی عرش اعظم تک ہے یعنے خدا سے جا کر مل آتے ہیں اُڑ آنے میں پر کی رعایت ہے

مجھ میں کیا باقی ہے جو دیکھنے ہو تو آنکے پاس
بدگماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس

بدگماں وہ شخص جسکو کسی بات کا یقین نہ ہو + وہم کی دار لقمان کے پاس بھی نہیں - یہ ایک مثل ہے اور ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جہاں کسی شخص کے کہنے سے بھی کسی بات کا یقین نہیں آتا + لقمان ایک یونانی حکیم کا نام ہے بہت بڑا دانا اور طبابت کے فن میں ماہر ہو گزرا ہے +
(مطلب) اے بدگمان شخص تو میرے پاس آکر جو مجھے دیکھتا ہے کہ دیکھوں یہ زندہ ہے یا مر گیا ہے تو مجھ میں کوئی زندگی کی بات باقی نہیں ہے مگر تجھے اب تک بدگمانی ہی چلی جاتی ہے اور تیری آزمائشیں ختم نہیں ہوئیں۔ تیرے اس وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہیں + گمان - وہم مترادف ہیں

چمن سے بعد ہیں جیسے سین و قاف قفس
قفس میں بند ہیں ہم مثل قاف ناف قفس

بعد - دوری - فاصلہ + سین و قاف - لفظ قفس یعنے پنجرے کے دونوں حرف سین اور قاف کیونکہ ان دونوں حرفوں میں ف کی آنے کے سبب سے جدائی پڑ گئی ہے + ما مثل ناف قفس - قفس کی ناف یعنے ف کی مانند - کیونکہ ناف درمیانی شے کو کہتے ہیں اور ف درمیانی حرف ہے پس گویا ف قفس کے بیچ میں بند ہے +
(مطلب) ہم چمن سے اور چمن ہم سے اس طرح جدا ہیں جس طرح قفس کے دونوں حرف قاف اور سین جدا ہیں اور ہم پنجرہ میں اس طرح قید ہیں جس طرح قفس کی ف اسمیں بند ہے +

پر کترنے کو جو صیاد نے چاہی مقراض
ہاتھ ملتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض

مقراض قینچی - کترنی + پر کترنا - پر کٹ کرنا - بے بس کر دینا + ہاتھ ملنا - افسوس کرنا - اس جگہ قینچی کے دونوں پروں کی حرکت کو ہاتھ ملنے سے تشبیہ دی ہے + (مطلب) صیاد نے میرے پر کٹ کرنے کے واسطے جو قینچی طلب کی تو وہ قینچی میری حالت پر افسوس کرنے لگی کہ اب یہ بھلا اچھا شخص بے بس ہو جائیگا + ہاتھ ملنے کی تشبیہ صنعت حسن تعلیل ہے +

گل کترتی ہیں ہزاروں تری آنکھیں کافر
ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض

گل کترنا - فن فریب کرنا - دھوکا دینا - واقعات پیدا کرنے + تیز نگاہی - نظر کی تیزی - شوخی نگاہ
(مطلب) اے کافر یعنے معشوق تیری شوخ نگاہیں ایک عجیب ہی قسم کی قینچی ہے کہ اُن کے ذریعے سے تیری آنکھیں ہزاروں واقعات پیدا کرتی ہیں یعنے تیری نگاہ ایسی شوخ اور پیاری ہے کہ اُسکے

سبب ہے عاشقوں کے دلوں میں تیری آنکھوں کی چاہت طرح طرح کے محبت انگیز خیالات کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور آنکھ بے چین کرتی ہے + تیز میں مقراض کی اور نگاہ ہی میں آنکھوں کی رعایت ہے + نگاہ کو مقراض گل کترنے کی رعایت سے کہا ہے + ہزاروں میں ہزار اور ایک صنعتِ سیاق الاعداد ہے

کیا زباں چلتی ہے اس بزم میں بدگو لوگوں کی — منہ میں اُنکے یہ زباں ہے کہ الٰہی مقراض

زبان چلنا - بکواس کئے جانا - برابر بولتے رہنا + بدگو - چغلخور - برائی کرنیوالا + منہ میں زبان ہے یا مقراض جس شخص کو جلدی جلدی بولنے کی عادت ہوتی ہے اُسکی نسبت کہا کرتے ہیں کہ اس شخص کے منہ میں زبان ہے یا قینچی - یعنی اسکی زبان قینچی کی طرح جلدی جلدی چلتی ہے +

(مطلب) معشوق کی محفل میں میرے دشمن میری برائیاں بہت ہی تیز زبانی سے بیان کر رہے ہیں - اے خدا! ان لوگوں کے منہ میں یہ زبانیں ہیں یا قینچیاں - اس شعر کے دونو مصرعے اظہار تعجب کرتے ہیں - منہ - زبان صنعت مراعاۃ النظیر ہے - بدلوگوں میں زبان کی رعایت ہے زبان چلنے میں مقراض کی رعایت ہے +

رشتۂ عمر کیا قطع سراسر اے ذوق! — کھو سکی شمع کے دل کی نہ سیاہی مقراض

رشتۂ عمر کا قطع کرنا - عمر کے دھاگے یا سلسلے کو کاٹ دینا - عمر تیر کر دینا - زندگانی کو گذار کر مر جانا شمع دل کی سیاہی بتی کے جلے ہوئے سرے سے مراد ہے جو گل کترنے کے بعد بھی سیاہ جلتی ہوئی باقی رہجاتی ہے - مقراض - اسجگہ گلگیر سے مراد ہے جو قینچی ہی کی طرح کا ایک اوزار چراغ اور شمع وغیرہ کے گل کاٹنے کے کام آتا ہے +(مطلب) اے ذوق گلگیر نے شمع کے گل کاٹنے میں اپنی تمام عمر کھو دی مگر اُسکے دل کی سیاہی کو نہ کھو سکا - قاعدہ ہے کہ جبتک گلگیر کاٹ سکتا ہے وہ گل کاٹنے کے کام میں آتا رہتا ہے اور کسیقدر جلتا ہوا حصہ چھوڑ کر گل کاٹا جاتا ہے کہ شمع سے گل نہ ہو جائے - بطرز دوم مطلب یہ ہے کہ اے ذوق گلگیر نے گل کاٹتے کاٹتے شمع کی عمر کا رشتہ تمام قطع کر ڈالا اور اُسے نیست و نابود کر دیا مگر اُسکے دل ہی کی سیاہی کو نہ کھو سکا - قاعدہ ہے کہ شمع جلتی جاتی ہے اور گل بندھ بندھ کر گلگیر سے کٹتا جاتا ہے آخر کار اسی طرح جلتے جلتے اور گل کٹتے کٹتے وہ ختم ہو جاتی ہے دونو حالتوں میں مدعا یہ ہے کہ طبیعت کی برائی اور بدمزاجی عمر بھر نہیں جاتی اور نہ کوئی شخص اپنی کوشش سے اُسے دور کر سکتا ہے - رشتہ - قطع میں شمع کے ساتھ عمدہ رعایتیں نکلتی ہیں کیونکہ شمع کے بیچ میں اس سرے سے اُس سرے تک ایک دھاگہ لگا ہوا ہوتا ہے جو بتی کی عوض روشن کیا جاتا ہے اور جب اسکا گل بندھ جاتا ہے تو گلگیر سے کاٹا جاتا ہے اسیطرح وہ دھاگہ آخر تک کٹتا رہتا ہے +

جو کُھلکر اُنکا جوڑا بال آئیں سر سے پاؤں تک
بلائیں آکے لیں سو سو بلائیں سر سے پاؤں تک

جوڑا - چٹلا - بعض عورتیں سر کے بالوں کو سمیٹ کر سر کے اُوپر مٹھی کی طرح لپیٹ لیتی ہیں اُسی کو جوڑا کہتے ہیں + بلائیں - آفتیں - لوگوں کو ستانیوالی حالتیں + سر سے پاؤں تک بلائیں لینا - بلائیں لینے کی تشریح اُوپر آچکی ہے + سر سے پاؤں تک کی بلائیں لینا اِسے کہتے ہیں کہ سر سے پاؤں تک ہاتھوں کو پھیلاکر بلائیں لی جائیں جیسا کہ زیادتی محبت کے وقت عمل میں آتا ہے +
(مطلب) اگر معشوق کا جوڑا کُھلکر بال پاؤں تک لٹک آئیں تو اُسوقت اُنکی ادا ایسی دلکش اور پیاری معلوم ہو کہ بلائیں بھی انکی بلائیں سو سو دفعہ لیں اور سر سے پاؤں تک کی بلائیں لیں + اِس شعر میں بالوں کی درازی کا بھی اظہار ہے کہ وہ اِسقدر دراز ہیں کہ سر سے پاؤں تک آتے ہیں +
جوڑا - بال - سر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + سر - پاؤں صنعتِ تضاد ہے - بلا - اور بلائیں لینے میں بالوں کی رعایت ہے +

یہ جتنے سرو ہیں سب اُسکے قد پر زہر کھاتے ہیں
چمن میں سبز کیونکر ہو نہ جائیں سر سے پاؤں تک

سرو - ایک درخت کا نام ہے - یہ درخت خوبصورتی کے لئے چمن کی روشوں پر لگائے جاتے ہیں - بہت بلند اور سیدھا ہوتا ہے اُسکی تمام شاخیں جڑ سے لیکر چوٹی تک سیدھی اور اُوپر کی طرف کو درخت کے تنے سے لپٹی ہوئی ہوتی ہیں - پس سرو کی مجموعی ہیئت ایسی ہوتی ہے گویا ایک گاؤدم سبز مینار کھڑا ہے + کسی شے پر زہر کھانا - اُس شے سے حسد رکھنا - رشک کرنا کہ یہ چیز ہمارے پاس یا ہم میں کیوں نہوئی + (مطلب) چمن میں جسقدر سرو ہیں یہ اسلئے سر سے پاؤں تک سبز ہو رہے ہیں کہ یہ میرے معشوق کے قد پر زہر کھاتے ہیں یعنی اُسکے قد پر حسد کرتے ہیں کہ ایسا موزوں اور سیدھا قد ہمارا نہوا - سبز ہونے کو قد پر زہر کھانے کی وجہ قرار دینا صنعتِ حسن تعلیل ہے +
سبز ہونے میں سرو کی اور زہر کھانے کی رعایت ہے کیونکہ زہر کھائے ہوئے شخص کی لاش کچھ عرصہ کے بعد نیلگوں سبز سی ہو جاتی ہے + قد - سر - پاؤں - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - سرو - چمن صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + قد کے لئے سرو تشبیہی لفظ بھی ہے - اور اِسمیں سے تجنیس مرفو سے سر اور سرو بھی اچھے رعایتی لفظ پیدا ہوتے ہیں - چمن میں من بھی دلپسند ہے جو تلازمۂ اعضاء کے خیال سے قد کا ساتھ دے رہا ہے +

برنگِ غنچۂ پیکان و غنچۂ تصویر
نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل

برنگِ غنچۂ پیکاں - بھال کے غنچہ کی مانند۔ بھال کو گاؤدم ہونے کے سبب سے غنچہ یعنے کلی کہا ہے
غنچۂ تصویر - تصویر کی کلی یعنی وہ کلی جو تصویر میں بنی ہوئی ہو + دل کو شگفتہ نہ دیکھا - دل کو خوش نہ پایا
دل خوش نہوا + (مطلب) بھال اور تصویر کے غنچوں کی طرح ہمنے اپنے دل کو بھی کسی بہار اور خوشی
کے وقت میں شگفتہ نہ پایا + یعنی جس طرح بھال اور تصویر کی کلیاں ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتی
ہیں اور کھلکر پھول نہیں بنتیں اسیطرح ہمارے دل کی کلی بھی ہمیشہ بند رہتی ہے اور کھلنے نہیں
پاتی + غنچہ - بہار - شگفتہ - برنگ میں رنگ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + دل کو غنچہ سے مشابہت ہے
اس شعر میں ایک زائد خوبی یہ بھی ہے کہ برنگ میں نگ یعنی نگینہ اور پیکان میں کان یعنی معدن - اپنا
میں بنا جو ایک معدنی قیمتی پتھر ہے - بہار میں بہا یعنی دُر بھی خوب نکلتے ہیں +

برنگِ بیضۂ نوروز توڑے دل کس نے | ہزاروں ایک ہمارا ہے کس قطار میں دل

برنگِ بیضۂ نوروز - نوروز کے دن کے انڈوں کی طرح
شاہی عہد میں امیروں کا ایک مشغلہ تھا کہ نوروز کے دن آپس میں انڈے
لڑاتے تھے اور جس کا انڈا ٹوٹ جاتا تھا وہ ہار جاتا تھا - بعض دفعہ متعدد اشخاص ملکر آدھے ایک طرف
اور آدھے دوسری طرف ہو کر قطاریں باندھ لیتے تھے اور پھر انڈے لڑاتے تھے + دل توڑنا - بے آس
کر دینا - نا امید کر دینا + کس قطار میں ہے - حقیر ہے - کسی شمار میں نہیں - بالکل ناچیز ہے +
اولنے درجہ میں شامل کرنے کے بھی لائق نہیں +
(مطلب) معشوق نے ایک ہمارے ہی دل کو کیا توڑا ہے وہ تو کسی درجہ میں شامل ہونے کے قابل
ہی نہیں تھا اس نے اور بھی ہزاروں دل نوروز کے انڈوں کی طرح کھیل اور مشغلہ سمجھکر توڑ ڈالے
یعنے رنجیدہ کر کرکے مایوس کر دیے + قطار میں بیضۂ نوروز کی رعایت ہے - ہزار اور ایک کے ساتھ
نوروز کا نو بھی خوب شمار میں آتا ہے - بیضہ کی رعایت سے ہزار میں ہزار بھی اچھا لفظ آیا ہے جو ایک
پرندہ کا نام ہے +

سوجھی ہیں ایڑی کی برنگِ گل صد برگ | کیا دشت نوردی میں کترا ہی جنوں گل

برنگِ گل صد برگ - گیندے کے پھول کی طرح - صد برگ - اُس گیندے کو کہتے ہیں جسکے پھول میں
پتیاں تہ در تہ ہوتی ہیں اور اُسے ہزارہ گیندہ بھی کہتے ہیں + دشت نوردی - جنگلوں میں پڑے
پھرنا + گل کترنا - واقعات ظاہر کرنا - چال چلنا +
(مطلب) جنوں کا مرض آوارگی کے زمانہ میں ہمارے ساتھ عجیب ڈھنگ برتتا ہے چنانچہ یہ اسی
کی کارستانی ہے کہ ہماری ایڑی پھٹ پھٹ کر ہزارہ گیندے کا سا پھول بنگئی + قاعدہ ہے کہ

برہنہ پا زیادہ پھرنے سے ایڑی کی کھال تہ در تہ پھٹ کر وضع میں پھول کی پتیوں کی مانند ہو جاتی ہے رنگ - گل - برگ - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + گل کی رعایت سے نوردیں وردیعنی گلاب کا پھول بھی خوب مہک دے رہا ہے + گل کترنے میں ایڑی کے پھٹنے اور گل صد برگ کے ساتھ خوب مناسبت ہے + سو - صد مترادف ہیں + دشت نوردی کو جنون سے مناسبت ہے +

اُس گل میں پایا اثر بوئے محبت ۔ سو بار سونگھا جو اُسے پڑھ پڑھ کے فسوں گل

گل - پھول - اس جگہ معشوق سے مراد ہے - یہ صنعتِ استعارہ کہلاتی ہے کہ صفت کو موصوف کی جگہ لائیں + اثر بوئے محبت - محبت کی علامت + مطلب - ہمنے سینکڑوں دفعہ پھولوں پر منتر یا دعائیں پڑھ پڑھ کر وہ پھول اُس معشوق کو سونگھائے مگر اُس معشوق کے دل میں ہماری محبت ذرا سی بھی نہ پائی گئی - محبت کے باب میں بعض منتر اور دعاؤں کا استعمال اس طرح کیا جاتا ہے کہ انہیں پھولوں پر دم کرتے ہیں - پھر وہ پھول سونگھنے کے لئے اُس شخص کو دیدیے جاتے ہیں جسے اپنی طرف مائل کرنا منظور ہوتا ہے + بو ہیں گل کی رعایت سے - فسوں افسوں کا مخفف ہے

ہوتی نہ یادِ زلف تو خط شکستہ میں ۔ لکھتے الف خطوں کی نہ پیشانیوں پہ ہم

یادِ زلف - زلفوں کا عشق - زلفوں کا خیال + خط شکستہ - وہ خط یعنی وہ طرز تحریر جو نستعلیق خط کے خلاف ہے اور حروف کو گھسیٹ کر اور جوڑ توڑ کر لکھنے سے پیدا ہوتی ہے + خطوں کی پیشانیوں پہ الف لکھنا - زمانۂ سابق میں عام دستور تھا کہ خط لکھتے وقت کاغذ کی پیشانی پر ایک الف شکستہ خط میں لکھدیا کرتے تھے چنانچہ اب بھی بعض آدمی لکھدیتے ہیں + شکستہ خط کا الف نصف دائرے والے لام کی ہمشکل اس (ل) صورت کا ہوتا ہے + چونکہ زلف کے بال بھی خم کھا کر تقریباً اسی شکل کے ہو جاتے ہیں اسلئے الف کو خط شکستہ میں اس ڈھنگ سے لکھنا گویا یادِ زلف کی وجہ (مطلب) - اگر ہمارے دل میں زلف کا خیال نہ معلوم ہوتا تو ہم خط کی پیشانی پہ الف کو شکستہ خط میں نہ لکھتے یعنے ہم جو خطوں کی پیشانیوں پہ الف کو شکستہ خط میں لکھتے ہیں تو اُس کی وجہ یہی ہے کہ ہمیں زلف کا خیال رہتا ہے + خط شکستہ - الف - خط - لکھنا - باہم مناسبت رکھتے ہیں اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + زلف کو خط شکستہ کے الف سے مشابہت ہے اور اُسکی مناسبت خط میں دوسرے معنی کے لحاظ سے پائی جاتی ہے کیونکہ خط ڈاڑھی کے بالوں کو بھی کہتے ہیں اسلئے یہ مناسب صنعت تناسب ہے - خط شکستہ کا خط اور خطوں میں خط بوجہ ہمشکل غیر معنی ہونے کے تجنیس تام ہے - الف کی رعایت سے یاد میں یا اور لکھتے میں تے بھی دو حرفوں کے ہم خوب نکلتے ہیں + ناظرین جس الف کا اِس شعر میں حوالہ دیا ہوا ہے - اُسکی ضرورت اور اصلیت کیا

نسبت جو کچھ میرا خیال ہے اُسے بھی میں یہاں پر درج کئے دیتا ہوں - جس طرح خوشنویسوں کا قاعدہ ہے کہ موٹے قلم سے تختی یا وصلی پر حروف تہجی کی اصلاح دیتے وقت الف سے پہلے ایک نقطہ دے لیتے ہیں اور اُس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ قلم اور روشنائی کی درستی کی کیفیت معلوم ہو جائے غالباً اسی طرح خط لکھتے وقت قلم اور روشنائی کی روانی دیکھنے کے لئے کسی لفظ کے لکھنے کی ضرورت سمجھی گئی ہو گی - اور اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے اللہ کا لفظ مناسب سمجھا گیا ہو گا کہ بجائے کسی فضول لفظ کے یہ متبرک لفظ بھی ہے اور تحریر خط سے الگ بھی رہیگا تو موزوں ہو گا - چنانچہ اس امر کا ثبوت کسی قدر اُن زائد علامتوں سے جو پرانے پرانے خطوں میں الف کے آگے پائی جاتی ہیں حاصل ہوتا ہے - بعض جگہ لہ اور بعض جگہ لہ اور بعض جگہ لہٗ اور بعض جگہ لہٗ صورت بھی پائی جاتی ہیں - پس یہ لہ نشان اللہ اور الف کے بعد یہ (سہ) نشان (د) کی صورت میں بدلتے بدلتے چھوڑ دیا گیا اور الف یا واو کے آگے یہ (ہٗ) علامت اللہ کی تشدید کی کوئی صورت معلوم ہوتی ہے - زمانہ نے رفتہ رفتہ اصلیت اور وجہ سے بے خبر بنا کر صرف ایک رسم خط برلاڈالا اور اب وہ بھی معدوم ہو گئی +

پائی نہ تیغ عشق سے ہمنے کہیں پناہ		قرب حرم میں بھی ہیں تو قربانیوں میں ہم

تیغ عشق - عشق کی تلوار - چونکہ عشق عاشقوں کی جانیں برباد کرتا ہے اور اُسکی وجہ سے بہت سے عاشق اپنا خون بہا لیتے ہیں اسلئے عشق کو تیغ کہا گیا + قرب حرم - حرم کے نزدیک - خانہ کعبہ کے پاس کعبہ مسلمانوں کا ایک سب سے زیادہ پاک اور متبرک مذہبی مقام ہے اور اس جگہ کی حرمت کے سبب سے سوائے قربانی کے وہاں لڑنا یا خون بہانا یا کسی جانور کو ہلاک کرنا منع ہے - اور اگر کسی شخص سے کوئی امر خلاف حرمت سرزد ہو جاتا ہے تو اُسکے بدلے میں دنبہ یا بکری وغیرہ جانور کی قربانی کرنے کا حکم ہے یعنے اُسکو ذبح کرکے اللہ کے نام بانٹ دو +

(مطلب) ہمکو عشق کی تلوار سے کسی جگہ بھی پناہ نہ ملی یعنے ہر جگہ ہم قتل ہوتے رہے - یہانتک کہ خانہ کعبہ کی حد میں بھی پہنچنے کے بعد باوجودیکہ وہاں قتل اور خونریزی کی ممانعت ہے ہم قربانیوں میں بھی شمار کر لئے گئے - قرب کی رعایت سے قربانیوں میں قرب تجنیس مرفوع ہے +

دوزخ بھی جائے نعرۂ ہل من مزید بھول		لائیں جو آہ کو شرر افشانیوں میں ہم

نعرۂ ہل مِن مَزِید - ہل من مزید کا چیخنا - اہل اسلام کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ قیامت کے دن جب دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائینگے تو اُسوقت دوزخ کا جوش و خروش اسقدر ہو گا کہ اُس میں سے برابر یہ آواز آتی رہیگی کہ ہل من مزید یعنی کیا کچھ اور بھی لوگ ہیں جو مجھ میں ڈالے جائیں + شرر افشانی - شعلہ زنی + (مطلب) ہماری آہ اس غضب کی ہے کہ اگر ہم اُسے بھڑکائیں اور شعلہ زنی پر آمادہ کر دیں